از سلسلہ "دین بھلائی ہے"

قادیانی مغالطات

مؤلف

ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ

مدرس مدرسہ صولتیہ، مکہ مکرمہ

الناشر

المکتبة الإمدادية (مكة المكرمة)

از سلسلہ " دین بھلائی ہے "

قادیانی مغالطات

مؤلف

ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ

مدرس مدرسہ صولتیہ، مکہ مکرمہ

ناشر

مکتبہ امدادیہ، مکہ مکرمہ

فہرست

حرفِ آغاز

حضرت نبی خاتم ہادیٔ عالم جناب محمد رسول اللہ ﷺ جو رحمۃ اللعالمین ہیں وہ پوری بشریت کے لئے بشیر ونذیر ہیں انہوں نے اپنی امت کو ایک جامع اور شامل وکامل شریعت عطا فرمائی جس کے افصاح و تبیین کا آپ ﷺ نے پورا حق ادا کر دیا۔ اس شریعت کی رات، روز روشن کی طرح چمک دھمک والی ہے، اللہ کی طرف سے بے شمار درود وسلام ہوں ان پر، ان کی آل پر اور ان کے اصحاب پر جنہوں نے اس شریعت مطہرہ کو جناب سید المرسلین، خاتم النبییین ﷺ سے نہایت حفاظت وعنایت سے وصول کیا اور اس کی نشر واشاعت میں کما حقہ جد وجہد فرمائی، پھر اس امت کے سلف نے اپنے خلف کو نہایت دیانتداری سے نقل کیا، اللہ تعالیٰ راضی ہوں آپ ﷺ کے صحابہ سے ان کے تابعین سے اور تبع تابعین سے اور تا قیامت احسان کے ساتھ ان کی اتباع کرنے والوں سے، امابعد!۔

باری تعالیٰ جو خاتم الشرائع کے واضع ہیں وہ خود ہی اسکے محافظ بھی ہیں. ارشاد ربانی ہے: ﴿ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا ٱلذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُۥ لَحَٰفِظُونَ ۝٩ ﴾ الحجر:۹'' انہوں نے اسلام کے عہدِ اولین سے ہی عادل وضابط اور امین وثقہ رجال علم کے ایک سنہری سلسلے کو جاری فرمادیا، جنہوں نے حضرت انسان کی اس شریعت خالدہ کی نصوص اور ان کے معانی ومطالب اور مراد کو بحفاظت اپنے سلف سے وصول کیا اور اپنے خلف کو پہنچایا.

الحمد للہ کہ ہر دور میں یہ شریعت اپنے الفاظ اور معانی سمیت محفوظ رہی، یہ ہمیشہ اہل دجل کے دجل سے، اہل الحاد کے الحاد سے، اہل حقد کے حسد سے اور مغالطات والوں کے مغالطوں سے محفوظ ومأمون رہی اور رہے گی۔

باری تعالیٰ جو علیم وحکیم ہیں، نے اپنی شریعت کے رموز ونشانات کو نہایت مضبط بنیادوں پر جمایا اس کے اصول کو محکم طور پر استوار فرمایا کہ کسی کے لئے ممکن ہی نہیں کہ وہ انہیں کمزور کرسکے یا گزند پہنچا سکے، تاریخ اسلام کے جس دور میں جب کسی شخص نے اس شریعت میں الحاد، تحریف یا تبدیل کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے امت کے باصلاحیت رجال کار کو اس کے دفاع کے لئے کھڑا فرمادیا اللہ تعالیٰ کی یہی سنت ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿ لَّا يَأْتِيهِ ٱلْبَٰطِلُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِۦ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ﴿٤٢﴾ ﴾ ’’فصلت: ۴۲‘‘ کہ باطل اس کے آگے، پیچھے دائیں اور بائیں سے اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا یہ حکمت والی قابل تعریف ذات کی طرف سے نازل شدہ ہے۔

شریعت اسلامیہ کے تمام شعبے انشاءاللہ تاقیامت محفوظ مأمون رہیں گے۔

یاد رہے کہ گمراہی اور گمراہوں کی تاریخ میں اللہ کے بندوں کو رہ راست سے ہٹانے کے لئے لوگ کوشاں رہے اور ان کا کام یہ رہا کہ وہ اسلامی مسلمات اور اصول دین کے گرد شبہات کی گرد اڑاتے، وہ ایمانی ثوابت میں امت مسلمہ کے متواتر اور ہمیشہ سے منتقل ہونے والے معتقدات کے بارے میں لوگوں کو مغالطات میں ڈالیں، گمراہی کے یہ پیشوا ہمیشہ عباد الرحمن کو صراط مستقیم سے ہٹانے کی خاطر الحاد، دجل اور مغالطات کی

راہوں پر گامزن رہے وہ اللہ کے بندوں کو تحقیق اور تجدید کے نام سے ''سبیل الٰ مؤمنین'' سے ہٹانے کی سعی کرتے رہے، پھر ان کی انتہائی بدبختی یہ رہی کہ وہ اپنی یہ کاروائی اسلام میں تجدید و تحقیق کے نام سے کرتے رہے، ان لوگوں نے اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ اپنے مخفی عناد اور حسد اور عداوت کو زبانی لفظوں میں ظاہر نہیں کرتے، بلکہ زبان سے وہ اپنے آپ کو خادم اسلام، اہل تحقیق اور صاحب تجدید کہتے رہے مگر ان کے مذموم عزائم اور مکروہ مقاصد اس کے در پردہ رہے، ان کا یہ عمل کفرِ الحاد کے قبیل سے ہے، یہ بھی یاد رہے کہ کھلے کفر سے تو دین کا تحفظ اور اس سے امت کو بچانا سہل اور آسان کام ہے، مگر کفر والحاد سے بچانا کچھ مزید جد وجہد چاہتا ہے کہ وہ کفرِ عناد سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

اللہ جل شانہ کی عظیم عنایت کا یہ عظیم مظہر ہے کہ اس نے ہر دور میں خیر امت کے اہل علم پر اہل الحاد کے عزائم اور مساعی کو آشکارا کر دیا اور انہیں یہ ہمت دی کہ وہ ان کے مغالطات کا ازالہ کر سکیں، وہ حق کے افصاح وبیان کے لئے کمربستہ ہو جائیں اور توفیق باری ان کے شامل حال رہے، پھر یہ بھی حکمت الٰ ی ہے کہ ایک جانب تو اللہ تبارک وتعالیٰ اہل حق کو حق پر استقامت، حق کے تحفظ اور اس کے دفاع کی حمایت سے انہیں آزماتا ہے، پھر ان کا ایمان ویقین اللہ کی ذات پر بڑھتا ہے، انہیں اللہ کا قرب نصیب ہوتا ہے، جبکہ دوسری طرف اللہ تبارک وتعالیٰ اہل انحراف والحاد کی بھی آزمائش ان کی اس کجروی سے کرتا ہے، ان کی باطنی ظلمتوں میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے دوری اور اس کی نقمت اور عقوبت کے مستحق ہو جاتے ہیں، قرآن کہتا ہے ﴿ وَيَزْدَادَ

﴿ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِيمَٰنًا﴾ المدثر:۳۱'' اہل ایمان اپنے ایمان میں بڑھتے ہیں، اور جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ اپنی نجاستوں میں بڑھتے رہتے ہیں۔

الحاصل

قرآن کریم نے الحاد کی راہ اختیار کرنے والوں کو سخت وعید ربانی سے یہ کہہ کر ڈرایا ہے: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِىٓ ءَايَٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَآ﴾ فصلت:۴۰'' جو لوگ ہماری آیتوں میں الحاد کرتے ہیں وہ ہم سے چھپ نہیں سکتے، اہل الحاد اپنی پوری جد وجہد اسلام کے نام پر ہی کرتے ہیں، وہ کتاب اللہ اور سنت رسول کی نصوص کو ہی حوالے کے طور بر ذکر کرتے ہیں مگر ان کے غیر شرعی اقدامات، ان کے خلاف عقل ونقل عقائد، ان کے خلاف اجماع امت معتقدات اور ان کی نصوص شرع میں باطل تاویلات یہ ان کی وہ کاروائی ہے جس کے ذریعہ وہ اسلامی مسلمات اور دینی ثوابت کا حلیہ بگاڑنے کی ناکام سعی میں مصروف رہتے ہیں، اسلام کے ایسے مسلمات جو امت مسلمہ کے عہد اول سے متوتر طور پر منقول رہے اور نسلاً بعد نسلٍ اور جیلاً بعد جیلٍ امت کے ہاں معروف ومقبول رہے ہیں۔

الحاصل

ان کی یہ سعی امت کو قدیم اور اصل اسلام سے ہٹا کر ایک محرّف ومبدل، جدید اسلام اور باطل معتقدات کے رواج کے لئے ہوتی ہے، وہ دین کے خلاف دین ہی کے نام سے سنگین جرم اور عمومی امت کے لئے ایک عظیم فتنے کا باعث بنتے ہیں،

ان کا یہ عمل اللہ کے ہاں مذکورہ شدید عقاب کا موجب ہے، ایک طرف اہل حق کا حق پر استقامت کا عمل ہے، اور دوسری طرف اہل الحاد کا اللہ کی آیات میں الحاد کا عمل ہے، خوش قسمت ہیں امت کے وہ افراد جو آخری زمانہ میں اہل الحاد کا مقابلہ کریں گے، نبی کریم ﷺ کی یہ عظیم خوشخبری ہے، جسے امام بیہقی نے اپنی سنن میں، عبد الرحمن بن علی الحضرمی کی روایت سے یوں فرمایاہے ''میری امت کے آخیر میں ایسی قوم ہو گی جسکا اجر و ثواب پہلوں جیسا ہو گا، وہ جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہیں، اور اہل فتنہ سے قتال کرتے ہیں، اس حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے اہل علم کو ترغیب دی ہے کہ وہ دین کی اہل فتنہ سے حفاظت کریں، اور دین کے مسلمات کے ساتھ کھیلنے والوں کا تعاقب کریں، دین حق کی اہل دجل کی تلبیس و خلط اور اہل الحاد کے الحاد سے حمایت کریں، ان کے وہ شبہات و مغالطات جو انہوں نے دین کے ارد گرد اٹھا رکھے ہیں، ان کا ازالہ کریں۔

اللہ کے فضل و کرم ہم نے اپنی اس تالیف ''مغالطات'' قادیانیت میں اسلامی مسلمات اور دینی مقررات میں قادیانی الحادات کے مواقع کو متعین کیا ہے، پھر یہ افصاح کیا ہے کہ قادیانیت کس طرح خلط و تلبیس کے ذریعے عام امت کو گمراہ کرنے کی سعی کرتی ہے، وہ کس طرح مجمع علیہ امور جو تاریخی تسلسل سے امت کے ہاں چلے آرہے ہیں، میں تحریف و تبدیل کی مذموم سعی کرتی ہے اور ان میں کتاب سنت کے عمومی بیان، لغت عربی، امت میں متواتر نقل، اور امت کے سلف و خلف میں تمام طبقات کے اجماع کے خلاف عقائد پیش کرتی ہے اور نصوص شریعت کی

خلاف اجماع تاؤیل کرتی ہے، قادیانیت کو اپنی تائید میں کتاب وسنت اور اس امت کے سلف وخلف کے طبقات میں سے کسی کی تائید حاصل نہیں۔

ان مغالطات کی تالیف سے ہماری غرض ایک جانب تو وارثان نبوت اور مسلم علماء ودعاۃ کیلئے ان کے شرعی وظیفہ کو آسان بنانا ہے، اور انہیں دین کے نام پر اٹھنے والے فتن کے لئے جو مطلوبہ علمی استعداد اور واجبی صلاحیت کی انہیں ضرورت ہے اس میں بفضل اللہ تقویت بہم پہچانا ہے، دوسری جانب ہمارا مقصد ابنائے قادیانیت کو بھی تامل وتدبر کے مواقع فراہم کرنا ہے، کہ انہیں حق وصواب کو سمجھنے اور دجل وباطل کو جانچنے کا ایک قابل اعتبار معیار مل سکے تاکہ ان کے لئے بھی سبیل ہدیٰ تک پہنچنا آسان ہو جائے۔

یاد رہے کہ امت مسلمہ کے مختلف طبقات کی عمومی نصیحت کی خاطر ہمارے تین اہم مواقف تامل ہیں۔

پہلا وقفہ علماء دعاۃ حضرات اور اہل الحاد ومغالطات کے عمل کے مابین موازنہ ہے۔

دوسرا وقفہ دینی مسلمات کے خلاف اٹھنے والے فتنوں اور اہل الحاد کی مساعی کے رد کی عظیم خدمات سرانجام دینے والے حضرات میں متوقع استعداد اور ضروری صلاحیت سے متعلق ہے۔

تیسرا وقفہ امت کے اہل ثروت میں دینی حمیت کے تقاضے سے متعلق ہے۔

پہلا وقفہ:

مسلم داعی کی مقدس سعی اور اہل الحاد و مغالطات کی مجرمانہ کاروائی کے مابین موازنہ کرتے ہوئے ہم کہتے ہیں کہ اللہ کے فضل و کرم سے اور قرآن وسنت کی روشنی سے احقاق حق اور ابطال باطل کا عمل بحمد اللہ آسان بھی ہے اور مختصر بھی ہے، اور اس کے لئے ہدف تک پہنچنے کی راہ بھی متعین ہے، اب اسکے لئے کسی بھی شرعی موقف اور نقطہ ء نظر کی تثبیت کا عمل کیسے سرانجام دینا ہے اس کے لئے اسے یہ کرنا ہوگا۔

الف: نصوص کتاب اللہ اور سنت روسول اللہ سے واقفیت حاصل کرنا اور یہ نصوص قرآن وسنت میں معروف ہیں۔

ب: یہ نصوص چونکہ عربی زبان میں ہیں لہٰذا اس کے لئے لغت کی واقفیت ضروری امر ہے۔

ج: پھر محض لغت عربی کی معرفت ہی کافی نہیں بلکہ نصوص قرآن وسنت کے وہ مفاہیم و مطالب جو سلف وصالحین کے فہم کے مطابق ہوں انہیں قرآن کریم کی تفسیرات اور سنت کے شرّاح حضرات میں سے جو مفسرین ثقات اور شراح حدیث میں معروف ہیں، ان کے اقوال کو لینا ہے اور شواذ اقوال کو بھی جاننا پھر انہیں ترک کرنا ہے۔

د: مذکورہ علمی و شرعی خزینہ چاہے وہ تفسیر قرآن ہو یا شرح سنت، اسے خوبصورت طریقے سے ترتیب دینا ہے پھر اسے حکمت کے ساتھ اپنے مخاطبین پر پیش

کرنااور اس پیش کرنے میں موعظ ۂ حسنہ اور مجادلہ حسنہ کے سلیقے کو سیکھنااور اسے اختیار کرنا ہے، یہ تو مسلم داعی کی جدوجہد کا بیان ہے۔

غور کریں تو مسلم داعی کا یہ سارا عمل نہایت ہی آسان ہے کہ پہلے سے تیار شدہ شرعی مادہ آسانی سے اسے اسلامی مؤلفات سے مل جائے گا، اب اس کا کام یہ ہے کہ اس کا انتخاب کرے اور پھر حسن کارکردگی سے اسے پیش کرے، گویا مسلم داعی کا کام مختصر اور آسان بھی اور پہلے سے تیار شدہ بھی ہے۔

اس کے مقابلے میں اہل الحاد کی کاروائی طویل بھی ہے، مشکل بھی ہے، جس کی تفصیل یوں ہے۔

الف: صاحب الحاد اور مغا لط، نصوص تو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے ہی لیتا ہے، اسکے الفاظ وہی ہوتے ہیں جو کتاب وسنت میں وارد ہیں مگر وہ ان شرعی نصوص کے معروف شرعی مطالب کو نہیں لیتا وہ انہیں رد کرتا ہے یقیناً رد کا یہ عمل مشکل کام ہے۔

ب: ان کی جگہ وہ مبدّل و محرّف اور غیر معروف مفاہیم ومطالب کو وضع کرتا ہے، یا وضع کرنے والوں سے لیتا ہے اور پھر وہ ان غیر معروف خلاف لغت اور خلاف اجماع مفاہیم کو جذّاب اور قابل قبول بنانے کی سعی کرتا ہے۔

د: تفسیر قرآن اور شرح سنت میں وہ واہی کمزور، ضعیف اور شواذ اقوال کا انتخاب کرتا ہے، پھر وہ انہیں اپنے عقیدہ کی تائید میں استعمال کرنے کی سعی کرتا ہے، اور یوں ''سبیل المؤمنین'' سے انحراف کرتا ہے۔

ج: اس تمام کاروائی میں اسے اہل حق کی طرف سے نقد اور لعن وطعن کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے جسے وہ پورے صبر سے برداشت کرتا ہے، غور کریں کہ کس قدر مشقت والا اور دشوار گذار اور شاق عمل اور ٹیڑھا راستہ ہے اہل الحاد اور اہل مغالطات کا۔

جب ہم مسلم داعی کی جدوجہد اور مبارک مساعی اور ایک ملحد ومغا لط کی تحریف، تأویل اور تشکیک کے عمل میں موازنہ کرتے ہیں تو معمولی تأمل سے ہی ہم پر ظاہر ہو جاتا ہے کہ دونوں کی کاوش میں ک سقدر فرق ہے؟، مسلم داعی کی کوشش آسان اور مختصر ہے، جبکہ ملحد اور مغالط کی مشقت اس سے کہیں بڑھکر ہے۔

لیکن قابل افسوس اور المناک صورتحال یہ ہے کہ حق کا تحفظ کرنے والوں "الاّ من رحم اللہ" میں سے بعض حضرات میں ہم قصور اور سستی کا مشاہدہ کرتے ہیں یقیناًیہ موقف ایک قابل تأمل اور لائق اصلاح پہلو ہے جبکہ دوسری جانب ہم اہل باطل کو پوری چستی اور نشاط سے اپنی کاروائیوں میں کوشاں دیکھتے ہیں وہ باطل کی ترویج میں خوب محنت کر رہے ہیں پھر وہ اس راستے کی مشکلات، عوام کی ترشی اور ہمارے طعن وتشنیع کا بھی تحمل کرتے ہیں حالانکہ سستی اور کاہلی اور کوتاہی سے تو ہمارے نبی کریم ﷺ نے خود پناہ مانگی، جو کہ دراصل ہمارے لئے ترغیب اور تعلیم ہے، کہ ہم غفلت کے شر سے محفوظ رہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے برادران، ہمارے احباب اہل علم کو اپنے شرعی واجب کو پوری مستعدی اور مطلوبہ صلاحیت کے ساتھ محنت سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، یقیناًدین کے تحفظ کے لئے کمال جد

وجہد کرنا یہ شرعی مقاصد میں سے ہے، اس لئے کہ دین ہماری سب سے قیمتی دولت ہے جس کے تحفظ کی جدوجہد اہم شرعی مقاصد میں سے ہے، لہٰذا ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اس باب میں سستی سے محفوظ فرمائے۔

دوسرا وقفہ:

کہ اہل فتنہ کے مغالطات سے دین کا تحفظ جب یہ شرعی واجب ہے تو اس کے لئے مطلوبہ استعداد کیا ہونی چاہئے تو مسلم دعاۃ کی ذمہ داریاں یہ ہیں۔

اولاً: ان میں دینی مسلمات کے بارے کتاب وسنت اور سلف وصالحین کے فہم کے مطابق سے پوری واقفیت ہو اور ان کے بیان میں انہیں خوب اتقان ہو۔

ثانیاً: دینی مسلمات کو علمی طور پر مدلل طریقہ سے اور پر حکمت اسلوب سے مخاطبین پر پیش کرنا ہے، اس کی خاطر انہیں خوب تیاری کرنی ہوگی تاکہ مطلوبہ مقصد حاصل کر سکیں۔

ثالثاً: اہل الحاد و مغالطات کے اسالیب ان کے حق کو باطل کے ساتھ خلط کرنے کے راستوں کی کمال بصیرت سے واقفیت حاصل کرنا ہے۔

رابعاً: اہل باطل پر ان کے رد مسکت میں بھی ضروری مہارت، طرز استدلال میں مقنع قوت اور انداز بیان میں انتہائی حسن، پیدا کرنے کی صلاحیتوں کو بھی حاصل کرنا ہے کیونکہ ان صلاحیتوں میں کمزوری اور ضعف یا ان میں سوئے تصرف کبھی حصول مقصد کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

خامساً: اہل الحاد کے انحراف کے نقاط اور ان کے مواقع کو ان کے اصل مراجع سے متعین کرنا۔

سادساً: اہل الحاد وضلال کے اباطیل کا کتاب وسنت اور سلف وصالحین اور ثقہ اہل علم کے اقوال سے رد کرنا، اور ان حضرات کے اقوال سے ان کا رد کرنا جن کی علمی منزلت کے وہ بھی قائل ہوں۔

سابعاً: مسلم داعی کو یہ بھی یقین ہو کہ حق وباطل کا تقابل ابتدائے سے رہا ہے اور یہ تادم حیات رہے گا، جب تک یہ دنیا فانی موجود ہے یہ آزمائش کی جگہ ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلْمَوْتَ وَٱلْحَيَوٰةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ﴾ الملک: ۲'' وہی ذات عالی ہے جس نے موت وحیات کو پیدا فرمایا تاکہ تمہیں آزمالے کہ تم میں سے اچھے عمل والا کون ہے، مسلم داعی کو یہ پختہ یقین ہو کہ اللہ کی نصرت ہمیشہ اہل حق کے ساتھ ہے ارشاد ربانی ہے کہ مؤمنین کی نصرت ہم پر حق ہے، رہا باطل تو اس کی شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے مقدر ہی میں مغلوب ہونا لکھا ہے ارشاد ربانی ہے: ﴿ وَقُلْ جَآءَ ٱلْحَقُّ وَزَهَقَ ٱلْبَـٰطِلُ ۚ إِنَّ ٱلْبَـٰطِلَ كَانَ زَهُوقًا ﴾ اسراء: ۸۱'' کہ آپ کہہ دیں کہ حق آگیا اور باطل جڑ سے اکھڑ گیا، لہٰذا مسلم داعی کو اس امر میں پوری بصیرت رہے کہ اہل باطل واہل الحاد کے اسالیب اور اصحاب اغا لیط کے راستے وہ کسقدر غیر متوقع اور جدید ترین ہوں، ربانی فتوحات ہمیشہ اسی کے شامل حال رہیں گی یقیناً اللہ جل جلالہ اپنے دوستوں ہی کو اپنی طرف سے رشد وہدایت کا

الہام فرماتے ہیں، وہ انہیں درستی کی توفیق دیتے ہیں وہ انہیں توفیق مرحمت فرمانے والے ہیں وہ بہترین مولیٰ اور بہترین کارساز ہیں۔

تیسرا وقفہ:

اس خیر امت کے اہل ثروت حضرات سے متعلق ہے، مؤمنین اہل ثروت کو ہمیشہ خیر کے کاموں میں اللہ کے عطا کردہ اموال کو فنا کرنے کا وصف پیدا کرنا ہے یقیناً دنیا میں ان کے اموال میں برکات کا یہ موجب ہے انہیں اسی سے سکون قلبی اور راحت باطنی نصیب ہوگا اسی سے ان کا اعتقاد جازم پختہ ہوگا کہ باری تعالیٰ نے فرمادیا ہے کہ: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ ٱشۡتَرَىٰ مِنَ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ أَنفُسَهُمۡ وَأَمۡوَٰلَهُم بِأَنَّ لَهُمُ ٱلۡجَنَّةَ﴾ توبہ:١١١" یقیناً اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کے مالوں اور جانوں کو جنت کے بدلے میں خرید لیا ہے، اور ان کا یہ سودا یقیناً سود مند ہے، ان کا رب انہیں دنیا اور آخرت میں سعادت نصیب فرمانا چاہتا ہے، انہیں اپنے عمل خیر کی جزا اور ان پر اجر وثواب آخرت میں ان کے منعم حقیقی سے ہی وصول کرنا ہے، لہٰذا وہ دین کے دفاع، اسلامی مسلمات کے تحفظ اور اہل الحاد کے الحاد کی تبیین اور افصاح کے عمل میں دل کھول کر شریک اور اہل علم کے معاون بنیں، رہے اہل الحاد تو ان کی تو تمام تر مساعی صرف اس دنیا فانی کے لئے ہیں آخرت میں ان کے لئے اللہ کی پکڑ کے سوا کچھ نہیں، قادیانیت کی نہ صرف یہ دھوکہ دہی ہے کہ انہوں نے اپنا نام اسلام رکھا ہوا ہے اپنی جماعت کا نام احمدیت رکھا ہوا ہے بلکہ وہ اپنے ابنائے ملت کو باطل کی نشرواشاعت کرنے میں ترغیب بھی دیتے ہیں کہ تمہیں آخرت میں اس کا اجر وثواب ملے گا، اسی لئے

ہر قادیانی اپنی آمدن کا ایک مقررہ حصہ باطل کی نشر و اشاعت کے لئے مخصوص کر دیتا ہے، پھر عالمی کفر بھی ان کا معین و مدد گار ہے، تامّل کریں کہ آج قادیانیت کے تین ٹی وی اسٹیشن MTA مسلم ٹی وی احمدیہ کے نام سے موجود ہیں، جن کے ذریعے قادیانیت اسلام کے نام پر کفر پھیلا رہی ہے، پھر اس نے دنیا کی بیشتر زبانوں میں قرآن کریم کے محرّف تراجم چھاپ رکھے ہیں اس کے علاوہ قادیانیت کا لٹریچر کئی زبانوں میں تقسیم ہوتا ہے، قادیانیت نے اپنے عبادت خانے اپنے علمی اور تبلیغی مراکز، انسانیت کی گمراہی کے لئے قائم کر رکھے ہیں اور جو دنیا کے مختلف ممالک میں موجود ہیں۔

اس میں ذرہ شک نہیں کہ خیر امت میں بہت خیر ہے، مسلم اہل خیر کی اللہ کے فضل و کرم سے کثرت ہے انہیں بھی اللہ کی عطا کردہ خیرات کو کھولنا ہو گا وہ اپنے عمل سے یہ ثابت کریں کہ ان کے ہاں حق کا، جو کہ خیر ہی خیر ہے، باطل سے تحفظ ان کے نزدیک تو ان کے مال اور ہر ملک سے بیش قیمت ہے، جس کے تحفظ کے لئے وہ اللہ کے عطا کردہ اموال کو بے دریغ صرف کریں، اپنے دین کو ایک بہترین اور قیمتی ترین سرمایہ سمجھیں جس کے تحفظ میں وہ ہمت اور عزیمت سے کام لیں اور کبھی پس و پیش اور سستی کا مظاہرہ نہ کریں، میڈیا کی مختلف شکلوں کو استعمال میں لائیں جدید ابلاغ عامہ کے ذرائع پر اسلامی مسلّمات کے گرد اٹھے ہوئے شبہات اور مغالطات کو دور کرنے میں اہل علم کے ساتھ خوب تعاون کریں، کیونکہ آج کے جدید میڈیا کے اثرات سبھی پر عیاں ہیں کہ کسی بھی اسلامی عقیدہ کے متعلق منفی گفتگو کے مسموم اثرات قلیل ترین مدت میں پورے عالم میں پھیل سکتے ہیں، اہل ثروت برادران

اسلام کو اس باب میں اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور ان کی لائی ہوئی شریعت کی عظمت کی پاسداری کرنا ہوگی، جب شریعت حقہ ان کا قیمتی سرمایہ ہے تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اس نعمت عظمیٰ کی قدر کرنا، اس کا تحفظ کرنا، اس خیرات کو اللہ کے بندوں میں تقسیم کرنا، یہ ہمارے لئے افضل ترین عمل ہے تاکہ ہمارے رب کا پسندیدہ دین اس کے بندوں تک پہنچ جائے، ارشاد ربانی ہے: ﴿ٱلۡيَوۡمَ أَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِينَكُمۡ وَأَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلۡإِسۡلَٰمَ دِينٗا﴾ المائدۃ:۳" آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل فرمادیا اپنی نعمت کو تم پر تمام فرمادیا، اور اسلام کو تمہارے لئے بطور دین پسند کرلیا، تو اس بسندیدہ دین کے تحفظ کے بارے میں یہ اہل ثروت حضرات کی یہی ذمہ داری ہے، ہماری دعا ہے کہ امت کے تمام طبقات کو اللہ تبارک وتعالیٰ اس عظیم نعمت کی قدر عطا فرمادے، باری تعالیٰ ہمیں اپنے مقبول بندے بنائے، جو اس کے دین کی نشر واشاعت کریں، اس کی حمایت وتحفظ کریں، اور اس عظیم نعمت کی قدر کریں جیسے کہ اس کی شان کے لائق ہے، وہ دین کا بھی دفاع کریں اور سید المرسلین کی حرمت کا بھی تحفظ، باری تعالیٰ ہماری تمام جدوجہد کو اپنی ذات کے لئے خالص فرمادے، اور اسے قبول منظور فرماکر دنیا اور آخرت میں ہمیں سعادت مند بنادے۔ آمین۔

از سلسلہ "دین بھلائی ہے"

مغالطات

پہلا مغالطہ بعنوان:

قادیانیت کا
لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ
میں مغالطہ

پہلے مغالطہ کا خلاصہ

1-الفاظ ایک جیسے مگر مفہوم ومراد یکسر مختلف.

2-کلمہ کے دو جزءاور ہر جزء کا مفہوم.

3-پہلے جزء میں امت مسلمہ کا عقیدہ اور قادیانیت کا اعتقاد.

4-دوسرے جزء میں امت مسلمہ کا عقیدہ اور قادیانیت کا اعتقاد.

5-امت مسلمہ اور قادیانیت کے مابین لا إلـه إلا الله محمـد رسـول الله کہنے میں فرق.

6-قادیانیت کس طرح قولِ لا إلـــه إلا الله کے مخالف عقیدہ کی وجہ سے کلمہ کے دائرہ (یعنی دائرہ اسلام) سے خارج ہے .

7-مسک الختام.

الحمد لله رب العالمين،والصلاة والسلام على سيد الرسل وخاتم النبيين،وعلى آله،وصحبه أجمعين،ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين،وبعد! ...

{أعوذ بالله من الشيطان الرجيم}

{بسم الله الرحمن الرحيم} .

يقول الله عزّ وجلّ:﴿ فَٱعۡلَمۡ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ وَٱسۡتَغۡفِرۡ لِذَنۢبِكَ وَلِلۡمُؤۡمِنِينَ وَٱلۡمُؤۡمِنَٰتِۗ وَٱللَّهُ يَعۡلَمُ مُتَقَلَّبَكُمۡ وَمَثۡوَىٰكُمۡ ﴿١٩﴾ ﴾[محمد:19].

ويقول أيضا:﴿ مُّحَمَّدٞ رَّسُولُ ٱللَّهِۚ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ أَشِدَّآءُ عَلَى ٱلۡكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيۡنَهُمۡۖ ﴾[الفتح:29].

وقال النبي ﷺ: "الدين النصحية".

صدق الله العظيم،وصدق رسوله النبي الكريم

دین بھلائی ہے ، ہمارے اسی سلسلے کا یہ ایک نیا باب ہے ، جس میں ہم قادیانیت کے مغالطات کو بیان کریں گے ،اس سلسلے کے پہلے مقالہ میں ہم قادیانیت کے "لا إله إلا الله محمد رسول الله" میں مغالطہ کو بیان کرتے ہیں.

الفاظ ایک جیسے مگر مراد یکسر مختلف

امت مسلمہ کا کلمہ لا إلــه إلا الله محمــد رســول الله یقینایہ اس کا شعار ہے ،اور یہ اس کی پہچان ہے ،امت مسلمہ اس کلمہ سے وہی مراد لیتی ہے جو اللہ تعالی نے اپنے رسول کو اور انہوں نے اپنی امت کو سکھائی.

قادیانیت جب یہی کلمہ لا إلــه إلا الله محمــد رســول الله پڑھتی ہے تو اس کی مراد ہر گز ہر گز وہ نہیں ہوتی جو امت مسلمہ کے ہاں ہے.

امت مسلمہ اور قادیانیت دونوں کے ہاں اس کلمہ کے ظاہری الفاظ تو ایک ہی ہیں مگر مفہوم و مراد یکسر مختلف اور باہم متبائن ہیں.

اس کی تفصیل یوں ہے کہ یہ کلمہ ایمان کے چھ ارکان میں سے دو رکن پر مشتمل ہے ، اور وہ ہیں : 1- ایمان باللہ (اللہ پر ایمان)— 2-ایمان بالرسل (رسولوں پر ایمان)

اس کلمہ طیبہ کے دو جزء ہیں—پہلا جزء ہے" لا إلــــه إلا الله "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں.

اور دوسرا جزء ہے" محمـــد رســول الله "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ،اللہ کے رسول ہیں.

پہلے جزء کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ جب بھی کوئی مسلمان "لا الہ الا اللہ " کہتا ہے تو اس کا اعتقاد جازم یعنی اس کا پختہ قلبی یقین اللہ تعالی وحدہ لا شریک لہ کی

الوہیت کے اثبات اور غیر اللہ کی الوہیت کی نفی پر ہوتا ہے—وہ اللہ تعالی کو اس کی ذات وصفات میں منفرد مانتا ہے اور بے مثل وبے نظیر بھی، اسی امر کا وہ زبان سے اقرار کرتا ہے:

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ فَٱعۡلَمۡ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ ﴾[محمد: 19

سو، اے پیغمبر! جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے

ایسے ہی ارشاد باری تعالی ہے:

﴿لَيۡسَ كَمِثۡلِهِۦ شَيۡءٌ ﴾[الشوری: 11]

کوئی چیز اس کی مثل نہیں ہے

نیز ارشاد ہے:

﴿ فَلَا تَضۡرِبُواْ لِلَّهِ ٱلۡأَمۡثَالَۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَعۡلَمُ وَأَنتُمۡ لَا تَعۡلَمُونَ ﴿٧٤﴾ ﴾[النحل:74]،

سو تم اللہ کے لئے مثالیں نہ گھڑو، بے شک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے.

کلمہ کا دوسرا جزء" محمد رسول الله "ہے، جب کوئی مسلمان "محمد رسول اللہ " کہتا ہے تو اس کا دل سے پختہ یقین اور زبان سے اقرار ہوتا ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے رسول ہیں جو خاتم النبیین ہیں، ان کے بعد کوئی نبی نہیں، ہر کلمہ گو مسلمان حضرت نبی خاتم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام انبیاء اور رسولوں پر ایمان رکھتا ہے اور وہ آپ کو آخری نبی مانتا ہے—امت مسلمہ اپنے عہد اول سے اسی طرح ایمان باللہ اور ایمان بالرسل کا عقیدہ رکھتے ہوئے چلی آرہی ہے.

قرآن حکیم نے ہم سے ایمان باللہ اور ایمان بالرسل کے باب میں اسی طرح کا ایمان لانے کا مطالبہ کیا ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ ءَامِنُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَٱلْكِتَٰبِ ٱلَّذِى نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ وَٱلْكِتَٰبِ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ مِن قَبْلُ ﴾[النساء:136].

اے ایمان والو! اللہ پر ایمان رکھو اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر اتاری ہے اور ہر اس کتاب پر جو اس نے پہلے اتاری.

لہذا ایمان بالرسل کے باب میں تا قیامت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد کسی کی نبوت ورسالت کا اضافہ نہ ہو گا، یہ کلمہ طیبہ " لا إلــه إلا الله محمـد رسـول الله "کا شرعی مدلول ومفہوم ہے اور یہی اہل ایمان سے مطلوب ہے اور یوں امت مسلمہ " لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ " کے الفاظ اور مفہوم ومدلول میں شارع کی حدود پر قائم ہے.

قادیانیت کا کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے بارے میں عقیدہ

قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت پر ایمان رکھتی ہے جو نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جھوٹا مدعی نبوت ہے، نیز قادیانیت جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کے باطل عقیدہ کی بھی قائل ہے، جس کی تفصیل یہ ہے:

پہلی بعثت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امیین میں ہے جو آپ کی اصل صورت میں ہوئی.

دوسری بعثت جناب محمد رسول اللہ کی مرزا غلام احمد قادیانی کی صورت میں بروزی طور پر ہوئی، گویا مرزا غلام احمد قادیانی جناب "محمد رسول اللہ" کا بروز ہے.

کلمہ کے دو جزء کے بارے میں مزید کچھ

ہم کلمہ کے پہلے جزءلا إله إلا الله اوردوسرے جزء محمد رسول الله کے بارے میں مزید نقاش کرتے ہیں اور مسلم امت اور قادیانیت کے مابین کلمہ کے ہر دو جزء کے بارے میں مندرجہ طور پر موازانہ پیش کرتے ہیں تا کہ یہ حقیقت آشکارا ہو سکے کہ قادیانیت کیونکر کلمہ گو نہیں ہے .

کلمہ کے اول جزء "لاالہ الااللہ" کا اسلامی اور قادیانی مفہوم

اللہ تعالی پر ایمان، ارکانِ ایمان میں سے پہلا رکن ہے، اور امت مسلمہ کے نزدیک اس کا ایک متعین مفہوم ہے اور وہ یہ ہے کہ باری تعالی شانہ اپنی ذات اور صفات میں تن تنہا اورا کیلے ہے ، کوئی اس کی ذات اور صفات میں اس کا شریک نہیں، اس کی ذات تمام صفات کمال کی جامع ہے اور وہ ہر طرح کے نقص وعیب اور کمی سے پاک ہے، وہ باپ، بیٹے اور زوجیت کے رشتوں اور مخلوق سے مماثلت ومشابہت سے منزہ ہے— حق تعالی شانہ نے خود اپنی توحید کو یوں بیان فرمایا ہے:

﴿ قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ﴿١﴾ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ﴿٣﴾ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ﴿٤﴾ ﴾

کہہ دو کہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس کی کوئی اولاد نہیں،
اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور اس کے جوڑ کا کوئی بھی نہیں، اکیلا ہے.

اس ارشاد گرامی میں باری تعالی نے اپنی ذات اور صفات میں اپنی توحید کو ثبت فرمایا ہے اور اپنے لئے بیٹا رکھنے اور خود کسی کا بیٹا ہونے کی نفی کی ہے، نیز خود سے کسی کی برابری کو بھی یکسر مسترد کر دیا ہے.

اسی طرح اللہ تعالی نے خود سے کسی کی مماثلت کی بھی نفی فرمائی ہے.

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِۦ شَىْءٌ ۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ ﴿١١﴾﴾[الشوری: 11]

اس کی ہم مثل کوئی چیز نہیں، اور وہ خوب سننے اور خوب دیکھنے والا ہے.

﴿ فَٱعْلَمْ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ ﴾

سو جان لو یقیناً بات یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں.

امت مسلمہ کے ہاں کلمہ کے اس جزء لا إلـه إلا الله کا یہی مفہوم و مدلول ہے، اور یوں امت مسلمہ ایمان باللہ کے باب میں باری تعالی کے وصف میں شرعی حدود کی پابند ہے.

قادیانیت ذات باری تعالی کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتی ہے؟ اور کس دیدہ دلیری کا مظاہرہ کرتی ہے؟ اس کا ہم قادیانیت کے حوالہ جات سے ہی مطالعہ کرتے ہیں

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ نمبر 86 مندرج در روحانی خزائن 19/22 پر رقمطراز ہے

"أنت مني بمنزلة ولدي".

تم میرے بیٹے کی منزلت پر ہو

اور وہ حمامۃ البشری کے صفحہ نمبر 2/65 پر رقمطراز ہے

"أنت مني بمنزلة أولادي".

تم میری اولاد کی منزلت پر ہو

اور اسی مقام پر وہ کہتا ہے

"اسمع يا ولدي".

سنو میرے بیٹے

اور اپنی تالیف تذکرہ کے صفحہ نمبر 442 پر لکھتا ہے

"أنت مني، وأنا منك".

تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں

عربی کے مذکورہ خطابات کے بارے میں مرزا کا دعوی ہے کہ یہ باری تعالی کے اس کے نام خطابات ہیں.

مرزا غلام احمد قادیانی توضیح المرام صفحہ 42 مندرج در خزائن روحانیہ 3/190 پر باری تعالی کا وصف بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

" قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے، جس کیلئے بے شمار ہاتھ، پیر اور عضو اس کثرت سے ہیں کہ تعداد سے خارج، اور لاانتہا عرض و طول رکھتا ہے، اور تیندوے کی طرح اس وجودِ اعظم کی تاریں بھی ہیں، جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں".

ہم کہتے ہیں کہ :اگر کسی شخص نے باری تعالی کا اس طرح وصف کیا جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے کیا ہے،تو وہ" لا إلــــه إلا الله "کہنے والا شمار ہو گا؟ ہر گز نہیں. باری تعالی کا ایسا وصف کرنے والا شخص کلمہ گو نہ رہے گا،نہ باری تعالی کے بارے میں اس طرح کا عقیدہ اللہ تعالی پر ایمان شمار ہو گا جیسا کہ مرزا قادیانی نے باری تعالی کا وصف کیا ہے؟یہ تو لا إله إلا الله کا انکار ہے.

یاد رہے کہ آج تک امت مسلمہ میں سے کسی نے باری تعالی کا اُس طرح وصف نہیں کیا جس طرح بانئ قادیانیت نے کیا ہے، بایں طور کہ باری تعالی کیلئے اس نے اعضاء ثابت کئے،ان کیلئے تعددیت کا ذکر کیا،ان کیلئے طول و عرض کا عقیدہ رکھا،نیز مرزا قادیانی نے باری تعالی کیلئے مثال بھی گڑلی.(معاذ اللہ)جو کہ باری تعالی کے اس ارشاد گرامی کے صریحاً خلاف ہے:

﴿ فَلَا تَضْرِبُوا۟ لِلَّهِ ٱلْأَمْثَالَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٧٤﴾ ﴾[النحل:74]

سو تم اللہ کے لئے مثالیں نہ گھڑو، بے شک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

نیز یہ باری تعالی کے اس ارشاد گرامی کے بھی کھلم کھلا خلاف ہے:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِۦ شَىْءٌ ۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ ﴿١١﴾ ﴾[الشورى: 11]

اس کی مثل کوئی چیز نہیں،اور وہ خوب سننے والا،خوب دیکھنے والا ہے

بلا شبہ باری تعالی کا اس طرح وصف کرنا، جیسا کہ بانئ قادیاینت نے کیا ہے، یہ " لا

إله إلا الله " سے کھلا انحراف ہے.

مرزا قادیانی کا دعوی کہ وہ عین اللہ ہے

مرزا غلام احمد قادیانی "آئینہ کمالات اسلام" مندرج درروحانی خزائن صفحہ 5/564 پر رقمطراز ہے:

"ورأيتني في المنام عين الله، وتيقنت أنني هو، ولم يبق لي إرادة، ولا خطرة، ولا عمل من جهة نفسي، وصرت كإناء منثلم، بل كشيء تأبّطه شيء آخر".

اردو ترجمہ

اور میں نے اپنے آپ کو بعینہ اللہ تعالی دیکھا اور میں نے یقین کر لیا
کہ یقینا میں وہی ہوں میرے لئے نہ کوئی ارادہ باقی رہا نہ کوئی خیال، نہ
کوئی عمل میری طرف سے اور میں ایسے ہو گیا جیسے کہ ایک برتن
دوسرے کے اندر یا ایسی چیز جسے دوسری چیز نے بغل میں لے رکھا ہو

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب البریہ مندرج درروحانی خزائن 104-13/105 پر رقمطراز ہے:

"خدا تعالی میرے وجود میں داخل ہو گیا، اور میرا غضب اور حلم،
اور تلخی، اور شیرنی، اور حرکت، اور سکون سب اسی کا ہو گیا، اور اس
حالت میں، میں یوں کہہ رہا تھا کہ **ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی
زمین چاہتے ہیں**".

اللہ تعالی کی ذات گرامی کے وصف میں مذکورہ قادیانی حوالوں سے صاف ظاہر

ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی باری تعالی کے وصف میں اسلام کی مقررہ حدود سے ایسا تجاوز کر گیا جس کے بعد اس کا قول "لا إله إلا الله" سے کوئی تعلق باقی نہ رہا.

اور یوں قادیانیت کلمہ کے پہلے جزءلاالہ الااللہ کی قائل نہ رہی کیونکہ " لا إلــه إلا الله "کا شرعی مفہوم وہی ہے جو قرآن وسنت سے ثابت ہے اور امت مسلمہ کا اپنے عہد اول سے اس پر اجماع ہے، یقیناً توحید باری تعالی کا قادیانی مفہوم اس سے یکسر مختلف ہے جو اسلام کے نزدیک " لا إله إلا الله "کا اقرار نہیں بلکہ اس کا انکار وابطال ہے اور یوں قادیانیت کلمہ گو نہ رہی.

کلمہ طیبہ کے دوسرے جزء "محمد رسول اللہ" کا اسلامی مفہوم اور اس سے قادیانی مراد

کلمہ طیبہ کے دوسرے جزء (محمد رسول الله) کے بارے میں مسلمان امت کا پختہ ایمان ہے کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، وہ سلسلہ رسالتِ ربّانی کی آخری کڑی ہیں، ان کے بعد کوئی نبی نہیں، نیز قرآن کریم کی سورہ فتح کی آیت نمبر ۲۹ میں وارد ﴿ مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ ٱللَّهِ ﴾ سے مراد حضرت محمد رسول اللہ بن عبداللہ بن عبدالمطلب نبی امی ہی ہیں اور آپ ہی کے صحابہ کرام ہیں، دیگر کوئی نہیں ہے، نہ ہو سکتا ہے.

اب ﴿ مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ ٱللَّهِ ﴾ کے قادیانی مفہوم اور اعتقاد کو ہم انہی کی

کتابوں سے جانتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی ایک غلطی کا ازالہ صفحہ نمبر 4 مندرج در روحانی خزائن 18/207 پر رقمطراز ہے:

""﴿ مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ ٱللَّهِ ۚ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ أَشِدَّآءُ عَلَى ٱلْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ﴾[الفتح:].اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا، اور رسول بھی".

کلمہ کے اس جزء کے مفہوم میں مزید قادیانی تحریف کا ملاحظہ

مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا کلمۃالفصل کے صفحہ 158 پر "محمد رسول اللہ" کے قادیانی مفہوم کی تصریح کرتے ہوئے کلمہ طیبہ کے اس جزء کے بارے میں لکھتا ہے کہ:

> "حضرت مسیح موعود کے آنے سے ایک فرق ضرور پیدا ہو گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ مسیح موعود کی بعثت سے پہلے تو "محمد رسول اللہ" کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گذرے ہوئے انبیاء شامل تھے، مگر مسیح موعود کی بعثت کے بعد "محمد رسول اللہ" کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہو گئی، لہذا مسیح موعود کے آنے سے نعوذ باللہ "لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا کلمہ باطل نہیں ہوتا، بلکہ اور بھی زیادہ شان سے چمکنے لگتا ہے، غرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کیلئے یہی کلمہ ہے، صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعود کی آمد نے محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی ہے...."

کلمہ طیبہ کے مدلول کے بارے میں امت مسلمہ اور قادیانیت کے عقائد کاموازنہ

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ امت مسلمہ جب **"محمد رسول اللہ"** کہتی ہے تو اس سے اس کی قطعی مراد بغیر کسی شک وشبہ کے حضرت "محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب النبي الأمي الھاشمي جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم" ہیں، جو اللہ تعالی کے آخری نبی اور رسول ہیں اور ان کے بعد تا قیامت کوئی نیا نبی، نئی نبوت لیکر آنے والا نہیں ہے۔

مگر قادیانیت جب **"محمد رسول اللہ"** کہتی ہے تو اس سے ان کی کیا مراد ہوتی ہے؟ مرزا قادیانی کی مذکورہ تصریح نے واضح طور پر بتادیا کہ "محمد رسول اللہ" سے مراد مرزا کی اپنی ذات ہے، اس نے اسی آیت (محمد رسول اللہ والذین معہ) کے بارے میں کہا ہے کہ۔

"اس وحی الہی میں میرا نام، محمد اور رسول بھی رکھا گیا ہے"

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے کلمۃ الفصل صفحہ ۱۵۸ پر لکھتا ہے

"مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہیں۔۔جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ تشریف لائے، اس لئے ہمیں کسی نئے کلمے کی ضروت نہیں، ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی"۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے مذکورہ دعوی کی تصریح نے بتادیا کہ قادیانیت کے ہاں ﴿ مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ ٱللَّهِ ﴾ کا مصداق اس کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

پھر مرزا قادیانی کے بیٹے کی مذکورہ توضیح نے بھی بتادیا کہ قادیانیت کے ہاں ﴿مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ﴾ کے مفہوم میں اس کے باپ کے ادعائے نبوت کے بعد ایک اور رسول کا اضافہ ہوگیا ہے،اور یوں مرزا قادیانی کے دعوی اور اس کے بیٹے کی تصریح نے خود ہی امت مسلمہ کے ﴿مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ﴾ کہنے اور قادیانیت کے ﴿مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ﴾ کہنے کے فرق کو خوب واضح کردیاہے.

امت مسلمہ کے محمد رسول اللہ تو حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور قادیانیت کا محمد رسول اللہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے،اس پر مستزاد یہ امر کہ "محمد رسول اللہ" کے مفہوم میں ایک رسول کے اضافہ کو "صرف فرق اتنا" کہہ کر اسے معمولی فرق قرار دیا گیا جو کہ ایسا معمولی نہیں ہے.

اب ہم اس فرق کی سنگینی کے بارے میں عرض کرتے ہیں:

امت مسلمہ کے محمد رسول اللہ اور
قادیانیت کے محمد رسول اللہ میں بڑا فرق

اولاً-مرزا قادیانی کا بیٹا امت مسلمہ اور قادیانیت کے مابین "محمد رسول اللہ" میں ایک رسول کے اضافے کے فرق کو " صرف فرق اتنا ہے "کہہ کر اسے معمولی سا فرق بتانا چاہتا ہے کہ امت مسلمہ اور قادیانیت دونوں کلمہ گو ہیں، جبکہ حقیقت میں یہ اتنا بڑا فرق ہے جس نے امت مسلمہ اور قادیانیت کے درمیان اسلام وکفر کی تقسیم کردی ،اور قادیانیت کو امت مسلمہ سے یکسر الگ کردیاہے.

کیونکہ امت مسلمہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور ختم نبوت کے باب میں یہ ایمان رکھتی ہے کہ آپ کی خاتمیت سے مراد آپ پر سلسلہء رسالتِ ربانی کا ختم ہونا ہے، اور آپ کے بعد کوئی نیا نبی نئی نبوت کے ساتھ نہیں آئے گا، جبکہ قادیانیت نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتی ہے اور اس کے نزدیک آیت قرآنی ﴿ مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ ٱللَّهِۚ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ أَشِدَّآءُ عَلَى ٱلْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْۖ ﴾[الفتح:] میں وارد نص قرآنی "محمد رسول اللہ" سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی اور وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ سے مراد اس کے رفقاء ہیں.

تأمل کریں کہ کتنا بڑا فرق ہے مسلم امت کے "محمد رسول اللہ" کہنے میں اور قادیانیت کے "محمد رسول اللہ" کہنے میں.

ثانیاً:

کلمہ طیبہ اپنے الفاظ کے مطابق تو حضرت نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی زیادتی کو قبول نہیں کرتا، لہذا "محمد رسول اللہ" کے مفہوم میں کسی رسول کا اضافہ کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت نبوت کا کھلا انکار ہے جو اس اضافے کے قائل کو کلمہ گو ہونے سے خارج کر دیتا ہے اور یہ امت مسلمہ کے عقیدہ، ایمان بالرسل سے کھلم کھلا خروج اور انحراف ہے.

لہذا امت مسلمہ اور قادیانیت کے مابین کلمہ طیبہ کے اس بنیادی فرق کو " صرف فرق اتنا ہے" کہہ کر معمولی فرق نہیں بنایا جا سکتا کیونکہ یہ ایمان بالرسل کے باب میں ایک رسول کا اضافہ ہے. لہذا "محمد رسول اللہ" کے مفہوم میں قادیانیت کی ایک رسول کی

زیادتی شارع کے فرمان "محمد رسول اللہ" میں کھلا الحاد ہے اور کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" میں مطلوبہ ایمان کا انکار ہے.

ثالثاً

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد مدعی نبوت کو کذاب اور دجال قرار دیا ہے ،لہذا قادیانیت کے ایمان بالرسل کے باب میں ایک رسول کے اس اضافہ کا اقرار کرنا اور اسکا مرزا غلام احمد قادیانی کو آیت قرآنی کا مدلول سمجھنا اور حضرت نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے مدعی نبوت کو اللہ کے رسولوں کی فہرست میں داخل کرنا، یہ کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے اسلامی مفہوم میں تحریف و تبدیلی ہے .یہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے عین مطابق آپ کے بعد اس مدعی نبوت کا کھلا جھوٹ اور واضح دجل ہے.

امت مسلمہ کا حق

لہذا امت مسلمہ کا یہ قانونی اور شرعی حق ہے کہ وہ اپنے شعار کا تحفظ کرے اور قادیانیت کو اس شعار کے استعمال کرنے سے منع کرے اور بین الاقوامی اداروں سے اس امر کا مطالبہ کرے کہ وہ قادیانیت کو کلمہ طیبہ کے استعمال سے روکے اور اسے اس کے دجل اور خلط سے منع کرے تاکہ انسانیت قادیانیت کے دھوکہ سے محفوظ رہے.

قادیانی کاروائی پر مزید نقاش

قادیانیت نے کلمہ طیبہ کے ہر دو جزء "لا الہ الا اللہ "اور " محمد رسول اللہ " کے مفہوم میں تبدیلی کے باوجود اس کے الفاظ کو کیونکر باقی رکھا؟
قادیانیت کی اپنے مذکورہ طرز عمل سے مندرجہ ذیل اغراض ہیں:
اولا: وہ امت مسلمہ کے عوام کو دھوکہ دے سکے کہ ہم بھی تمہاری طرح کلمہ گو مسلمان ہیں، اور یوں اپنے نام نہاد اسلام کو بچا سکے.
ثانیاً: وہ عام بشریت کو دھوکہ دے کہ وہ امت مسلمہ کے نمائندہ ہیں .
ثالثاً: وہ اپنی اس دھوکہ دہی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی "جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس نے اپنا خون اور اپنا مال محفوظ کر لیا اور وہ شخص اللہ تعالی اور اس کے رسول کی ذمہ داری میں آگیا " اور قادیانیت اپنے آپ کو امت مسلمہ کا حصہ قرار دے سکے اور یوں اس ارشاد گرامی کا قادیانیت اپنے لئے غیر شرعی استعمال کر سکے.

کلمہ گو ہونا:

حالانکہ کلمہ گو ہونا اور لا الہ الا اللہ کہنا ایک اسلامی اصطلاح ہے، جس کا اسلامی معنی و مدلول ہے، اور وہ یہ کہ توحید اور رسالت کے ہر دو باب میں جو اللہ تعالی جل جلالہ کی توحید اور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو ان کی مراد پر مانے تو وہ کلمہ گو ہے، نیز وہی ایسا مؤمن ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ میں آجاتا ہے اور وہی مسلم امت کا حصہ ہے.

اگر کسی شخص نے حق تعالی شانہ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ امور میں سے کسی امر کا انکار کیا اور اس نے کلمہ کے الفاظ کو اللہ تعالی اور اس کی رسول کی مراد کے خلاف استعمال کیا تو وہ کلمہ گو نہیں رہا بلکہ وہ اس کا منکر ہے، اگرچہ وہ اس کلمہ کے الفاظ کا ورد کرتا رہے.

قادیانیت نے کلمہ کے دونوں جزء "لا الہ الا اللہ" اور "محمد رسول اللہ" کا کس طرح انکار کیا؟

ہم نے یہ کہا کہ قادیانیت کلمہ گو نہیں، یہ اس لئے کہ اس نے کلمہ کے ہر دو جزء کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد پر تسلیم نہیں کیا.

قادیانی زعماء کے مذکورہ حوالہ جات سے صاف ظاہر ہو چکا کہ اولاً قادیانیت نے باری تعالی کے وصف میں قرآن وسنت کی تعلیمات سے انحراف کیا، امت مسلمہ کے اجماع سے اختلاف کیا اور سبیل المؤمنین سے کھلم کھلا اعراض کیا اور یوں وہ کلمہ طیبہ کے پہلے جزء "لا الہ الا اللہ" کے تسلیم نہ کرنے کی مرتکب ہو کر وہ اس کی منکر ہوئی.

اسی طرح قادیانیت نے کلمہ کے دوسرے جزء "محمد رسول اللہ" میں جناب نبی خاتم حضرت "محمد رسول اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم کا مصداق جب مرزا غلام احمد قادیانی کو ٹھہرایا جو کہ نبی خاتم کے بعد جھوٹا مدعی نبوت ہے، تو یوں قادیانیت کلمہ کے دوسرے جزء "محمد رسول اللہ" کے تسلیم نہ کرنے کی مرتکب ہوئی اور اس کی منکر ہو گئی.

کلمہ کے دونوں جزء کو ان کے اسلامی مدلول پر حمل نہ کرتے ہوئے قادیانیت کا زبان سے "لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ "پڑھنا محض تلبیس اور صرف دجل ہے کیونکہ شارع کے الفاظ کو اس کی مراد پر حمل نہ کرنا الحاد فی آیات اللہ کہلاتا ہے جو نص شارع ہی کا انکار ہے اور کفر الحاد ہے، نص شرعی میں الحاد کا مرتکب اور اس کے منکر دونوں کا ایک ہی حکم ہوتا ہے بلکہ الحاد، کفرِ عناد سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے کہ ارتکاب کرنے والوں کی غرض تلبیس اور دجل ہوتی ہے. کلمہ طیبہ "لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ "میں قادیانیت نے یہی کیا ہے.

لہذا قادیانیت نے جب کلمہ طیبہ کے الفاظ کو توجُوں کا توں رکھا اور اس کے مدلول اور مفہوم کو تبدیل کر دیا تو وہ کلمہ گو نہ رہی، قادیانیت نے اللہ تعالی کی توحید کے باب میں اس کے لئے مخلوق میں سے مثالیں گھڑ لیں اور رسالت کے باب میں جناب محمد رسول اللہ کی ذات مقدسہ کی جگہ نئی شخصیت کو وہ لے آئی تو وہ کیسے کلمہ گو رہی؟

مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں تو قادیانیت نے یہاں تک کہا کہ وہ "عین محمد " ہے ،اس کا "وجود وجودِ محمد ہے "، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مرزا غلام احمد قادیانی میں دوئی نہیں، نہ ان میں کوئی مغایرت ہے، بلکہ وہ دونوں ایک ہی ہیں، چاہے الفاظ میں مختلف ہوں.

قادیانیت کے نزدیک نبی خاتم علیہ السلام اور مرزا غلام احمد قادیانی میں عینیت کے قول نے قادیانیت کو کلمہ گو ہونے سے خارج کر دیا، اسی عینیت کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی کا فرزند کلمۃالفصل صفحہ ۱۵۸ پر یوں لکھتا ہے:

"اور ہم کو نئے کلمے کی ضرورت نہیں، کیونکہ مسیح موعود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے، جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے کہ (صار وجودی وجوده) "میرا وجود اس کا وجود ہو گیا" نیز وہ کہتا ہے: (من فرق بيني وبين المصطفى فما عرفني وما رآني) "جس نے میرے اور مصطفیٰ کے درمیان فرق کیا اس نے مجھے نہ پہنچانا اور نہ دیکھا" اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا، جیسا کہ آیت "آخرین منہم" سے ظاہر ہے، پس مسیح موعود خود "محمد رسول اللہ" ہے، جو اشاعت اسلام کیلئے دوبارہ تشریف لائے ،اس لئے ہم کو کسی نئے کلمے کی ضرورت نہیں، ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی—فتدبروا.

یہ قادیانی تصریحات اس امر پر واضح طور پر دال ہیں کہ قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصداق جانتی ہے اور (والذين معه) کا مصداق اس کے رفقاء کو، بانی قادیانیت نے خود بھی اس کی تصریح کی اور اس کے زعماء کے حوالہ جات بھی س پر شاہد ہیں.

مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا صراحت سے لکھتا ہے کہ محمد رسول اللہ سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے، اسی لئے تو ہمیں کلمہ کے اندر کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں.

کلمۃ الفصل کے صفحہ ۱۵۸ پر وہ رقمطراز ہے:

"مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہیں، جو اشاعت اسلام کے لئے
دوبارہ تشریف لائے، اس لئے ہم کو کسی نئے کلمے کی ضرورت نہیں، ہاں
اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی".

یہ تمام تفاصیل اس امر کو بخوبی واضح کرتی ہیں کہ قادیانیت کے ہاں کلمہ کے جزء "محمد رسول اللہ" کا مصداق یقینی طور پر مرزا غلام احمد قادیانی ہے، اور قادیانیت جب بھی کلمہ پڑھتی ہے تو وہ اس باب میں اپنے مخصوص مفہوم والا عقیدہ رکھتے ہوئے پڑھتی اور وہ کلمہ کے الفاظ کو اسی معنی و مفہوم پر حمل کرتی ہے.

قادیانیت کا کلمہ طیبہ کے مفہوم کو بدل دینا اور اس کے الفاظ کو جوں کا توں باقی رکھنا، یہ دراصل قادیانیت کی اپنے اس باطل نظریہ "بروز" ہی پر ڈھٹائی ہے کہ نبی خاتم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مرزا غلام احمد قادیانی دونوں ایک ہی ہیں.

مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا رسالہ الفضل جلد ۳ نمبر ۷ ۲ تاریخ ۱۶ ستمبر ۱۹۱۵ میں لکھتا ہے:

"خدا تعالی کے نزدیک حضرت مسیح موعود کا وجود آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود ہے، خدا کے دفتر میں حضرت مسیح موعود اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی دوئی یا مفارقت نہیں، بلکہ ایک ہی
شان ایک ہی مرتبہ اور ایک ہی منصب اور ایک نام رکھتے ہیں، گویا
لفظوں میں باوجود دو ہونے کے ایک ہیں".

اسی لئے قادیانی متنبی کا بیٹا کلمۃ الفصل صفحہ ۱۵۸ پر قادیانیت کیلئے کسی نئے کلمے کی

عدم ضرورت کو یوں بیان کرتا ہے :

"پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے، جو اشاعت اسلام کیلئے
دوبارہ تشریف لائے، اس لئے ہم کو کسی نئے کلمے کی ضرورت نہیں،
ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی"

ہم نے کلمہ طیبہ کے ہر دو جزء "لا الہ الا اللہ" اور "محمد رسول اللہ" میں جن جن قادیانی تحریفات کا قادیانیت کے مراجع کے حوالوں سے ذکر کیا ہے یقیناً وہ سبھی غیر شرعی اور غیر اسلامی ہیں. جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد کے معارض اور امت مسلمہ کے اجماع کے مخالف ہیں.

لہذا قادیانیت کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" میں اپنی ان باطل تاویلات کی وجہ سے نہ کلمہ گو رہی نہ امت مسلمہ کا حصہ، چاہے وہ زبان سے اس کلمہ کے الفاظ کا کتنا ہی ورد کیوں نہ کرے، اور وہ اسے اپنی عبادت گاہوں پر ، اپنے لباس اور اپنے اجسام پر کیوں نہ چسپاں کرتی رہے بلکہ اس کا یہ کفر الحاد، کفر عناد سے بھی زیادہ خطرناک ہے جس کا سدّ باب ضروری ہے اسی کی پیش نظر تو مسلم ممالک (پاکستان اور سعودی عرب وغیرہ) نے قادیانیت کو اسلامی شعائر استعمال کرنے سے روکنے کا قانون جاری کیا ہے جو مسلم امت کا حق ہے کہ اس کا شعار محفوظ رہے.

قادیانیت کا کلمہ کے ساتھ یہ معاملہ

اور

علماء امت اور عوام کا شرعی فریضہ

قادیانیت نے کلمہ طیبہ کے الفاظ کو تو اپنی زبان پر اور اپنے مختلف مذہبی مظاہر پر باقی رکھا مگر شریعت اور شارع سے ثابت شدہ اس کی مراد اور امت مسلمہ کے ہاں متفقہ طور پر اس کے مفہوم کا انکار کر دیا، یہی عمل قادیانیت کی طرف سے بذات خود ہی اس کے کلمہ گو ہونے کا ابطال ہے، اسی کی وجہ سے وہ کلمہ گو مسلمانوں کی جماعت میں سے نہ رہی.

یہاں تک تو ہم نے کلمہ طیبہ "لا إلــه إلا الله محمــد رســول الله" جو کہ مسلمانوں کا شعار اور ان کی پہچان ہے، اس میں قادیانی مغالطے کو خوب وضاحت سے اس لئے بیان کیا ہے تاکہ انسانیت قادیانیت کی حقیقت کو جان لے، اور امت مسلمہ کے اہل علم اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داری سے خوب باخبر ہوں بلکہ بطور مسلمان ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے اس مقدس شعار کی جو ان کی پہچان ہے حفاظت کرے .

رہے امت مسلمہ کے علماء کرام تو ان کی ذمہ داری یہ ہے کہ :

اول: وہ کلمہ کے شرعی مفہوم کو خوب بیان کریں.

دوم: اس امر کا بھی بیان کریں کہ " لا إلــه إلا الله " کے الفاظ کا اقرار اس کے شرعی مدلول پر ایمان کے ساتھ ضروری ہے اسی طرح محمــد رســول الله کا اقرار اس کے شرعی مدلول پر ایمان کے ساتھ ضروری ہے.

سوم: کلمہ طیبہ میں مذکورہ قادیانی مغالطے کو بھی وہ انسانیت کے سامنے بے نقاب کریں.

چہارم: مسلمانوں کے اس خصوصی شعار کو قادیانیت اپنے لئے استعمال کرتے ہوئے جو کھلی زیادتی کررہی ہے اسے بھی سب پر واضح کریں، کیونکہ یہ امر پوری انسانیت کے ہاں مسلم ہے کہ ہر امت اور قوم کا شعار اس کی پہچان ہے جسے استعمال کرنا صرف اسی کا حق ہے، کسی دیگر شخص یا قوم کو یہ اختیار نہیں کہ وہ اسے استعمال کرے.

کلمہ طیبہ امت مسلمہ کا شعار اور اس کی پہچان ہے تو جو لوگ اس امت میں سے نہیں اور جن کے عقائد مسلم امت سے مختلف ہیں، انہیں ہر گز ہر گز یہ حق حاصل نہیں کہ وہ امت مسلمہ کے شعار، کلمہ طیبہ کے مفہوم و معنی کو تبدیل کر کے اس کے الفاظ کو اپنے لئے اختیار کریں.

اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ قانون کی اصطلاح میں مجرم ہے، قادیانیت کو چاہئے کہ وہ اپنا الگ خصوصی شعار مقرر کرے جو اس کی خصوصی شناخت کو واضح کرتا ہو، اور جس سے دیگر انسانیت کو دھوکہ نہ لگے، پھر اس کا وہ شعار دوسروں کے شعار سے الگ بھی ہو.

اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ جب دونوں فریق امت مسلمہ اور قادیانیت اپنے اپنے اعتقاد مین کلمہ طیبہ کے مفہوم پر متفق نہیں ہیں تو وہ کسی بھی طرح ایک امت نہیں، جو امت اس کلمہ کو اس کے شرعی مدلول سمیت قبول کرتی ہے، یہ کلمہ صرف اسی کا شعار ہے اور وہی امت اس کے استعمال کا بھی حق رکھتی ہے.

اور جو جماعت اس کے مدلول میں تبدیلی کرتی ہے اسے ہر گز ہر گز اسے بطور

شعار اختیار کرنے کی اجازت نہیں، کیونکہ وہ امت مسلمہ سے الگ ہے، نہ یہ اس کا شعار ہے، نہ وہ اس کے استعمال کی حقدار ہے اور نہ ہی ایسی جماعت کلمہ گو ہے کیونکہ شارع کے ہاں یہ کلمہ اپنے الفاظ کے ساتھ ساتھ اپنا خصوصی مدلول ومفہوم بھی رکھتا ہے، اور کلمہ کو الفاظ ومدلول سمیت قبول کرنا ہی کلمہ گو ہونا ہے، یہ کلمہ محض الفاظ نہیں کہ اس میں جو کوئی چاہے اپنا خود ساختہ مفہوم ومدلول ڈالتا رہے اور اسے بطور شعار استعمال کرنا شروع کردے.

جو امت " لا إله إلا الله محمد رسول الله "کو اس کے الفاظ اور شرعی مدلول کے ساتھ تسلیم کرتی ہے اور جو جماعت صرف زبان سے الفاظِ کلمہ طیبہ " لا إلــه إلا الله محمد رسول الله " کہتی ہے اور اس کے شرعی مدلول کو نہیں مانتی، دونوں ہر گز ہر گز برابر نہیں، نہ دونوں فریق ایک امت ہیں، نہ یہ کلمہ ہر دو فریق کا شعار ہو سکتا ہے .

قادیانیت کے مسلمانوں کے شعار "لا إلــه إلا الله محمــد رســول الله" میں مغالطے کی وضاحت کو ہم ان الفاظ پر ختم کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ باری تعالی شانہ یا تو قادیانیت کو کلمہ طیبہ " لا إلــه إلا الله محمــد رسـول الله" کو اس کے الفاظ ومدلول سمیت تسلیم کرنے کی توفیق دے یا قادیانیت اپنا الگ شعار اختیار کرلے کہ مسلمان عوام اور عام بنی نوع انسان کلمہ طیبہ میں قادیانی دھوکہ سے محفوظ رہیں.

هـذا وصـلى الله وسـلم علـى الـنبي الخـاتم ﷺ وعلـى آلـه وصحبه

أجمعين.

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

از سلسلہ "دین بھلائی ہے"

مغالطات

دوسرا مغالطہ بعنوان:

قادیانیت کا
اپنا نام "احمدیت" رکھنے میں مغالطہ

دوسرے مغالطے کا خلاصہ:

1. زعیم کی نسبت پر نام رکھنے کا ضابطہ.
2. قادیانیت کی اس باب میں لغت و شریعت کی مخالفت.
3. قادیانیت کا اپنا نام احمدیت رکھنا ایک بدترین کاروائی.
4. آیت کریمہ کی ﴿ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ﴾ [**الصف:** 6] کی درست تفسیر ہی قادیانی اوہام کا حل ہے.
5. اس مغالطے کی سنگینی.

الحمد لله رب العالمين،والصلاة والسلام على سيد الرسل وخاتم النبيين،وعلى آله،وصحبه أجمعين،ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين،وبعد...

{أعوذ بالله من الشيطان الرجيم}

{بسم الله الرحمن الرحيم}.

يقول الله عزّ وجل:﴿ وَإِذْ قَالَ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ يَـٰبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ إِنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُولٍ يَأْتِى مِنۢ بَعْدِى ٱسْمُهُۥٓ أَحْمَدُ ﴾[**الصف: 6**].

دین بھلائی ہے ، ہمارے اس سلسلے کے شعبہ مغالطات کا یہ دوسرا مغالطہ ہے ، جس کا عنوان ہے "قادیانیت کا اپنا نام احمدیت رکھنے میں مغالطہ "یہ مغالطہ کئی خطرناک مغالطات پر مشتمل ہے.

مذکورہ اسم اور وجہ تسمیہ

قادیانیت سلسلہ نبوت کے جاری رکھنے کا عقیدہ رکھتی ہے،وہ اس امر کی منکر ہے کہ نبوت ربانیہ کا سلسلہ حضرت نبی خاتم جناب محمد رسول اللہ پر منقطع ہو چکا ہے.

قادیانیت اپنے تئیں اپنے مذکورہ فاسد عقیدہ کے اثبات کیلئے قرآن کریم کی بعض آیات اور جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیث میں باطل تاویلات کے ذریعے نبوت کے اجراء پر استدلال کی ناکام سعی کرتی ہے.

ہم نے اس کی تفصیل اپنے مقالہ " قادیانیت کے اجرائے نبوت پر دلائل اور ان کے ردود " میں ذکر کی ہے، اس باب میں اس کا مطالعہ ان شاءاللہ مفید رہے گا.

اس مغالطے کے ضمن میں ہم یہاں یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ جب قادیانیت حضرت نبی خاتم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ نبوت کے جاری رہنے پر یقین رکھتی ہے اور اس نے نبوت کے اجراء کے عقیدہ کے ساتھ ساتھ اپنے لئے ایک مستقل نبی بھی تراشا ہے تو اسے عقل و منطق کی رُو سے اپنی الگ اور مستقل شناخت اپنانے کی ضرورت ہے.

قادیانیت کے سلسلہ نبوت کے جاری رہنے کے عقیدہ کے بعد اس کا امت مسلمہ کا حصہ ہونا یا اس کیلئے زور آزمائی کرنا اور لوگوں کو اس ضمن میں گمراہ کرنا، اسے ان تمام امور کی قطعا اجازت نہیں ہونی چاہئے کیونکہ باب نبوت میں مذکور دو مستقل نظریات کی وجہ سے مسلم اور قادیانی، دو مستقل امتیں بن گئیں ، ایک طرف امت مسلمہ ہے جو نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی طرح کسی نبوت کی قائل نہیں ہے بلکہ آپ کے بعد وہ ہر مدعی نبوت کو کذاب اور دجال مانتی ہے جبکہ دوسری طرف قادیانیت ہے جو نبی خاتم کے بعد نبوت کے جاری رہنے کی قائل ہے بلکہ اسے ضروری سمجھتی ہے اور اس ضرورت کے تحت وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی تسلیم کرتی ہے، لہذا ان دونوں امتوں کا انضمام یا اجتماع ناممکن اور محال ہے.

اس صورت واقعی میں قادیانی امت کو اپنی الگ شناخت اپنانے کی ضرورت ہے اور اسے امت مسلمہ کے شعار کو اپنانے سے گریز کرنا ہوگا.

نبوت اور امت کی نسبت

ربانی نبوت کے باب میں ضابطہ یہ ہے کہ انبیاء میں سے امت کی نسبت اس نبی کی طرف کی جاتی ہے جسے امت اپنے لئے اللہ تعالی کا آخری مبعوث ربانی مانتی ہے، اس قاعدے کے پیش نظر کسی بھی امت کا نام کسی سابقہ نبی جسے وہ نبی تو تسلیم کرتی ہو مگر وہ اس کا آخری نہیں، اس کی نسبت پر نہ ہوگا جیسے کہ امت موسویہ حضرت موسی علیہ السلام کو اپنے لئے اللہ کا آخری نبی تسلیم کرتی ہے تو اسی وجہ سے وہ امت موسوی ہے اگرچہ وہ اس سے ماقبل کے انبیاء کرام کو بھی مانتی ہے.

اور عیسائی حضرت عیسی علیہ السلام کو اپنے لئے اللہ کا آخری نبی مانتے ہیں تو اسی وجہ سے وہ امت عیسوی ہے اگرچہ وہ ان سے پہلے حضرت اسماعیل، اسحاق ویعقوب اور ابراہیم علیہم السلام کو بھی اللہ کے نبی مانتی ہے.

امت محمدیہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی کا آخری نبی مانتی ہے، اس نسبت سے وہ امت محمدیہ کہلاتی ہے اگرچہ وہ ان سے پہلے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت کو تسلیم کرتی ہے.

اسی اعتبار سے جو امت حضرت موسی، عیسی اور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت پر ایمان لائی وہ امتِ مرزا غلام احمد قادیانی ہے. وہ مرزا قادیانی پر ایمان لانے کے بعد امت موسوی یا عیسوی یا امت محمدی

نہیں کہلاسکتی، کیونکہ یہ تمام انبیاء تو مرزا قادیانی سے ماقبل کے ہیں. لہذا قادیانیت اپنی نسبت اور نام میں لوگوں کو یہ دھوکہ نہیں دی سکتی کہ وہ نبی تو مرزا غلام احمد کو مانے اور اپنی نسبت اور نام کسی ماقبل شخصیت سے اخذ کرے.

تسمیہ میں تامل

امت کے نام رکھنے اور اپنی نسبت کرنے میں ان امور کی رعایت ضروری ہے:

اولاً- وہ آخری شخص کون ہے جس پر قادیانیت ایمان رکھتی ہے؟

ثانیاً- قادیانی امت دوسری امتوں سے کس بنیاد پر الگ ہے؟

یقیناً قادیانیت جس آخری شخص پر ایمان لائی ہے اس کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے اور اس نام کی تصریح قادیانیت اپنی ہر تالیف میں کرتی ہے. اور اس بات کی تصریح مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اپنی تالیف کتاب البریۃ مندرج در روحانی خزائن ۱۶۲/۱۳ میں یوں کی ہے:

> میرا نام "غلام احمد"، میرے والد صاحب کا نام "غلام مرتضی"، اور دادا کا نام "عطا محمد"، اور میرے پڑ دادا کا نام "گل محمد" تھا".

مرزا کے اس دعوے کے تناظر میں درج ذیل باتیں متحقق ہو جاتی ہیں

۱- قادیانیت کے بانی کا نام "غلام احمد" ہے جس کی وضاحت وہ خود بھی کر چکے ہیں.

۲-اس کا نام قطعی طور پر "احمد" نہیں تھا .

۳-اس کا نام "غلام احمد "مرکب ہے ،جیسا کہ برصغیر میں مرکب نام رکھنا معروف ہے.

۴-اس کا نام "احمد "مفرد ہرگز نہیں جیسا کہ یہ بلاد عرب میں رائج ہے.

امت کی تسمیہ کی بنیاد

ہر امت اپنے نبی کی نسبت سے اپنا نام اختیار کرتی ہے، تمام امم عالم اور اہل دیانت ومذاہب کے مابین یہی معروف ہے کیونکہ امت کا یہی زعم ہوتا ہے کہ اس کا تشخص اور تمیز بلکہ اس کا وجود اور بقاء اسی نسبت میں ہے، پھر اس معاملے میں ہر امت صریح ہوتی ہے، وہ اپنے تشخص میں لوگوں کے ساتھ یہ دجل یا تلبیس نہیں کرتی کہ وہ اپنی ایمانی نسبت تو کسی شخص کی طرف کرے اور "آخری نبی" کسی دیگر شخص کو مانے کیونکہ نبوت ہی میں امت کا وجود وبقاء ہوتا ہے، نیز جب کوئی امت کسی زعیم کی عظمت کی قائل ہوتی ہے تو اسے اس کی طرف نسبت پر فخر ہوتا ہے. بنی نوع بشر کی تمام امتیں اپنے زعماء کی طرف نسبت کرنے میں بالکل صریح ہیں، وہ اس باب میں کسی لبس وتلبیس یا دجل کا ارتکاب نہیں کرتیں، یہی وہ امر واقعی ہے جس پر امتیں قائم ہوتی ہیں اور انسانی تاریخ میں پورے عالم کی انسانی امتوں کا ہمیشہ یہی رویہ اور کردار رہا ہے.

برصغیر میں ہندومت کے پیروکار جہاں پر قادیانیت کے بانی کی بود وباش ہوتی ہے وہ سبھی "رام "کی طرف نسبت میں فخر محسوس کرتے ہیں، اسی خطے میں بسنے والے سکھ "گرونانک "کی طرف اپنی نسبت پر فخر کرتے ہیں، اسی طرح عیسائی امت اپنی

نسبت حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف فخر سے کرتی ہے اور امت موسوی حضرت موسی علیہ السلام کی طرف فخر سے اپنی نسبت کرتی ہے.

اسی طرح امت محمدیہ جو جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین بمعنی آخری نبی ہونے پر ایمان رکھتی ہے، وہ آپ کی طرف اپنی نسبت پر فخر بھی محسوس کرتی ہے.

اس امت کا ہر فرد "مسلم" ہے اور اس پر اسے فخر ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے (هو سماكم المسلمين) ،اس نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اور یہ امت محمدیہ کا اپنے بارے میں صریح بیان ہے کہ وہ اپنے نبی کی طرف منسوب امت ہے.

قادیانیت کا عجیب رویہ

رہی قادیانی امت تو اس کا معاملہ عجیب وغریب ہے جو کہ دوسری تمام امتوں سے یکسر مختلف ہے، وہ اپنے تسمیہ اور نام رکھنے میں بھی اسی طرح عظیم مغالطہ کی راہ اختیار کئے ہوئے ہیں جیسے کہ دین کے دیگر ابواب میں.

قادیانیت نے اپنا نام "احمدیت" رکھ کر پوری انسانیت کو دھوکہ دیا ہے، اس نے اپنی نسبت اپنے دینی زعیم اور بانی جسے وہ نبی مانتی ہے اور جس کا نام "غلام احمد" ہے، اس کی طرف نہیں کی.

پھر قادیانیت نے مسلم امت کے ساتھ تو خصوصی طور پر دھوکہ کیا ہے، کہ مسلم امت کے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک مدعی نبوت کی

قائل ہے، مگر قادیانیت نے اپنے نام میں دیگر بشری امتوں کے ہاں معمول بہ ضابطہ کی یکسر مخالفت کی ہے.

آیئے ہم دیکھتے ہیں کہ قادیانیت نے اپنے تسمیہ میں کیا کیا ہے؟

تسمیہ میں قادیانیت کی ذمہ داری کیا تھی؟

قادیانیت کو اپنے نام رکھنے میں کیا ضابطہ اختیار کرنا چاہیئے تھا اور اس نے کیا کیا؟ بطور تمہید کے ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ جب کوئی بھی امت اپنا نام رکھتی ہے تو بشری ضابطہ میں وہ اپنے بانی، اپنے دینی سربراہ، یا اپنے نبی کی طرف اپنی نسبت کرتی ہے اور اسے وہ باعث فخر بھی سمجھتی ہے.

اس ضابطے کے تحت قادیانی اپنا نام رکھیں تو اپنے نبی کے مفرد اول "مرزا" کی طرف نسبت کرتے ہوئے ان کا نام "مرزائی" ہونا چاہیئے.

اور اگر قادیانیت اپنے بانی اور مؤسس کے دوسرے مفرد "غلام" کی طرف اپنی نسبت کریں تو ان کا نام "غلامیہ" ہونا چاہیئے.

اور اگر اپنے بانی کے چوتھے مفرد "قادیانی" کی طرف اپنی نسبت کریں تو ان کا نام "قادیانی" امت ہونا چاہیئے.

اور اگر اپنے زعیم کے مرکب نام "غلام احمد" کی طرف نسبت کریں تو انہیں اپنا نام "غلمدیہ" رکھنا چاہیئے، تاکہ بانی کے نام کے دونوں مفردات کا کچھ حصہ قادیانیت کے تسمیہ میں شامل ہو.

تو ان تمام صورتوں میں قادیانیت کے ممکنہ اسماء "مرزائی" غلامیہ" قادیانی

امت" اور "غلمدیہ" ہونا چاہئے مگر قادیانیت نے اس باب میں ایسا نہیں کیا .

اپنے تسمیہ میں قادیانیت نے کیا کیا؟

اپنے تسمیہ اور نسبت میں قادیانیت نے اپنے بانی مدعی نبوت کے مرکب نام "مرزا غلام احمد قادیانی" کے پہلے دوسرے اور چوتھے مفرد کو یکسر ترک کردیا حالانکہ یہ اس کے نام کے اصل جزو ہیں، ان سب کو چھوڑ کر بانی کے نام کا تیسرا مفرد لیکر اس نے اپنا نام "احمدیت" رکھا. اور اس سے اس کی غرض بالکل واضح اور عیاں ہے کہ یوں اس کیلئے مسلم امت کو خصوصاً اور انسانیت کو دھوکہ دینا آسان ہے.

تسمیہ میں قادیانیت کی کاروائی

مرزا غلام احمد قادیانی کی امت نے اپنا نام رکھنے میں جو کاروائی کی ہے یہ ایک قابل بحث طویل موضوع ہے، اس کا خلاصہ پیش خدمت ہے:

قادیانیت نے اپنے بانی کے نام کے تین مفردات "مرزا"، "غلام" اور "قادیانی" کو اپنے تسمیہ میں بغور اعتناء نہیں رکھا اور تیسرے مفرد "احمد" کو اپنے تسمیہ میں اختیار کیا اور یوں نہ صرف نسبت کے لغوی ضابطوں کی دھجیاں اڑادیں بلکہ اس سے وہ کہیں اور آگے نکل گئی، اگر بات یہیں تک ہوتی تو یہ صرف اس کی ایک لغوی غلطی شمار ہوتی مگر قادیانیت نے اپنے نام ونسبت میں ایک عظیم شرعی منکر کا ارتکاب کیا اور انسانی عالم کے خلاف انتہائی خطرناک کاروائی کی جس کے ادراک اور فہم کے لئے کچھ مزید تامل اور توجہ کی ضرورت ہے تاکہ عمومی بشریت اور مسلم عوام وخواص قادیانیت کے اپنی نسبت اور اپنے تسمیہ کے باب میں اس کی ہولناک اور

خطرناک کاروائی سے واقف ہو سکیں.

قادیانیت نے اس باب میں جو کیا؟

قادیانیت نے تسمیہ کے باب میں مندرجہ ذیل جسارتیں کی ہیں.

١-تدریجی عمل اور مرحلہ وار کاروائی سے اپنی منزل مقصود تک پہنچنا.

٢-نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کیلیۓ دو بعثتوں کے باطل نظریہ کی عملی تطبیق کرنا.

٣-حضرت عیسی علیہ السلام کی یہ بشارت کہ ان کے بعد "احمد" نامی نبی کی بعثت ہو گی، اس آیت قرآنی میں الحاد کرنا.

٤-"احمد" کے مصداق میں خلط اور تشویش پیدا کرنا.

٥-حضرت محمد رسول اللہ اور مرزا قادیانی کے مقام ومنزلت میں اشتراک کی ناکام سعی کرنا .

٦-سورہ صف کی آیت میں وارد بشارت عیسوی میں "احمد" کا مصداق مرزا قادیانی کو ٹھہرانا.

٧-اس آیت قرآنی میں "احمد" کا مصداق جناب نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونے کا انکار کرنا.

یہ تمام امور وہ شرعی منکرات ہیں جو قادیانی کاروائی کا خلاصہ ہیں. اب اس کی کچھ تفصیل بیان کی جاتی ہے:

قادیانیت کا نام "احمدیت" بنا بر آیت قرآنی میں وارد لفظ "احمد" ہے

قرآن کریم میں وارد آیت ﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ میں حضرت عیسی علیہ السلام اپنے بعد آنے والے رسول "احمد" کی خوشخبری دینے والے ہیں.

قادیانیت نے باری تعالی کے اس قول میں الحاد کرتے ہوئے اپنا نام ونسبت اس "احمد" کی طرف کرتے ہوئے "احمدیت" رکھا جو سورہ صف کی آیت نمبر ۶ میں وارد ہے اور اس باب میں قادیانیت کا تدریجی عمل یوں ہے:

اولاً- بانیٔ قادیانیت نے یہ تصریح کی کہ قرآن کریم میں وارد "احمد" ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے جیسے کہ ان کا نام "محمد" ہے.

ثانیاً-اپنی مذکورہ تصریح کے برخلاف حضرت عیسی کی بشارت والی آیت میں وارد "احمد" کے مصداق میں تلبیس کی خاطر قادیانیت کے بانی نے یہ تصریح بھی کی کہ آیت میں اس طرف اشارہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہر آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا، اور یوں اس نے اپنے آپ کو اس "احمد" کا مظہر قرار دینے کی راہ ہموار کرنے کی ناکام سعی کی جس کا ذکر قرآن میں ہے.

ثالثاً- مرزا نے اپنے لئے "غلام احمد" یا "مرزا قادیانی" کے بجائے لفظ "احمد" کے خطاب سے جھوٹی وحیاں اور الہامات وضع کرلئے جس کے بعض نمونے بعد میں ذکر بھی کئے جائیں گے.

رابعاً- مرزا قادیانی کے بعد اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد جو سیرۃ المہدی کا مؤلف

ہے،اس نے بھی اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ اس کے والد کی وحی کے مطابق قرآنی آیت میں "احمد" کا مصداق اس کا والد مرزا غلام احمد قادیانی ہے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کا مظہر ہے اور یوں اس نے دو بعثتوں کے باطل نظریہ کو اپنی اس جسارت میں استعمال کیا.

والد نے تو اپنے آپ کو "احمد" کا مظہر قرار دیا اور بیٹے نے اپنے والد کو بروز "احمد" قرار دیا.

خامساً- متنبی کے دوسرے بیٹے اور دوسرے خلیفہ قادیانی مرزا بشیر الدین محمود نے بھی اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کیا اور اپنے والد کو "احمد" کا مظہر اور بروز قرار دینے سے آگے بڑھکر اس امر کا کھلے طور پر انکار ہی کر دیا کہ سورہ صف میں وارد "احمد" سے مراد حضرت نبی خاتم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں،اس کے نزدیک مہبط قرآن کا مصدق "احمد" ہونا مستحیل ہے اس سے مراد تو اس کے والد مرزا غلام احمد قادیانی ہی ہیں.

اور یوں اس نے اس آیت کی تفسیر میں وارد نقل متواتر کا بھی انکار کیا اور ساتھ ساتھ اپنے والد کی پہلی اور دوسری تصریح کا اور اپنے بھائی کی تاویل کا بھی انکار کر دیا.

آیت قرآنی کی اسلامی تفسیر اور اس کا اثر

باری تعالی کے ارشاد گرامی ﴿ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُولٖ يَأۡتِي مِنۢ بَعۡدِي ٱسۡمُهُۥٓ أَحۡمَدُۖ ﴾ **[الصف: 6]** کی تفسیر کیا ہے؟مہبط قرآن جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفسیر میں کیا فرمایا ہے؟ نیز مسلم مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں کیا ذکر فرمایا ہے؟یقینا

اسی میں مذکورہ قادیانی تلبیس کا حتمی توڑ ہے مگر پہلے اس کے کہ ہم اسے ذکر کریں ہم قادیانی الحاد پر کچھ روشنی قادیانی مراجع کے حوالوں سے ہی ڈالتے ہیں کہ اس کی غیر شرعی جسارت واضح ہو سکے.

آیت قرآنی میں قادیانی الحاد کی تفصیل

مرزا قادیانی نے اولاً بہت سے مواضع پر یہ کہا کہ "احمد" کا مصداق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے

وہ ازالہ اوہام صفحہ ٦٧٣ مندرج درروحانی خزائن ٣/٤٦٣ پر رقمطراز ہے

"مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقط "احمد" ہی نہیں، "محمد" بھی ہیں".

وہ تریاق القلوب صفحہ ٤ میں اپنے اشتہار مندرج درروحانی خزائن 134/5 میں کہتا ہے:

"ہمارے نبی کے دو نام ہیں، ایک "محمد" اور دوسرا "احمد".

مرزا قادیانی کے منظوم کلام میں بھی اس کا یہ اعتراف ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت میں وارد "احمد" کا مصداق جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

وہ توضیح المرام صفحہ ٢٣ مندرج درروحانی خزائن میں بزبان فارسی یوں رقمطراز ہے:

شانِ احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتادہ ایم

"احمد" کی شان کو خداوند کریم کے سوا کون جان سکتا ہے

وہ اس کی ذات سے منفصل ہوئی ہے اور ہم وسط میں پڑے ہیں

مرزا کا حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷٦ مندرج درروحانی خزائن ۲۸٦ میں فارسی اور اردو میں منظوم کلام یوں مذکور ہے:

تانیاید نورِ احمد چارہ گر تا کس نمی گیرد ز تاریکی بدر

جب تک احمد کا نور تدبیر کرنے والا نہ ہو

کوئی شخص تاریکی سے بدر کو حاصل نہیں کر سکتا ہے

بر تر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے

جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

وہ دافع البلاء صفحہ ۲۴ مندرج درروحانی خزائن ۱۸/۲۴۰ میں اپنے اردو منظوم کلام میں کہتا ہے:

باغ احمد سے ہم نے پھل کھایا

میرا بستان کلام احمد ہے"

یہاں تک ہم نے مرزا قادیانی کی مکرر اور مؤکد تصریح کے حوالہ جات پیش کر دیئے کہ آیت قرآنی میں وارد "احمد" سے مراد جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں.

مرزا قادیانی کا اپنے ہدف کیلئے خام مال مہیا کرنا اور لفظ "احمد" میں الحادی نظریہ کی بنیاد ڈالنا

مرزا قادیانی نے اس بات کی صراحت کی کہ آیت مذکورہ میں لفظ "احمد" سے مراد جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے مگر اس نے اپنے پیروکاروں کیلئے اس آیت مبارکہ ﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ میں تاویل باطل کے لئے خام مٹیریل انہیں خود فراہم کر دیا اور "احمد" کے نام سے اپنے الہامات وضع کر کے اپنے پیروکاروں کیلئے الحاد کا راستہ انہیں مہیا کر دیا، جیسے کہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۰ مندرج در روحانی خزائن ۷۳/۲۲ اور حمامۃ البشری ۱۲/۱ میں یہ الہام:

"يا أحمد بارك الله فيك".

اے احمد! اللہ تجھ میں برکت کردے

حقیقۃ الوحی صفحہ 75 مندرج در روحانی خزائن ۷۸/۲۲ اور حمامۃ البشری ۱۴/۱ مندرج در روحانی خزائن ۲۳۰/۱۵:

۲-يا أحمد فاضت الرحمة على شفتيك

اے احمد تیرے ہونٹوں پر فیضان رحمت ہو

حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۷ مندرج در روحانی خزائن ۸۰/۲۲

۳-يا احمد اسكن أنت وزوجك الجنة.

اے احمد تم اور تیری بیوی جنت میں رہو

حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۵، روحانی خزائن ۷۸/۲۲ اربعین نمبر ۶/۲

۴-بورکت يا أحمد

اے احمد تم میں برکت ہو

ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۴ ،روحانی خزائن ۱۷/۵۹

۵-بشری لک یا أحمد

اے احمد ! تمہارے لئے خوشخبری ہو

اربعین نمبر ۶/۲ روحانی خزائن ۱۷/۳۵۳

٦-یا احمد یتم اسمک ولا یتم اسمی

اے احمد ! تیرا نام پورا ہو گا میرا نام پورا نہ ہو گا

ہم کہتے ہیں:

قادیانیت کے بانی نے قرآن کریم کی آیت میں زعماء قادیانیت کے لئے خود الحاد کی تخم ریزی یوں کی کہ اس نے اپنے خود ساختہ الہامات کو بنام "احمد" وضع کیا.

اس نے یہ الہامات " غلام احمد " کے نام سے وضع کئے نہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے ،بلکہ اپنے نام کے پہلے دوسرے اور چوتھے مفرد کو حذف کرتے ہوئے صرف تیسرے مفرد کو باقی رکھا جو کہ "احمد" ہے.

دراصل یہ مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے اس قرآنی آیت میں الحاد کی تخم ریزی ہے اور یوں قادیانیت کے بانی نے اپنی امت کو بھی اور عمومی بشریت کو دھوکہ دینے کی ناکام سعی کی ہے .

ہم کہتے ہیں:

کہ مرزا کی یہ کاروائی بذات خود اس امر کی دلیل ہے کہ یہ الہامات اس کی خود ساختہ وحی ہے، کیونکہ اللہ تعالی جو علام الغیوب ہیں وہ تو مرزا کے نام سے خوب واقف

ہے،اسے علم ہے کہ اس کے والد مرزا غلام مرتضی نے اپنے بیٹے کا نام "غلام احمد" رکھا تھا"احمد" نہیں، بانیٔ قادیانیت کا نام "غلام احمد" مرکب ہے "احمد" مفرد نہیں ہے، مرزا کیلئے جو عَلَم ہے وہ "غلام احمد" ہے، "احمد" نہیں.

ہمارا ایمان ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حق اور سچ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معجزانہ طور پر ارشاد فرمایا کہ ان کے بعد ہر مدعی نبوت کذاب ودجال ہوگا، مرزا کی تمام مذکورہ کاروائی کذب ودجل پر مشتمل ہے،اس کاروائی سے اس کی غرض آیت قرآنی ﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ میں الحاد کی تخم ریزی کرنا تھی.

مرزا کے ایک بیٹے مسمی "بشیر احمد" کی کاروائی

مرزا بشیر احمد نے اپنے والد کے نظریہ بروز میں توسیع کرتے ہوئے مقررہ ہدف کی طرف یوں حرکت کی:

وہ کلمۃ الفصل صفحہ ۱۳۰ پر لکھتا ہے:

"اللہ نے مندرجہ بالا الہامات اور دیگر مقامات پر مسیح موعود کو "احمد" کے نام سے پکارا ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود بیعت لینے پر اقرار کرواتے تھے، کہ آج میں "احمد" کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں، پھر اسی پر بس نہیں بلکہ اپنی جماعت کا نام بھی احمدی جماعت رکھا، پس یہ یقینی بات ہے کہ آپ "احمد" تھے،اب معاملہ بلکل صاف ہے، قرآن شریف سے سورہ "صف" نکال کر دیکھ لو، "احمد" کے نہ ماننے والوں کے لئے کیا فتوی ہے؟ وہاں صاف لکھا ہے کہ ﴿وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿٨﴾﴾ یہ

آیت بطور الہام مسیح موعود پر اتر چکی ہے، جس سے اس خیال کو اور بھی تقویت پہنچتی ہے کہ آپ "احمد" ہیں، اوران کے منکر کافر ہیں".

نیز مرزا بشیر احمد مذکورہ مرجع ہی میں قرآنی آیت میں حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت میں وارد لفظ "احمد" کو اپنے والد مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف منتقل کرنے کیلئے کلمۃ الفصل صفحہ ۱۳۹ پر یوں لکھتا ہے:

"دراصل "احمد" صرف سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اسم گرامی ہے، آپ کے سوا کوئی دوسرا "احمد" نہیں، مگر آپ کی دو بعثتیں ہیں، پہلی بعثت میں آپ "محمد" تھے، جو کہ جلالی رنگ کا مظہر ہے، اور اس دوسری بعثت میں جو مرزا قادیانی کی صورت میں ہے، آپ "احمد" ہیں، جو کہ جمالی رنگ یعنی صلح وآشتی اور عدم جہاد وقتال کا مظہر ہے، تو گویا بشارت عیسوی آپ کی پہلی بعثت کے متعلق نہیں، جس میں آپ بنفسِ نفیس تشریف لائے، اور جلالی رنگ یعنی جہاد وقتال سے دین پھیلایا، بلکہ یہ پیشن گوئی آپ کی دوسری بعثت کے متعلق ہے، جس میں آپ کا مثیل مرزا قادیانی مسیح موعود ہو کر آیا ہے، لہذا اس کا نام مثیلی اور بروزی طور پر "احمد" ہے".

مرزا بشیر احمد کی مذکورہ کاروائی پر ہمارا علمی مناقشہ

مرزا بشیر احمد نے اپنے والد کے باطل نقطہ نظر (ظل وبروز) میں توسیع کرتے ہوئے اور اپنے والد ہی کے خام مال کو جس کی اس نے تخم ریزی کی تھی استعمال میں لاتے ہوئے مذکورہ کاروائی کی، جو کئی شرعی محظورات پر مشتمل ہے.

اولاً-اس نے صورہ صف کی آیت نمبر ٦ کے بارے میں کہا کہ اس کے مصداق جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، پھر اس نے اسی "احمد" کا مصداق اپنے والد کو ٹھہرالیا پھر مزید یہ کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کا مصداق ہونے کی صراحت سے نفی کر دی اور اپنی اس تمام کاروائی کی بنیاد اپنے والد کے دو بعثتوں کے باطل نظریہ کو ہی ٹھہرایا کہ حضرت نبی رحمت اور نبی سلام نے شدت اور سختی کو استعمال کیااور آپ کی بعثت اولی میں آپ کا نام "محمد" جلال اور قتل و قتال کا مظہر ہے اور بعثت ثانیہ میں آپ کا نام "احمد" ہے جس میں آپ مرزا کی شکل اختیار کر کے ظاہر ہوئے. اس نے یہاں تک کہا کہ "احمد" کا مصداق صرف "مرزا غلام احمد" ہی ہے جو کہ صلح وآشتی کے ہونے اور جہاد و قتال کے نہ ہونے کی صورت میں جمال کا مظہر ہے.

اور یوں کمال دجل سے مرزا بشیر احمد نے اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے وارد "احمد" کو دو بعثتوں کے باطل نظریہ کو بنیاد بنا کر اپنے والد مرزا غلام احمد ہی کیلئے متعین قرار دیا کہ وہی ہے جو صلح آشتی اور جہاد و قتال نہ ہونے کے ساتھ آیا ، حتی کہ اپنے مذکورہ کلام میں یہاں تک تصریح کر دی کہ یہ آیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اولی سے تعلق ہی نہیں رکھتی ہے.

قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد کے بیٹے مرزا بشیر احمد کی یہ کاروائی بہت سے شرعی منکرات پر مشتمل ہے

اولاً-قرآن کریم کی آیت جس میں لفظ "احمد" جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی ذات گرامی کی بشارت کے طور پر آیا ہے اس میں صریحاً الحاد کیا اور اس بشارت کو اپنے والد کی طرف پھیرنے کی ناکام سعی کی۔

ثانیاً- حضرت رحمت للعالمین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قوت و قہر سے اسلام پھیلانے کی الزام تراشی کی۔

ثالثاً- قرآن کا صاف اعلان ہے کہ لا إکراہ فی الدین (دین میں زبردستی نہیں) کیونکہ ایمان کا تو محل قلب ہے اور قوت و قہر اور سیف وسنان کی وہاں تک پہنچ ممکن ہی نہیں۔

اس طرح مرزا بشیر احمد نے اعدائے اسلام کے اس نقطہ نظر کی تائید کی کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے۔

رابعاً- اپنے والد کے نقطہ نظر جہاد منسوخ ہے کی تائید کی تاکہ استعمار کو اپنی نوآبادیات میں ہر طرح کا امن میسر ہو اور محکوم قوموں کی آزادی کی جدوجہد ماند پڑ جائے اور وہاں پر آزادی کی تحریکوں کی کوئی وقعت باقی نہ رہے۔

خامساً- اپنے والد کے دو بعثتوں کے باطل نظریہ کی تائید کی۔

سادساً- حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت کو اپنے والد مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ خاص کر دیا حتی کہ مذکورہ آیت مبارکہ کی تطبیق کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر محال اور غیر ممکن قرار دیا۔

سابعاً- جس ہستی پر پورا قرآن نازل ہوا اور یہ سورت اور اس کی یہ آیت بھی، ان پر آیت مذکورہ کے صادق ہونے کی نفی کرنے کیلئے اپنے ابنائے ملت کے لئے راہ ہموار

کی (العیاذ باللہ)

بیٹے کا باپ سے اخذ کرنا

مرزا بشیر احمد مؤلف سیرۃ المہدی کی مذکورہ کاروائی یقیناً خود بعض ابنائے ملت قادیانیت کو بھی مطمئن نہ کر سکی تو اس نے اپنی اس فاسد و باطل کاروائی پر اپنے باپ کی بعض تحریرات سے حوالے اخذ کئے اور بتایا کہ جو کچھ میں نے اب کیا ہے وہ اس کے والد اس سے قبل کہہ چکے ہیں.

مرزا بشیر احمد کلمۃ الفصل میں کہتا ہے کہ میرا والد تحفہ گولڑویہ مندرج در روحانی خزائن ١٧/٦٨ پر اسی آیت کے بارے میں پہلے کہہ چکا ہے:

"﴿ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ﴾[الصف:٦]
میں یہ اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مظہر آخری زمانہ
میں ظاہر ہوگا، گویا وہ اس کا ایک ہاتھ ہے، جس کا نام آسمان پر "احمد"
ہوگا، وہ جمالی طور پر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے رنگ میں
دین کو پھیلائے گا".

وہ کلمۃ الفصل صفحہ ١٤٣ پر کہتا ہے کہ اس کا والد حاشیہ میں یوں رقمطراز ہے:

یہ اشارہ چونکہ خدا تعالی کو منظور تھا کہ یہ دونوں صفتیں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اپنے وقتوں میں ظہور پذیر ہوں اس لئے خدا
تعالی نے صفت جلالی کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذریعہ ظاہر فرمایا اور
صفت جمالی کو مسیح موعود اور اس کے گروہ کے ذریعہ سے کمال تک

پہنچایا. اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے ﴿ وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُواْ بِهِمْ ﴾

نیز وہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹۶ اور روحانی خزائن ۱۷/۲۵۳ میں رقمطراز ہے:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہزار پنجم تھا، جو اسم محمد کا مظہرِ تجلی تھا، یعنی یہ بعثت اوّل ہے مگر بعثت دوم جس کی طرف آیت کریمہ ﴿ وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُواْ بِهِمْ ﴾ [جمعہ: ۳] میں اشارہ ہے، وہ مظہرِ تجلی اسم احمد ہے، جو کہ اسم جمالی ہے، جیسا کہ آیت ﴿ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي ٱسْمُهُۥٓ أَحْمَدُ ﴾ [صف: ٦]، اس کی طرف اشارہ کر رہی ہے، اس حقیقت کو حضرت صاحب (مرزا غلام قادیانی) نے اپنی کتاب "اعجاز المسیح" میں صفحہ / ۱۰۰ سے ۱۲۴ تک وضاحت سے ذکر کیا ہے، اور کھول کر بتایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو تشریف آوریاں تھیں، بعثتِ اول میں اسم "محمد" کی تجلی تھی، مگر بعثتِ دوم میں اسم "احمد" کی تجلی ہے".

مرزا بشیر احمد نے اپنے اس نقطہ نظر کو وسیع تر انداز سے بیان کرتے ہوئے کلمۃ الفصل صفحہ ۱۴۱ پر لکھا ہے:

"یہ عجیب نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں بعثتیں آپ کے دنیا میں تشریف لانے سے قبل ہی بتلائی جا چکی تھی، چنانچہ حضرت موسی علیہ السلام نے جو صفت جلالی میں ظاہر ہوئے تھے، انھوں نے آپ کی پہلی آمد کی پیش گوئی کی، لیکن عیسی

علیہ السلام کو جمالی پہلو عطا کیا گیا تھا،اس لئے انھوں نے آپ کی دوسری
بعثت یعنی اسم "احمد" کی پیش گوئی کی".

مرزا بشیر احمد اپنی تائید میں اپنے والد کی تحریر اعجاز المسیح کے صفحہ ۱۲۲ مندرج
در روحانی خزائن ۱۸/۱۲۲ کو اپنی تائید میں پیش کرتے ہوئے رقمطراز ہے:

"حضرت موسی علیہ السلام نے جلالی اسم یعنی "محمد" کو اختیار
کر کے پیشگوئی کی،اور حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنی مناسبت سے اسم
"احمد" کے ساتھ پیش گوئی کی، حاصل کلام یہ ہے کہ دونوں نبیوں نے
اپنے اپنے کامل مثیل کی طرف اشارہ کیا ہے".

قادیانی مخمصہ اور ہدف

مذکورہ قادیانی مخمصہ سے مرزا قادیانی کا ہدف کیا تھا؟

اس قادیانی مخمصے سے مرزا قادیانی کا واضح ہدف یہ تھا کہ اس نے اس کاروائی کے ذریعے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسی علیہ السلام کا مثیل بنایا اور اپنے آپ کو احمد قرار دیکر حضرت عیسی علیہ السلام کا مثیل ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی تاکہ آیت قرآنی ﴿ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ﴾ کی بشارت کی اپنے اوپر تطبیق کر سکے، اسی وجہ سے اس نے خود کا نام "غلام احمد" سے صرف "احمد" بنالیا اور اپنی جماعت کا نام احمدیہ رکھا اور یہ اس "احمد" کی طرف نسبت ہے جو معاذ اللہ نبی خاتم کی بعثت ثانیہ کا مظہر ہے جو رحمت وسلام کا مظہر ہے (العیاذ باللہ)

پھر مرزا بشیر احمد اسی صفحہ پر مزید لکھتا ہے

"حضرت عیسی علیہ السلام نے ﴿كَزَرۡعٍ أَخۡرَجَ شَطۡـَٔهُۥ﴾ [الفتح: ۲۹] سے ایک دوسری جماعت اور ﴿وَءَاخَرِينَ مِنۡهُمۡ﴾ [الجمعة: ۳]، اور ان کے امام مسیح موعود کی طرف اشارہ کیا ہے، بلکہ اس کے نام کی تصریح کردی".

وہ کلام کا ماحصل اور خلاصہ یہ کہتے ہوئے بیان کرتا ہے:

"ان تمام حوالہ جات سے قطعی اور یقینی طور پر یہ ثابت ہوتا ہے، کہ سورہ "صف" میں جس "احمد" رسول کی پیش گوئی ہے، وہ "احمد" مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) ہی ہے، جس کی بعثت حسبِ وعدہ خداوندی ﴿وَءَاخَرِينَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُواْ بِهِمۡۚ﴾ [جمعہ: ۳]، خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہے، پھر سورہ "صف" میں ہم یہ لکھا ہوا دیکھتے ہیں کہ ﴿يُرِيدُونَ لِيُطۡفِـُٔواْ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفۡوَٰهِهِمۡ﴾ [صف: ۸]، یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ پیش گوئی مسیح موعود کے متعلق ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ زمانہ میں منہ کی پھونکوں یعنی فتوی تکفیر وغیرہ سے اللہ کے نور کو بجھانے کی کوشش نہیں کی گئی، مخالفین نے تلوار اٹھائی لیکن مسیح موعود کا زمانہ تلوار کا زمانہ نہیں "یضع الحرب" یعنی عدم جہاد کا زمانہ ہے، کما قال ﴿حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتۡنَةٞ وَيَكُونَ ٱلدِّينُ كُلُّهُۥ لِلَّهِۚ﴾ [الأنفال: ۳۹]، اس لئے مخالفِ تلوار نہیں اٹھا سکے، مگر انھوں نے ناخنوں تک

زور لگایا ﴿لِيُطْفِـُٔوا۟ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفْوَٰهِهِمْ﴾، لیکن ان کے مقابلہ میں بھی کوئی معمولی انسان نہ تھا، بلکہ اسکے دم سے کافر مرتے تھے، فتدبروا".

پھر مرزا بشیر احمد کلمۃ الفصل کے صفحہ ۱۴۱ پر لکھتا ہے کہ:

"حاصل کلام یہ کہ حضرت مسیح موعود کا اللہ تعالی نے بار بار الہام میں احمد نام لکھا ہے، اس لئے آپ کا منکر کافر ہے، کیونکہ احمد کے منکر کے لئے قرآن میں لکھا ہے کہ ﴿وَٱللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِۦ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْكَـٰفِرُونَ ۝٨﴾ [صف: ۸]".

قند مکرر برائے تقریر

ہم پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ وحی ربانی میں مذکور سورہ صف کی آیت نمبر ٦ کی اس تفسیر میں تامل جو قرآن کریم کی زمانہ نزول سے آج تک متواتر طور پر صدہا سال سے امت مسلمہ میں منقول وماثور چلی آرہی ہے، اس کے مطابق "احمد" کا مصداق صرف اور صرف جناب نبی خاتم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، ان کے علاوہ دیگر کوئی نہیں.

وہی حضرت ابراہیم کی دعا ہیں، وہی حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت ہیں، لہذا مرزا قادیانی ہو یا اس کا بیٹا بشیر احمد ہو یا اس کا خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود، ان کی اس آیت کے بارے میں باطل تاویلات کی اس میں ہر گز ہر گز گنجائش نہیں ہے.

ہم مکرر کہتے ہیں حتی کہ ہر خاص وعام اور قادیانی وغیر قادیانی کے ذہن وشعور اور عقل میں یہ امر راسخ ہو جائے کہ ﴿وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُولٍ يَأْتِى مِنۢ بَعْدِى ٱسْمُهُۥٓ أَحْمَدُ﴾ والی آیت میں

وارد لفظ "احمد" جو حضرت عیسی علیہ السلام کی زبانی بشارت ہے اس کا مصداق جناب نبی خاتم مہبط قرآن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں.

اب اس بارے میں ہم قادیانیت کے زعماء کے مغالطات پر ردّ کرتے ہیں جن پر انہوں نے اپنے الحاد کی بنیاد رکھی.

پہلا مغالطہ اور اس کا ازالہ

سورہ صف کی آیت میں وارد "احمد" کا مصداق مہبط قرآن جناب محمد رسول اللہ نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے.

ہماری طرف سے اس کا ردّ

ہم کہتے ہیں کہ مسلم مفسرین کی تفسیرات کے مطابق بالاجماع اس کا مصداق ہمارے نبی خاتم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس میں کسی دیگر کا احتمال ممکن ہی نہیں، خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارکہ ہے جسے صاحب مشکاۃ نے فضائل سید المرسلین کے باب میں ذکر فرمایا ہے

"سأخبركم بأول أمري،أنا دعوة إبراهيم وبشارة عيسى":

میں تمہیں اپنے امر کے آغاز کا بتاؤں کہ میں حضرت ابراہیم کی دعا ہوں اور حضرت عیسی کی بشارت ہوں.

اسے قرطبیؒ اور آلوسی اور مظہری نے بھی نقل کیا ہے.

امام بخاری اور مسلم نے حضرت جبیر بن مطعم سے روایت کیا ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ میرے کئی نام ہیں، میں محمد ہوں اور میں "احمد" ہوں اور میں ماحی ہو.

لہذا قادیانیت کا یہ قول باطل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام "احمد" نہیں ہے.

ہمارا قادیانیت سے سوال

ہم قادیانیت سے پوچھتے ہیں کہ جب حضرت نبی خاتم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ تصریح فرمادی ہے کہ "احمد" ان کا نام ہے اور آپ ہی پر قرآن کریم کی سورہ صف میں یہ آیت نازل ہوئی ہے. جبکہ تمہارے متنبی کا نام تو "غلام احمد" مسلم ہے تو تم نے کس طرح اس کے نام کے مفرد اول، ثالث اور رابع تینوں مفردات کو حذف کر کے اسے "احمد" کہہ دیا ہے؟

رہا قادیانیت کا یہ قول کہ "احمد" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصفی نام ہے جیسے کہ ماحی، عاقب اور حاشر ہیں یہ وضعی نام نہیں .

تو اس کے ردّ میں ہم کہتے ہیں کہ یہ دو نام "محمد" اور "احمد" دونوں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی نام ہیں اور آپ کیلئے عَلم ہیں. پھر ان کے علاوہ دیگر آپ کے وصفی نام ہیں جو ان کی علمیت کے خلاف نہیں.

ہمارا دوسرا سوال

نیز ہم قادیانیت سے پوچھتے ہیں کہ جب تمہارے مؤسس نے تصریح کی کہ "احمد" ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی ناموں میں سے ہے، تو تم کیونکر اس کے منکر ہو؟ حوالہ جات پیش خدمت ہیں .

مرزا قادیانی تریاق القلوب صفحہ ۵۷ مندرج در روحانی خزائن ۳۹۹/15 پر رقم طراز ہے:

"ہمارے نبی کے دو نام تھے، ایک "محمد" اور دوسرا "احمد".

وہ اعجاز مسیح صفحہ ۱۰۵ مندرج در روحانی خزائن ۱۸/۱۰۷ میں بزبان عربی کہتا ہے

:

"فإن الله سماه "محمداً" و"أحمد" وما سمى بهما عيسى ولا كليماً".

یقیناً اللہ تعالیٰ نے ان کا نام محمد اور "احمد" رکھا اور ان ناموں کے ساتھ حضرت عیسی اور کلیم کا نام نہیں رکھا گیا.

مرزا قادیانی کے ملفوظات جو جریدہ حکم میں صفحہ ۱۱ پر بتاریخ ۳۱ فروری ۱۹۰۱ء شائع ہوئے، وہ یوں ہیں:

"حضرت موسی علیہ السلام نے جلالی اسم یعنی "محمد" کو اختیار کر کے پیش گوئی کی، اور حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنی مناسبت سے جمالی اسم یعنی "احمد" کے ساتھ پیش گوئی کی".

اس سے قبل ہم نے مرزا قادیانی کا وہ منظوم کلام بھی ذکر کیا ہے جس میں اس کا یہ اعتراف موجود ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام "احمد" ہے.

مذکورہ قوی ادلہ کے ذکر سے، پھر مرزا کے خود کے اعتراف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہم نے قادیانیت کے اس شبہ کا ازالہ کر دیا کہ "احمد" نبی کریم کا ذاتی نام نہیں ہے.

دوسرا مغالطہ

قادیانیت کا دوسرا مغالطہ اس کا یہ زعم کہ قادیانیت کے بانی کا نام جو اس کا علم ہے وہ "احمد" ہے، اس کے والد نے اس کا نام "احمد" رکھا مگر "غلام" خاندانی رسم ورواج کی وجہ سے مشہور ہو گیا، اسی لئے اس کے الہامات میں "احمد" کا نام ہی استعمال ہوا ہے

.

اس مغالطے کا ردّ

قادیانیت کا یہ قول اصلا باطل اور کذب صریح ہے، چونکہ مرزا کے والد نے اس کا نام "غلام احمد" رکھا یعنی اس کا مرکب نام ہی اس کا علم ہے، مفرد نام "احمد" اس کا علم نہیں ہے.

آئندہ کے حوالہ جات قادیانیت کے زعم کی تکذیب اور ہماری تصدیق کرتے ہیں:

١- ١٣اپریل ١٩٠٢ء کے اخبار حکم میں اور براہین احمدیہ کے صفحہ ٦٢اور مؤلف کی سیرت پر یعقوب قادیانی کی کتاب صفحہ ١٥١ ، جریدہ الفضل بتاریخ ٦ ستمبر ١٩١٤ء صفحہ ٤ ، اسی طرح ٢٧ نومبر اور ۱ دسمبر ١٩١٧ء کے الفضل میں ہے

:

"آپ کے والد نے آپ کا نام "غلام احمد" رکھا تھا".

اسی طرح سیرۃ المہدی صفحہ ١١٦/١ میں ہے:

"میرا نام "غلام احمد" ہے".

قادیانی خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود سیرۃ المسیح الموعود صفحہ ۲ پر لکھتا ہے:

"احمد قادیانی کا مکمل نام "غلام احمد" ہے".

ہم کہتے ہیں:

قادیانیت اپنے بانی کو "احمد" کی غلامیت سے نکال کر کیسے "احمد" علیہ السلام کی جگہ پر لے آئی. یہ مندرجہ ذیل عوامل کی وجہ سے ایک مستحیل امر ہے:

أ- قادیانیت کیلئے یہ مستحیل ہے کہ وہ مرزا قادیانی کا نام تبدیل کرے، یا اس کے نام سے بعض مفردات کو حذف کردے جبکہ وہ ازالہ الہام صفحہ ۱۸۶ پر روحانی خزائن ۱۹۰/۳ پر کہہ چکا ہے:

"غلام احمد قادیانی کے عدد بحساب حروف ابجد ۱۳۰۰ بنتے ہیں، اور اس وقت اس نام کا کوئی دوسرا انسان دنیا میں موجود نہیں، لہذا میں مسیح موعود ہوں".

یہ تصریح اس امر کی دلیل ہے کہ مرزا کا مختصر ترین نام "غلام احمد قادیانی" جس کے اعداد ۱۳۰۰ بنتے ہیں، اس کا نام "احمد" نہیں ہے .

ب- مرزا قادیانی نے تین سو اشتہارات اور اعلانات تبلیغ رسالت میں نشر کئے جو مجموعہ اشتہارات کے نام سے کتاب کی صورت میں تین جلدوں میں چھپ چکی ہے.

ہر اشتہار کے نیچے مشتہر کا نام "غلام احمد" چھپا ہوا ہے، کسی اشتہار یا اعلان میں مشتہر کا نام "احمد" نہیں ہے.

ج- مرزا قادیانی نے اس وقت کی انگریز حکومت کو بہت سے خطوط اور

درخواستیں لکھیں جن میں اس نے اپنا نام مرزا غلام احمد قادیانی لکھا "احمد" نہیں.

د- قادیانیت کے بانی کی مؤلفہ کتب کی تعداد ۸۰ ہے، ہر کتاب کے ٹائٹل پیج پر مؤلف کا نام "غلام احمد" لکھا ہوا ہے، "احمد" نہیں.

اسی طرح کتاب کے آخری صفحہ پر مؤلف کا نام "غلام احمد" ہے، کسی کتاب کے اول و آخر پر اس کا نام "احمد" نہیں ہے.

ھ- مرزا قادیانی دافع البلاء صفحہ ۱۳ روحانی خزائن ۲۳۳/۱۸ میں لکھتا ہے

"خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود کو بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے، اور اس دوسرے مسیح کا نام "غلام احمد" رکھا.

یہاں تک قادیانیت کے اس دوسرے مغالطے کا بھی خاتمہ ہوا.

تیسرا مغالطہ

قادیانیت کا یہ قول کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام تو "محمد" ہے، "احمد" ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ محمد مظہر جلال ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جلال کا مظہر بن کر ظاہر ہوئے، وہ جہاد و قتال کے ساتھ آئے، رہا "احمد" تو یہ نام مظہر جمال ہے جو جہاد و قتال کے نہ ہونے پر دال ہے اور ان دو خاصیتوں کی وجہ سے اس رنگ میں مرزا غلام احمد قادیانی آیا، لہذا "احمد" کا وہی مصداق ہے.

اس کے ازالہ کیلئے ہم کہتے ہیں:

اولاً- قادیانیت کا یہ مغالطہ یقیناً بہت سے ابنائے ملت قادیانیہ سے بھی مخفی ہو گا اور انہیں اس کی خبر نہیں ہو گی، اور یہ قادیانیت کے انتہائی سنگین اور بد ترین مغالطات میں سے ہے.

ثانیاً- قادیانیت کے مذکورہ اسلوب میں حضرت رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر اتہام ہے اور ان کی شریعت مطہرہ پر طعن ہے.

قادیانیت کا یہ الزام کہ اسلام قہر اور جبر سے پھیلا ہے، اس میں اسلام کو متہم کرنے والوں کی تائید ہے.

ثالثاً-اس مغالطہ کا خود مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ ثانی قادیان نے جواب دیا ہے، وہ تریاق القلوب صفحہ ۳۹۹ مندرج در روحانی خزائن ۵/۵۲۲ پر رقمطراز ہے:

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے، ایک محمد، دوسرا "احمد"، اور اسم "محمد" جلالی تھا، اور اس میں یہ مخفی پیش گوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دشمنوں کو تلوار کے ساتھ سزا دیں گے، جنہوں نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا، اور صدہا مسلمانوں کو قتل کیا، لیکن اسم "احمد" جمالی نام تھا، جس سے یہ مطلب تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں صلح و آشتی پھیلائیں گے، سو خدا نے ان دونوں ناموں کی اس طرح تقسیم کی، کہ اوّل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی میں اسم "احمد" کا ظہور ہوا، اور ہر طرح سے صبر شکیبائی کی تعلیم تھی، اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسم "محمد" کا ظہور

ہوا، اور مخالفوں کی سر کوبی خدا کی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی".

خلیفہ قادیان کے مذکورہ بیان میں اس امر کی تصریح ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم محمد اور "احمد" دونوں ناموں کے مصداق ہیں، تو اس کے بھائی کیلئے کیسے ممکن ہوا کہ وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے "احمد" کا مصداق ہونے کا انکار کرے.

ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ:

حضرت نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی میں جلال وجمال دونوں وصف کے جمع ہونے میں کوئی منافات نہیں، جمال کی حفاظت اور اس کی بقا جلال کے بغیر ممکن ہی نہیں، رحمت وسرزنش دونوں اپنے موقع ومحل اور اپنی اپنی جگہ پر صفات حمیدہ ہیں، عدل اور انصاف کی اقامت/مفسدین کے قلع وقمع کے بغیر ممکن نہیں ہوتی.

باری تعالی کا حضرات انبیاء علیہم السلام کی بعثت اور کتب کے نزول کے مقاصد کے بیان کے سلسلہ ارشاد گرامی ہے ﴿لَقَدۡ أَرۡسَلۡنَا رُسُلَنَا بِٱلۡبَيِّنَٰتِ وَأَنزَلۡنَا مَعَهُمُ ٱلۡكِتَٰبَ وَٱلۡمِيزَانَ لِيَقُومَ ٱلنَّاسُ بِٱلۡقِسۡطِۖ وَأَنزَلۡنَا ٱلۡحَدِيدَ فِيهِ بَأۡسٞ شَدِيدٞ وَمَنَٰفِعُ لِلنَّاسِ﴾[الحدید:25].

ترجمہ:

ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی ہوئی نشانیاں دے کر بھیجا، اور ان کے ساتھ کتاب بھی اتاری، اور ترازو بھی، تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور ہم نے لوہا اتارا جس میں جنگی طاقت بھی ہے اور لوگوں کیلئے دوسرے فائدے بھی.

قرآن کریم کی بہت سی آیات اور احادیث نبویہ دونوں محمود صفتوں (رحمت وقہر) ہر ایک کے اپنے موقع و محل پر اختیار کرنے کی ترغیب میں وارد ہیں، خود باری تعالی کی صفات میں رحمت ومغفرت اور اس کا شدید العقاب ہونا، اس کی پکڑ کا شدید ہونا وارد ہیں جو دونوں صفات کے محمود ہونے کے دلیل ہیں مگر ہر صفت اپنے موقع و محل پر.

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ نَبِّئْ عِبَادِىٓ أَنِّىٓ أَنَا ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿٤٩﴾ وَأَنَّ عَذَابِى هُوَ ٱلْعَذَابُ ٱلْأَلِيمُ ﴿٥٠﴾ ﴾[الحجر:49 – 50].

میرے بندوں کو بتادو کہ میں ہی بہت بخشنے والا، بڑامہربان ہوں اور یہ بھی بتادو کہ میرا عذاب دردناک عذاب ہے.

انہی اخلاق الہیہ عالیہ کریمہ کی روشنی ہی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اللہ کے اخلاق کو اپناؤ.

لہذا ہمارے آقا و مولی حضرت نبی خاتم نبی الرحمۃ بھی تھے اور نبی الملحمۃ بھی، آپ

لوگوں سے عفو ودر گذر کرنے والے اور اہل فساد کا قلع قمع کرنے والے تھے، آپ کے اصحاب کرام نے آپ کی سنت اختیار کی پھر ان کے تابعین اور اتباع تابعین نے بھی ان کی اتباع کی اور ان کے بعد آنے والے اسی سنت پر قائم رہے، ہمارے سلف صالحین رحمت وقہر دونوں صفات محمودہ والے تھے کیونکہ مجرمین ومفسدین کا قلع قمع بھی صالحین وضعفاء پر رحمت کی طرح محمود وصف ہی ہے.

مگر قادیانیت نے مدح کو قدح اور ثناء کو مذمت محض اپنی خواہش کی پیروی میں قرار دیا، یہ ہے قادیانیت کے زعیم اور مؤسس کے بیٹے مرزا بشیر احمد کی قرآنی لفظ "احمد" میں کاروائی جسے اللہ تعالی نے سورہ صف میں بشارت عیسوی کے طور پر ان الفاظ سے ذکر فرمایا ﴿ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ﴾

کہ میں اپنے بعد ایک رسول کی جن کا نام "احمد" ہے خوشخبری دینے والا ہوں.

خلیفہ قادیانی ثانی اور ابن مرزا کی کاروائی

مرزا بشیر الدین محمود نے لفظ "احمد" میں قادیانی کاروائی کو اپنی آخری حد تک پہنچادیا کہ اس نے صرف اتنا ہی نہیں کہا کہ "احمد" کا مصداق اس کا باپ ہے بلکہ اس نے آیت قرآنی میں بشارت عیسوی میں وارد لفظ "احمد" کو نبی خاتم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حمل کرنے کا انکار کر دیا.

وہ انوارِ خلافت صفحہ ۱۸-۱۹ پر رقمطراز ہے:

"میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت "اسمه أحمد" مسیح موعود کے متعلق ہے، اور "احمد" آپ ہی ہیں، لیکن اس کے خلاف کہا جاتا ہے، کہ

"احمد" نام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، اور آپ کے سوا کسی اور شخص کو "احمد" کہنا آپ کی ہتک ہے، لیکن میں جہاں تک غور کرتا ہوں، میرا یقین بڑھتا جاتا ہے، اور میں ایمان رکھتا ہوں، کہ احمد کا جو لفظ قرآن کریم میں آیا ہے، وہ حضرت مسیح موعود کے متعلق ہی ہے، اس بات کے ثبوت میں اپنے پاس خدا کے فضل سے دلائل رکھتا ہوں اور تمام دنیا کے علماء اور فضلاء کے سامنے بیان کرنے کو تیار ہوں، حتی کہ میں انعام رکھنے کے لئے بھی تیار ہوں، اگر کوئی میرے دلائل غلط ثابت کردے اور قرآن وحدیث سے یہ ثابت کردے کہ "احمد" نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا، صفت نہ تھی، اور جو نشانات قرآن کریم نے "احمد" کے بیان فرمائیں ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں ہوتے ہیں، اور یہ کہ یہ پیش گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور چسپاں فرمائی ہے، تو میں ایسے شخص کو ایک مقررہ تاوان جو فریقین کو منظور ہو دینے کے لئے تیار ہوں".

اور انوار الخلافۃ کے صفحہ نمبر ۲۱-۲۲ پر مزید لکھتا ہے کہ:

"کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام "احمد" نہ تھا، بلکہ "محمد" تھا، چنانچہ اس آیت زیرِ بحث کو چھوڑ کر جس میں رسول اللہ علیہ وسلم کو "احمد" کہہ کر مخاطب نہیں فرمایا، بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ایک پیش گوئی ہے، جو خود زیرِ بحث ہے، کسی بھی جگہ قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو "احمد" سے یاد نہیں کیا گیا، اگر آپ کا نام "احمد" ہوتا جیسے یہ لوگ سمجھتے ہیں، تو والدہ محترمہ (حضرت آمنہ) کو

الہام کے ذریعہ بتلادیا جاتا، پھر قرآن مجید میں جو وحی الٰہی ہے، اوّل تو "احمد" نام ہی آتا، اگر "محمد" بھی آتا تو "احمد" بھی بعض مقامات پر ضرور آتا".

اس کا یہ بیان درج ذیل امور پر مشتمل ہے:

"(١) کسی حدیث سے "احمد" نام ثابت نہیں.

(٢) کلمہ شہادت جس پر اسلام کا دارو مدار ہے، اس میں بھی "محمد رسول اللہ ہی کہا جاتا ہے.

(٣) پنج وقت اذان واقامت میں بھی "أشهد أن محمد رسول الله" ہی کہا جاتا ہے.

(٤) درود شریف میں بھی آپ کا اسم گرامی "محمد" ہی آیا ہے،

(٥) آپ کی مہر مبارک جو خطوط پر لگائی جاتی تھی اس میں بھی لفظ "محمد" ہی ہے، کسی ایک خط میں بھی "احمد" نام مبارک نہیں آیا، تمام صحابہ میں سے کسی سے بھی ثابت نہیں کہ اس نے کسی وقت بھی "احمد" نام لیا ہو.

(٦) نہ یہ امر تاریخ سے ثابت ہے.

(٧) آپ کے سب مخالفین اور چچا سے بھی "محمد" ہی ثابت ہوتا ہے، اگر "احمد" نام ہوتا تو کبھی کلمہ یا اذان یا درود شریف وغیرہ میں ضرور ذکر ہوتا".

اس موضوع پر قادیانیت کا خلیفہ دوم شدید لہجے میں خطاب کرتے ہوئے مذکورہ

کتاب کے صفحہ ۲۴ پر یوں لکھتا ہے:

"کیا خدا کا خوف دلوں سے اٹھ گیا ہے کہ اس طرح اس کے کلام میں تحریف کی جاتی ہے، اور صریح طور پر اس کے غلط معنی کر کے اس کے مفہوم کو بگاڑا جاتا ہے، جب تک حق نہ آیا تھا، اس وقت تک لوگ مجبور تھے، لیکن اب جب کہ واقعات سے ثابت ہو چکا ہے، کہ "احمد" سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خادم ہے تو بھی ہٹ دھرمی سے کام لینا شیوہ مومنانہ نہیں".

قادیانی جریدہ الفضل میں بتاریخ ۱۹۱۶/۵/۲ یوں درج ہے:

"جب اس آیت میں ایک رسول جس کا اسم ذات "احمد" ہو، ذکر ہے، دو کا نہیں، اور اس شخص کی تعیین ہم حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) سے کرتے ہیں، تو اس سے خود نتیجہ نکل آیا ہے، کہ دوسرا کوئی اس کا مصداق نہیں، اور جب ہم یہ ثابت کر دیں کہ حضرت مسیح موعود اس پیش گوئی کے مصداق ہیں، تو یہ بھی ثابت ہو گیا ہے، دوسرا کوئی شخص اس کا مصداق نہیں".

قادیانی تصریحات کا خلاصہ

قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد نے خود پھر اس کے پہلے اور دوسرے بیٹے نے اسلامی مسلمات میں تشکیک پیدا کرنے کی خاطر جن کھلے مغالطات کو ابھارا وہ یوں ہیں:

اولاً- سورہ صف میں وارد "احمد" سے مراد مہبط وحی نبی خاتم مراد نہیں بلکہ مرزا

غلام احمد قادیانی ہے.

ثانیاً- مرزا غلام احمد قادیانی کا نام "احمد" ہے

ثالثاً- "محمد" نام مظہر جلال ہے اور "احمد" مظہر جمال ہے اور چونکہ نبی خاتم جہاد و قتال کے ساتھ آئے تو وہ محمد کا مظہر ہیں جبکہ مرزا قادیانی دلائل و براہین لیکر آیا تو وہ اسم "احمد" کا مظہر ہے.

رابعاً- کسی حدیث میں نبی خاتم کا "احمد" کا مظہر ہونا ثابت نہیں.

خامساً- کسی صحابی نے آپ کے حق میں "احمد" کا نام استعمال نہیں کیا.

سادساً- آذان واقامت اور درود شریف میں "احمد" کے وارد نہ ہونے کے سبب آپ "احمد" نہیں صرف محمد ہیں.

قادیانی تصریحات اور ہمارا مناقشہ

قرآن کریم کی آیت مبارکہ کے ساتھ قادیانی کاروائی ہر قاری اور ہر ناظر پر خوب عیاں ہوگئی کہ وہ آیت قرآنی جو جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی شان مبارک میں حضرت عیسی علیہ السلام کی مبارک زبان پر قرآن کریم میں وارد ہے اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی میں وارد لفظ "احمد" کی مراد بھی متعین فرمادی کہ میں محمد ہوں اور "احمد" ہوں، قادیانیت اس کی منکر ہے اور اسی بات پر مصر ہے کہ اس کا مصداق مرزا غلام احمد قادیانی ہے.

پھر قادیانیت نے اس "احمد" کی طرف نسبت کرتے ہوئے اور مذکورہ تاویل فاسد کی بنا پر ہی اپنا نام **"احمدیت"** رکھا.

ہم کہتے ہیں کہ قادیانیت کے یہ مخفی راز خود بہت سے ابنائے ملت قادیانیت پر بھی ظاہر نہیں ہیں، اور نہ ہی عمومی انسانیت پر ظاہر ہیں بلکہ یہ تو بہت سے خواص مسلمین پر بھی عیاں نہیں ہیں.

یہی وجہ ہے کہ بہت سے اہل علم و قلم نے قادیانیت کے اپنے تسمیہ میں اس خطرناک مغالطہ کا ذکر نہیں کیا، نہ اس کا اہتمام کیا جبکہ یہ بات حق اور کھلی حقیقت ہے کہ قادیانیت کا اپنا نام **"احمدیت"** رکھنا اس کے عظیم اور خطرناک مغالطات میں سے ہے بلکہ یہ شدید منکرات میں سے ایک ہے

آیت صف کی اسلامی تفسیر

مذکورہ قادیانی تحریف کے بیان کے بعد مناسب ہوگا کہ ہم قرآن حکیم میں آیت ﴿ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ﴾ کی اسلامی تفسیر ذکر کریں.

یہ بشارت عیسوی سورہ صف کی چھٹی آیت ہے جو اس نص میں وارد ہے ﴿ وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ﴾[الصف:6]

ترجمہ: اور جب عیسی بن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل! یقینا میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلے تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد ایک رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جس کا نام "احمد" ہے.

تو یہ عام فہم اور سادہ سی بات ہے کہ وہ ایک رسول جس کی بشارت حضرت عیسی علیہ السلام نے دی اور جو ان کے بعد آنے والا ہے، جس کا نام "احمد" ہے، جو اس

آیت میں مذکورہ "احمد" کا مصداق ہے.

اس امر کو ہم خود مہبط قرآن حضرت نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک اقوال، آپ کے اُصحاب کرام کی تصریحات اور اسلام کی طویل تاریخ میں مفسرین کی تفسیرات سے جانتے ہیں.

"احمد" کے مصداق کی تعیین بزبان مہبط قرآن

یقیناً "احمد" کا وہی مصداق درست اور صحیح ہوگا جو خود مہبط قرآن کی زبانی مقرر ہوا ہے.

امام احمد نے اپنی مسند میں، ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں اور صاحب مشکاۃ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مبارک قول کو ذکر فرمایا ہے:

"سأخبركم بأول أمري،أنا دعوة إبراهيم وبشارة عيسى عليه السلام".

میں تمہیں اپنے امر کے آغاز کی خبر دوں کہ میں حضرت ابراہیم کی دعا ہوں اور حضرت عیسی کی بشارت ہوں

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت سے مرفوعاً نقل کیا ہے، آپ نے فرمایا:

"إن لي أسماء،أنا "محمد" أنا "أحمد"،وأنا الماحي الذي يمحو الله به الكفر،وأنا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي،وأنا العاقب الذي لا نبي بعده".

یقیناً میرے کئی نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں اور میں وہ ماحی
ہوں جس کے ذریعے اللہ تعالی کفر کو محو فرمائے گا، اور میں وہ حاشر ہوں
کہ لوگ میرے قدم پر جمع کیئے جائیں گے اور وہ عاقب ہوں جس کے
بعد کوئی نبی نہیں.

ابن حجر اور کرمانی بخاری کی شرح میں بیان کرتے ہیں کہ آپ کا نام "احمد" ہے جو علم ہے اور صفت سے منقول ہے.

امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کی اس روایت کو ذکر فرمایا کہ

"كان رسول الله ﷺ يسمى لنا أسماء،فقال أنا "محمد" وأنا "أحمد".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اپنے نام ذکر
فرمائے اور فرمایا کہ میں محمد ہوں اور میں "احمد" ہوں.

کنز العمال میں ہے جیسے کہ مرزا کے پیروکار نے اپنی کتاب القول الممجد فی اسم احمد میں بھی نقل کیا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"أنا دعوة إبراهيم،وكان آخر من بشّرني عيسى ابن مريم".

میں ابراہیم کی دعا ہوں اور وہ آخری شخص جس نے میری
خوشخبری دی وہ عیسی بن مریم ہیں.

ابن أبی حاتم نے عمرو بن مرۃ کی یہ روایت ذکر کی کہ :

"خمسة سموا قبل أن يكونوا (١) "محمد" ﷺ: ﴿ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ﴾[الصف: ٦]".

"(٢) ويحي عليه السلام ﴿ يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ لَمْ نَجْعَل لَّهُ مِن قَبْلُ سَمِيًّا ﴿٧﴾ ﴾[مريم:7]".

"(٣) وعيسى عليه السلام ﴿ إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﴾[آل عمران:45]".

"(٤) وإسحاق (٥) ويعقوب: ﴿ وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِن وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ ﴿٧١﴾ ﴾[هود: ٧١]".

پانچ اشخاص ایسے ہیں جن کا نام ان کی پیدائش سے پہلے ہی رکھ دیا گیا :

1- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (سورہ صف آیت نمبر ٦) میں ہے ﴿ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ﴾ ۲ - حضرت یحیی علیہ السلام (سورہ مریم آیت نمبر ۷) ﴿ يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ لَمْ نَجْعَل لَّهُ مِن قَبْلُ سَمِيًّا ﴿٧﴾ ﴾ ۳- حضرت عیسی علیہ السلام (سورہ آل عمران آیت نمبر ۴۵) ﴿ إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﴾

۴- حضرت اسحاق علیہ السلام ۵- حضرت یعقوب علیہ السلام (سورہ ہود آیت نمبر ۷۱) ﴿ وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِن وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ ﴿٧١﴾ □ ﴾

امام قرطبیؒ اللہ تعالی اپنی تفسیر میں صفحہ نمبر ١ /٨٣ پر ارشاد ربانی ﴿ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

و"أحمد" اسم نبينا ﷺ اسم عَلَم منقول من صفته لا من فعل،فمعنى "أحمد" أحمد الحامدين لربه،والأنبياء صلوات الله عليهم كلهم حامدون لله،ونبينا "أحمد" أي أكثرهم حمدًا".

احمد ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی ہے جو آپ کیلئے
علم ہے اور صفت سے منقول ہے فعل سے نہیں، سو احمد کا معنی ہے
تعریف کرنے والوں میں سے سب سے بڑھکر اپنے رب کی حمد کرنے
والا، اور تمام انبیاء علیہم السلام اللہ کی حمد کرنے والے ہیں اور ہمارے احمد
ہیں جو ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالی کی حمد کرنے والے ہیں.

علامہ آلوسی نے اپنی تفسیر (٢٨٠/١٤) میں لفظ "احمد" کے متعلق لکھا ہے کہ

هذا الاسم الجليل عَلَم لنبينا محمد ﷺ،وعليه قول حسان:
" صلى الإله ومن يحفّ بعرشه = والطيبون على المبارك أحمد".

یہ جلیل القدر نام ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت محمد کا
علم ہے اور اسی پر حضرت حسان کا یہ قول ہے
ذات باری تعالی اور جو ان کے عرش کے گرد ہیں اور طیب لوگ
ہیں سبھی بابرکت "احمد" پر درود بھیجتے ہیں.

فتح المنان میں لفظ "احمد" کی تفسیر میں لکھا ہے

"وهو عَلَم منقول من الصفة،وهي تحتمل أن تكون مبالغة من الفاعل،فيكون معناها أنه أكثر حمدًا لله من غيره".

یہ علم ہے جو صفت سے منقول ہے،اس میں یہ احتمال ہے کہ یہ اسم
فاعل سے برائے مبالغہ ہو تو اس کا معنیٰ ہوگا،اللہ کی حمد دیگر سے زیادہ
کرنے والا.

امام کرخی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

"إنه إنما خصه بالذكر لأنه في الإنجيل مسمى بهذا الاسم،ولأنه
في السماء "أحمد"،فذكر باسمه السماوي لأنه أحمد الناس لربه
لأن حمده لربه بما يفتح الله عليه يوم القيامة من المحامد قبل
شفاعته لأمته سابق على حمدهم له تعالى ".

یقیناً اس نے خصوصی طور پر اس کا ذکر کیا کہ انجیل میں ان کا یہی
نام ہے،اور وہ آسمان میں احمد تو اس نے انہیں ان کے آسمانی نام سے
یاد کیا کہ وہ اپنے رب کی سب سے زیادہ حمد کرنے والے ہیں، کیونکہ
آپ کا اپنے رب کی روز قیامت اپنی امت کی شفاعت سے اس انداز سے
حمد کرنا جیسے کہ رب تعالی آپ پر کھولے گا وہ سب کی حمد سے سبقت
لے جانے والی ہوگی.

ہم کہتے ہیں:

ہم نے قادیانیت کی طرف سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآنی "احمد" کا مصداق نہ ہونے کے بارے میں اولاً جو کچھ قادیانی مراجع سے جو ذکر کیا پھر اسلامی مراجع سے اس باب میں جو نقل کیا ہے، یہ قادیانیت کے اس مغالطہ کو کہ قرآنی آیت میں وارد "احمد" کا مصداق نبی کریم نہیں ہیں بلکہ مرزا غلام احمد ہے یکسر کافور کر دیتا ہے. فالحمد للہ علی ذلک.

چوتھ قادیانی مغالطہ

جب "احمد" بطور نام اصحاب رسول کے کلام میں وارد نہیں نہ ان کے استعمال میں آیا ہے تو کس طرح اس کا مصداق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو سکتے ہیں؟

ازالہ مغالطہ

اس قادیانی مغالطہ کے ردّ میں ہم کہتے ہیں:

یہ قادیانیت کا کذب صریح ہے، بعینہ اسی طرح جیسے اس کا یہ قول کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام "احمد" کسی حدیث میں نہیں آیا.

اب ہم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کلام میں سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے "احمد" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بطور نام کے ذکر کیا ہے.

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ شاعر رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"صلى الإله ومن يحف بعرشه والطيبون على المبارك أحمد

الہ برحق اور اس کے عرش کو جو گھیرے ہوئے ہیں نیز تمام
طیبین مبارک "احمد" پر درود بھیجتے ہیں

نیز وہ فرماتے ہیں:

متى يبد في الليل البهيم جبينه يلح مثل مصباح الدجى المتوقد
فمن كان أو من ذا يكون كأحمد نظاما لحق أو نكالا لملحد

جب تاریک رات میں اس کی پیشانی ظاہر ہو تو وہ رات چراغ کی
طرح چمکتی ہے

حق کو مستحکم کرنے اور ملحد کو عبرت بنانے میں "احمد" جیسا نہ ہوا نہ ہو گا

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

غداة أجابت بأسيافها جميعاً بنو الأوس والخزرج
وأشياع أحمد إذ شايعوا على الحق ذي النور والمنهج

جس صبح تمام اوس و خزرج نے اپنی اپنی تلواریں سنبھال لیں، اور "احمد" کے اتباع (مہاجرین) نے ایسا ہی کیا/ وہ اس حق پر جو نور والا اور نجات دینے والا ہے ، چلنے والے تھے.

وہ مزید فرماتے ہیں:

ونحن وردنا خيبراً وفروضه بكل فتىً عاري الأشاجع مذود
يرى القتل مدحاً إن أصاب شهادةً من الله يرجوها وفوز بأحمدِ

اور ہم خیبر اور اس کے قلعوں تک پہنچے تو ہمارا ہر جوان پھر پتلا اور احتیاط سے اڑنے والا، ایسا تھا کہ جو قتل کو مدح اور اللہ کی طرف شہادت جانتا جس کی وہ آرزو رکھتا اور احمد کے ساتھ کامیابی سمجھتا

اور حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

يا شاهد الخير عليّ فاشهد إني على دين النبي أحمد

اے خیر کے گواہ! تو گواہ رہنا کہ میں "احمد" نبی کے دین پر ہوں.

اور سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء دختر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

صبّت عليّ مصائب لو أنها صبّت على الأيام صرن لياليا
ماذا على من شم تربة أحمد أن لا يشم مدى الزمان غواليا

مجھ پر ایسے مصائب ٹوٹے کہ اگر وہ مصائب دن پر پڑتے تو راتیں
بن جاتے، جو کوئی احمد کی قبر سونگھ لے، تمام عمر اسے دیگر خوشبو سونگھنے
کی ضرورت نہیں.

صحابہ کرام کے اقوال سے مزین ان تمام حوالہ جات سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ "احمد" کا اسم مبارک ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نظم ونثر میں صحابہ کرام کے ہاں معروف تھا اور اس کا استعمال کثرت سے ہمیشہ مسلم عوام وخواص میں رہا ہے اور موجود ہے، آپ کے نام کے استعمال میں محمد مصطفی اور احمد مجتبی زبانِ زدعام اور معروف ہے.

ان تصریحات نے قادیانیت کے اس مغالطہ کا قلع قمع کر دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک "احمد" کا استعمال صحابہ کرام کے ہاں معروف نہ تھا.

پانچواں مغالطہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام صرف "محمد" ہے، اسی لئے اذان واقامت اور درود شریف میں اس کا ذکر موجود ہے، اگر آپ کا نام احمد ہوتا تو ان اہم مقامات میں اس کا ذکر ضرور ہوتا.

اس مغالطہ کا ازالہ

جب ہم نے سابقہ حوالوں میں یہ ثابت کر دیا کہ "محمد" اور "احمد" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی نام ہیں تو کسی ایک نام کے کثرت استعمال کی وجہ سے اسے ذاتی کہنا اور دوسرے کو قلت استعمال کی وجہ سے ذاتی نہ قرار دینا یہ ہر گز درست نہیں

ہے. کیونکہ جب ایک حقیقت ادلہ و براہین سے ثابت ہو جائے تو پھر حیلوں بہانوں اور دجل سے اس کا خلاف ثابت نہ ہوگا. یہ بھی وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمین میں نام "محمد" ہے کہ وہ محمودین میں محمد ہیں، اور ان کا آسمان میں نام "احمد" ہے کہ وہ حامدین میں سے سب سے زیادہ حمد کرنے والے ہیں، پھر ذاتی نام تو علم ہی ہوتا ہے، وہ استعمال میں چاہے قلیل ہو یا کثیر.

اللہ تعالی کے کلام مجید کا مشہور نام تو قرآن کریم ہے مگر اس کے ناموں میں سے فرقان بھی ہے، ذکر بھی اور تذکرہ بھی، تو لفظ قرآن کے کثرت استعمال کی وجہ سے اس کے بقیہ دوسرے ناموں کی نفی لازم نہیں آتی، بلکہ سبھی اس کے اسمائے ذاتیہ ہیں.

اسی طرح لوگوں میں ابوہریرہ اور صدیق دونوں کنیتیں مشہور ہیں، تو ان کنیتوں کی شہرت کی وجہ سے ان حضرات کے علم اور ذاتی ناموں کی نفی لازم نہیں آتی.

چھٹا مغالطہ

آیت مبارکہ ﴿ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ﴾[الصف: 6]. میں اس امر کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ "احمد" کا مصداق نبی کریم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں.

مغالطے کا ازالہ

ہم کہتے ہیں کہ اس آیت کی تفسیر میں خود مہبط قرآن کی تفسیر پھر مفسرین قرآن کریم اور شراح حدیث نے جو نقل فرمایا ہے، نیز پانچویں مغالطہ کے ردّ میں ہم نے جو ذکر کیا ہے، وہ قادیانیت کے اس واہی زعم کے ردّ کیلئے کافی ہے.

حاصل کلام

یہاں تک اس حقیقت کی توضاحت ہوچکی ہے کہ قادیانیت کا اپنا نام "احمدیت" رکھنا، یہ یقیناً اس کی اس شخص کی طرف نسبت ہے جس کا علَم اور ذاتی نام "احمد" ہے جبکہ قادیانیت کے بانی اور مؤسس کا ذاتی نام تو "غلام احمد" ہے.

اب قادیانی کاروائی کا خلاصہ ترتیب سے اس طرح ہے:

اولاً- اپنے بانی کا ذاتی نام "غلام احمد" سے تبدیل کرکے "احمد" بنادیا.

ثانیاً- اس کاروائی کا خام مواد خود قادیانیت کے بانی نے سابقاً مہیا کردیا تھا کہ اس نے اپنے الہامات کو "غلام احمد" کے بجائے "احمد" کے نام سے ایجاد کرلیا.

ثالثاً- بانی کے بیٹے نے باپ کے باطل نظریہ دو بعثتوں کو تطبیق دیتے ہوئے "احمد" کا مصداق ظلی طور پر اپنے والد "غلام احمد" کو بنالیا.

رابعاً- قادیانیت اپنے نقطہ نظر میں آخری حد تک پہنچ گئی کہ اس نے اس بات کا بھی انکار کردیا کہ "احمد" کا مصداق جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو سکتے ہیں، اس نے "احمد" کا مصداق صرف مرزا غلام احمد قادیانی ہی کو متعین کردیا.

ایک دوسری جہت سے تامل

جب قادیانیت جناب محمد رسول اللہ کے "احمد" کا مصداق ہونے کی منکر ہے اور یہ کہتی ہے کہ یہ اس کے بانی کا ذاتی نام ہے اور امر واقعی یہ ہے کہ اس کا نام "احمد" نہیں بلکہ "غلام احمد" ہے تو اس کی اپنے بانی کی طرف نسبت سے کیسے "احمدیت" ہو سکتا ہے؟

حق یہی ہے کہ اس نسبت کا تو منسوب الیہ کوئی نہیں، اس کے نزدیک "احمد" نبی خاتم نہیں اور اس کے بانی کا نام غلام احمد ہے (احمد نہیں)

آیئے اس ضمن میں قادیانی کاروائی پر ایک نظر ڈالتے ہیں

أ- قادیانیت نے اپنے بانی کے نام کا پہلا لفظ "غلام" حذف کر دیا اور اسے بجائے "غلام احمد" کے "احمد" بنا دیا اور وہ ابن مرزا غلام مرتضی ہے، ابن عبد اللہ بن عبد المطلب نہیں.

ب- قادیانیت نے اپنے باطل نقطہ نظر (ظل و بروز) کے تحت "مرزا غلام احمد" کو "احمد" کا ظلی طور پر مصداق قرار دیا اور مرزا غلام احمد بن مرزا غلام مرتضی قادیانیت کے ہاں بروز "احمد" ہے پھر اس نے حضرت نبی خاتم جو احمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں ان کے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے مابین برابری کا ناحق قول کیا.

اس پر ہم کہتے ہیں کہ یوں تو "احمدیت" کا تسمیہ مندرجہ وجوہ سے باطل ہے :

اولاً: یہ لغت میں نسبت کے ضوابط کے خلاف ہے کہ "غلام احمد" کی طرف منسوب جماعت کا نام "احمدیت" ہو.

ثانیاً: یہ تسمیہ شریعت اسلامیہ کے بھی خلاف ہے کیونکہ ہماری شریعت جس

میں "غلام احمد" ، "احمد "نہیں ہو سکتا تو اس کی جماعت کو احمدی جماعت کہا جائے ہر گز درست نہیں کیونکہ "ظل و بروز "کا نظریہ ہماری شریعت اور دین اسلام میں نہیں ہے.

لہذا قادیانی کے تسمیہ کے باب میں مغالطہ کے بارے میں ہماری رائے میں اہل علم کی مندرجہ ذیل اہم شرعی ذمہ داریاں ہیں:

أ- قادیانیت کے اپنا نام "احمدیت "رکھنے میں قادیانی کاروائی کو واشگاف کریں.

ب-وہ آیت قرآنی جس میں بشارت عیسوی میں "احمد "نام نامی وارد ہوا ہے، اس کی تفسیر کا خوب افصاح وبیان کریں.

ج-امت مسلمہ کی قادیانیت کے تسمیہ "احمدیت " کے مغالطہ سے خوب آگہی کریں.

کیونکہ الحاد فی آیات اللہ کی تاریخ میں یہ منکر ترین تحریف اور خطرناک ترین مغالطہ ہے.

عبرت ونصیحت کا مقام

ہمیں اللہ ذو الجلال والاکرام کی رحمت سے پوری امید ہے کہ اگر ابنائے ملت قادیانیت بنظر غائر بلا کسی تعصب کے ہمارے اس مقالہ کا مطالعہ کریں گے جو ہم نے قادیانیت کے اپنا نام "احمدیت "رکھنے پر ترتیب دیا ہے اور اس تسمیہ کے لغت کے خلاف ہونے اور اللہ کی اس آیت میں الحاد کرنے کی وضاحت کی ہے

جس میں بشارت عیسوی کے ساتھ ساتھ ایک رسول کا ذکر ہے ، جس کا نام "احمد" کی بھی تصریح ہے اور یہ آیت نبی خاتم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے ، ساتھ ہی قادیانی زعماء کی کاروائی کو بیان کیا ہے جس میں اگر ابنائے قادیانیت تامل کریں گے تو ان میں سے بہت سے وہ حضرات جو ان حقائق سے بے خبر تھے یقیناً وہ قادیانیت سے برئ الذمہ ہو جائیں گے اور باری تعالیٰ ان پر راہ راست تک پہنچنا ان شاء اللہ آسان فرمادیں گے .

ہماری اس بحث میں اگر اہل اسلام تامل کریں گے تو ان پر بھی قادیانیت کے اپنا نام "احمدیت" رکھنے کی خطرناکی واضح ہو جائے گی .

اور اگر اہل علم اور ہمارے طلبہ اور امت مسلمہ کے دیگر ارباب حل وعقد اور ہماری امت مسلمہ کے حکومتی ذمہ داران اس میں غور کریں تو انہیں یہ مبارک تامل ضرور بضرور خواب غفلت سے بیدار کردے گا، اور انہیں اس تلبیس عظیم کے مقابلہ میں اپنی ذمہ داری کی ادائیگی کیلئے کمربستہ کردے گا-(ان شاء اللہ)-

هذا وصلى الله وسلم على النبي الخاتم ﷺ وعلى آله وصحبه أجمعين.

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

از سلسلہ "دین بھلائی ہے"

مغالطات

تیسرا مغالطہ بعنوان:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی دو بعثتوں کا
قادیانی مغالطہ

تیسرے مغالطے کا خلاصہ

1. آیت کریمہ، جس سے قادیانیت نے حضرت خاتم النبیین کی دو بعثتوں کے نظریہ پر استدلال کیا.
2. مرزا کا اس نظریہ کے منکرین کی تکفیر کرنا.
3. قادیانیت کی طرف سے "دو بعثتوں" کے باطل نظریہ کیلئے وجہ جواز کی تلاش.
4. حضرت نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک شخصیت اور مرزا غلام احمد قادیانی (مدعی نبوت کاذبہ) کے مابین قادیانیت کی اپنے عوام کیلئے برابری کی ناکام سعی.
5. قادیانی تدریج، دربیان تفوق مرزا غلام احمد قادیانی بر حضرت نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم (العیاذ باللہ).

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد الرسل وخاتم النبيين، وعلى آله، وصحبه أجمعين، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، وبعد! .....

{فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم}

{بسم الله الرحمن الرحيم}.

يقول الله عزّ وجل: ﴿وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا۟ بِهِمْ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ۝٣﴾ [الجمعة: ٣]. صدق الله العظيم، وصدق رسوله النبي الكريم.

ہمارے اس مبارک سلسلہ دین بھلائی ہے کے باب مغالطات میں سے یہ تیسرا مغالطہ ہے جس کا عنوان ہے **"حضرت نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا قادیانی مغالطہ"**

قادیانیت کے معروف مغالطات میں سے ایک انتہائی خطرناک مغالطہ حضرت نبی خاتم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا خود ساختہ قادیانی نظریہ ہے.

دو بعثتوں کا یہ نظریہ مندرجہ ذیل سے عبارت ہے:

- جناب محمد رسول اللہ کی پہلی بعثت تو اولین میں ان کی اصل صورت میں ہے.

◂ جناب محمد رسول اللہ کی دوسری بعثت آخرین میں ان کی ظلّی اور بروزی بعثت (معاذاللہ) مرزا غلام احمد قادیانی کی صورت میں ہے.

قادیانی مغالطہ اور اس کیلئے اس کا اسلوب استدلال

مرزا غلام احمد قادیانی خطبہ الہامیہ مندرج در روحانی خزائن ص 16/270 پر رقمطراز ہے:

"واعلم أن نبينا صلى الله عليه وسلم كما بُعث في الألف الخامس، كذلك بُعث في آخر الألف السادس باتخاذه بروز المسيح الموعود، وذلك ثابت بنص القرآن، فلا سبيل إلى الجحود، ولا ينكره إلاّ الذي كان من العمين".

اردو ترجمہ:

تم جان لو کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے اسی طرح مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کر کے وہ چھٹے ہزار کے آخر میں بھی مبعوث ہوئے اور یہ قرآنی نص سے ثابت ہے، اس کا انکار کسی طرح ممکن نہیں، اور اس کا منکر صرف کوئی اندھا ہی ہو سکتا ہے

خطبہ الہامیہ مندرج در روحانی خزائن ص 182 مندرج در روحانی خزائن 16/271 میں مرزا غلام احمد قادیانی بزبان عربی کہتا ہے:

"ومن أنكر أن بعث النبي عليه السلام يتعلق بالألف السادس كتعلقه بالألف الخامس، فقد أنكر الحق ونص الفرقان، وصار من الظالمين".

اردو ترجمہ:

اور جس شخص نے نبی علیہ السلام کی چھٹے ہزار میں بعثت کا انکار کیا
جیسے کہ ان کی بعثت پانچویں ہزار سے متعلق ہے تو اس نے حق اور
فرقان کی نص کا انکار کیا اور ظالموں میں سے ہو گیا

اسی خطبہ کے اندر وہ مزید کہتا ہے:

"ألا! تفكرون في آية "وآخرين منهم".

اردو ترجمہ:

کیا تم آیت (وآخرين منهم) میں غور نہیں کرتے؟

نیز وہ لکھتا ہے:

"میں بار بار بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت وآخرين منهم
بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں".

نیز مرزا غلام احمد قادیانی "ایک غلطی کا ازالہ "ص 8 مندرج در روحانی خزائن 18/212 میں لکھتا ہے:

بروزی طور پر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں، اور بروزی
رنگ میں تمام کمالات محمدیہ میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں، تو پھر
کون الگ انسان ہوا، جس نے علیحدہ طور پر دعوی کیا؟

قادیانیت کی طرف سے نظریہ بروز کیلئے وجہ جواز کی تلاش

قادیانیت نے اپنے خود ساختہ باطل نظریہ بروز کیلئے جو وجہ جواز پیش کی ہے اس

کایوں مطالعہ کیا جاسکتا ہے

مرزا غلام احمد قادیانی تحفہ گولڑویہ ص 177 مندرج در روحانی خزائن 17/263میں رقمطراز ہے:

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا فرضِ منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بوجہ عدم وسائل اشاعت غیر ممکن تھا، اس لیے قرآن شریف کی آیت ﴿ وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُواْ بِهِمْ ﴾ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ثانی کا وعدہ کیا گیا ہے، اس وعدہ کی ضرورت اسی وجہ سے پیدا ہوئی تاکہ دوسرا فرض منصبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی تکمیل اشاعت ہدایت دین جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہیے تھا، اس وقت بباعث عدم وسائل پورا نہ ہوا، سو اس فرض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آمدِ ثانی سے جو بروزی رنگ میں تھی، ایسے زمانہ میں پورا کیا، جبکہ زمین کی تمام قوموں تک اسلام پہنچانے کے لیے وسائل پیدا ہو گئے تھے".

قادیانیت کے وجہ استدلال پر ہمارا مناقشہ

ہم کہتے ہیں کہ قادیانیت کا نظریہ بروز کیلئے مذکورہ وجہ پیش کرنا، کسی بھی شرعی دلیل پر مبنی نہیں.

اولاً: کتاب اللہ، قرآن کریم میں کسی آیت میں یا سنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں کسی حدیث میں اس کا صراحۃ کنایۃ یا اشارۃ ہرگز ہرگز ذکر نہیں ہے کہ اللہ

تعالی آپ کی بعثت ثانی فرمائیں گے.

یہ مرزا غلام احمد قادیانی دو بعثتوں کے نظریہ کے موجد کا اپنا فاسد خیال ہے، جس کیلئے اس نے باطل وجہ استدلال کو اختیار کیا ہے، اس نے امت مسلمہ کے اس اجماعی عقیدہ "کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تا قیامت کیلئے ہے" کے برخلاف اپنا خود ساختہ عقیدہ وضع کیا اور آپ کی بعثت عامہ جو اولین وآخرین کیلئے ہے، اسے صرف اولین کیلئے کہا کہ وہ آخرین کیلئے نہیں ہے، حالانکہ پوری امت مسلمہ کا عقیدہ ہے کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم رحمت للعالمین ہیں، وہ تمام انسانیت کیلئے تا قیامت مبعوث ہوئے ہیں جن کی بعثت کے بعد کسی دیگر کی ظلی یا بروزی کسی قسم کی بعثت کی انسانیت کو حاجت ہی نہیں ہے.

ثانیاً - رہا آپ کا وظیفہ نبوت ورسالت کی تکمیل تو آپ نے اس کا پورا حق ادا کر دیا اور آپ کے بعد آپ کے اصحاب نے، پھر ان کے بعد تابعین نے، پھر ان کے اتباع تابعین اور وارثان انبیاء علمائے امت ہر دور میں وہی وظیفہ نبوت ادا کرتے رہے اور کرتے رہیں گے، وارثان نبوت کا یہ عمل بلا کسی نقص اور تقصیر کے حضرت نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے سلسلہ دعوت اور وظیفہ نبوت کی ادائیگی کا مبارک اور سنہری سلسلہ ہے.

نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی دیگر کی بعثت کی دین اسلام، امت مسلمہ اور دیگر انسانیت کو ضرورت ہی نہیں ہے.

یقیناً یہ مرزا قادیانی کا خود کا گمان باطل اور وہم فاسد ہے کہ آنحضرت (معاذاللہ)

وظیفہ نبوت کی تکمیل نہ کرسکے، اب اپنے اس باطل اور فاسد وہم پر جس نظریہ کی مرزا قادیانی نے بنا کی وہ بھی یقیناً باطل اور فاسد ہے، لہذا دو بعثتوں کا قول یہ ایک غیر شرعی منکر جسارت کے سوا کچھ نہیں جو کہ قرآن وسنت کی نصوص اور سلف وخلف علمائے امت اور امت مسلمہ کے اجماعی عقیدے کے کھلم کھلا خلاف نظریہ ہے اور یہ مرزا قادیانی کا خود ساختہ ہے، اس کا شرعی نصوص سے ہر گز کوئی تعلق نہیں ہے؟

مرزا غلام احمد کا بیٹا کلمۃ الفصل ص 158 میں دو بعثتوں کے اسی مغالطہ کے بارے میں لکھتا ہے:

"حضرت مسیح موعود کے آنے سے ایک فرق ضرور پیدا ہو گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ مسیح موعود کی بعثت سے پہلے تو "محمد رسول اللہ" کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گذرے ہوئے انبیاء شامل تھے، مگر مسیح موعود کی بعثت کے بعد "محمد رسول اللہ" کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہو گئی"

وہ کلمۃ الفصل ص104 اور ریویو آف ویلیجس صادر مارچ 1915 میں لکھتا ہے:

"اور حدیث میں آیا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسیح موعود میری قبر میں دفن کیا جائے گا، جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں، اور بروزی طور پر مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے، بلکہ وہ وہی ہے اور بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا،... تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے، کہ قادیان میں اللہ تعالی نے پھر محمد صلی اللہ علیہ سلم کو اتارا؟".

ابن مرزا کی غیر شرعی کاروائی کا شرعی حکم

ابن مرزا اور قادیانی زعیم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کذب بیانی کرتے ہوئے (معاذاللہ) انہیں دو بعثتوں کے باطل نظریہ کا موجد قرار دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسے امر کی نسبت کی جو آپ نے نہیں فرمایا. اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مبارک قول میں کہ "حضرت مسیح بن مریم آپ کے ساتھ مدینہ منورہ میں دفن ہوں گے" اس میں ابن مرزا نے جو کیا :

اولاً— یہ قول نبوی میں کھلی تحریف ہے .

ثانیاً-اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مرزا قادیانی کے مابین وحدت الوجود کا قول کیا ہے .

ثالثاً-اس نے اپنے والد کے ہندوستانی قصبہ قادیان میں پیدا ہونے کو حضرت نبی خاتم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دنیا میں آمدِ ثانی کہا.

ہم کہتے ہیں کہ ایسی کاروائی یہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کے باطل نظریہ ہی کے برے آثار ہیں، لہذا یہ نظریہ یقیناً قادیانیت کے خطرناک مغالطات میں سے ہے.

بدترین جسارت

قادیانیت نے اپنے اسی نظریہ کے تحت سید المرسلین حضرت خاتم النبیین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کے مابین مساوات کا قول کیا ہے، اس کی مثال ملاحظہ ہو:

قادیانی شاعر اکمل کا منظوم کلام جریدہ الفصل 28 مئی 1922 میں یوں درج ہے:

"صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک"
"کہ جس میں وہ بدر الدجی بن کے آیا"
"محمد پے چارہ سازی امت"
"اب احمد مجتبی بن کے آیا"
"حقیقت کھلی بعثتِ ثانی کی ہم پر"
"کہ جب مصطفی مرزا بن کے آیا"

نیز اس کا منظوم کلام الفضل بتاریخ 6 اکتوبر 1922 میں یوں درج ہے:

"اے میرے پیارے میری جان رسول قدنی"
"تیرے صدقے تیرے قربان رسول قدنی"
"پہلی بعثت میں "محمد" ہے تو اب "احمد""
"تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی"

اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ:

اولاً - قادیانیت نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی خاتم اور مدعی

نبوت کاذبہ مرزا غلام احمد کے مابین مساوات ثابت کرنے کا باطل قول ہے۔

ثانیاً- قادیانیت نے مرزا کے منکرین کی ایسی ہی تکفیر کی ہے جیسے کہ اہل اسلام جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکرین کی کرتے ہیں۔

ثالثاً- قادیانیت نے مرزا کے رفقاء کیلئے بھی وہی لقب اور مقام ثابت کیا جو اہل اسلام اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین کیلئے کرتے ہیں۔

مذکورہ جملہ کاروائی اس امر کی کھلی دلیل ہے کہ اہل اسلام کے کلمہ "لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ" اور قادیانیت کے قول "لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ" ہر دو کی مراد میں کھلم کھلا فرق ہے۔

مرزا کے خطبہ الہامیہ مندرج روحانی خزائن 258-16/259 کی عربی نص یوں ہے:

"وأنزل الله عليّ فيض هذا الرسول، فأتمه وأكمله، وجذب إليّ لطفه وجوده، حتى صار وجودي وجوده، فمن دخل في جماعتي دخل في صحابة سيد المرسلين، وهذا هو معنى ﴿ وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُواْ بِهِمْۚ ﴾، كما لا يخفى على المتدبرين، فمن فرّق بيني وبين المصطفى، فما عرفني وما رأى".

"اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا، اور اس کو تمام فرمایا اور کامل فرمایا، اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا، یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا، پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا، درحقیقت وہ میرے سردار کے صحابہ میں داخل

ہوا، اور یہی معنی ﴿ وَءَاخَرِينَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُواْ بِهِمۡۚ ﴾ کے الفاظ کے
بھی ہیں، جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں، اور جو شخص مجھ میں اور
مصطفی میں فرق کرتا ہے، اس نے مجھ کو پہنچانا نہیں اور نہ ہی دیکھا".

قادیانیت منکرین مرزا قادیانی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر گردانتی ہے، وہ ریویو آف رلیجز صفحہ ۱۰۵ پر لکھتے ہیں:

"جس نے مسیح موعود کا انکار کیا اس نے مسیح موعود کا انکار نہیں کیا بلکہ اس نے اس کا انکار کیا جس کی بعثت ثانی کے وعدہ کو پورا کرنے کیلئے مسیح موعود مبعوث کیا گیا"

پھر برابری سے تفوق کی طرف

قادیانیت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مرزا قادیانی کے مابین برابری کے مرحلہ سے تجاوز کرتے ہوئے اپنے متنبی کیلئے درجہ تفوق کی یوں مدعی ہوئی کہ اس نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو "ہلال" (نامکمل چاند) اور مرزا قادیانی کو "بدر" (چودھویں کا چاند) قرار دیا.

پھر مرزا کے منکرین کی تکفیر تو اس کے ہاں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکرین کی تکفیر سے زیادہ بدتر ہے.

قادیانیت نے دو بعثتوں کے مغالطہ کی وجہ سے ہی اصل اور بروز یعنی بعثت اولی والے ا" صل "اور بعثت ثانیہ والے "ظل و بروز" میں اولاً تو عینیت کا دعوی کیا کہ دونوں کو وجود واحد کہا، جن میں کوئی ثنائیت یا دوئیت نہیں، پھر اس نے مرزا قادیانی کے تفوق کا یوں اظہار کیا.

خطبہ الہامیہ ص 171 مندرج در روحانی خزائن 16/266 میں عربی نص ملاحظہ ہو:

"فكذلك طلعت روحانية نبينا صلى الله عليه وسلم في الألف الخامس بإجمال صفاتها، وما كان ذلك الزمان منتهي ترقّياتها، بل كانت قدمًا أولى لمعارج كمالاتها".

اردو ترجمہ:

"اسی طرح ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا، اور وہ زمانہ اُس روحانیت کی ترقیات کی انتہا کا نہ تھا، بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے پہلا قدم تھا".

خطبہ الہامیہ ص 171 مندرج در روحانی خزائن 16/266 پر مزید رقمطراز ہے:

"بل الحق أن روحانيته عليه السلام كانت في آخر الألف السادس أعني في هذه الأيام أشد وأقوى وأكمل من تلك الأعوام، بل كالبدر التام".

اردو ترجمہ:

"بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اِن دنوں میں بہ نسبت اُن سالوں کے اقوی اور اکمل اور اشد ہے، بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے".

خود مرزا غلام احمد قادیانی اپنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان موازنہ خطبہ الہامیہ مندرج در روحانی خزائن ص 16/275 میں بزبان عربی یوں

کرتا ہے:

"وكان الإسلام بدأ كالهلال، وكان قُدّر أنه سيكون بدرًا في آخر الزمان والمآل، بإذن الله ذي الجلال".

اردو ترجمہ:

"اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا، اور مقدر تھا کہ وہ آخری زمانہ میں اور انجام کار کے طور پر اللہ ذوالجلال کے حکم سے بدر ہو جائے".

مرزا قادیانی نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنی فتوحات کے مابین مقارنہ کرتے ہوئے بزبان عربی خزائن روحانیہ ص16/288 پر یوں لکھتا ہے:

"وقد مضى وقت فتح مبين في زمن نبينا المصطفى، وبقي فتحٌ آخر، وهو أعظم وأكبر وأظهر من غلبة أولى، وقُدّر أن وقته وقت المسيح الموعود".

اردو ترجمہ:

"اور فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گزر گیا، اور دوسری فتح باقی ہے جو کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے، اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا وقت ہو".

قادیانیت کے ہاں دو بعثتوں کے باطل نظریہ کا نقشہ

قادیانیت کے بانی اور زعماء نے دو بعثتوں کے باطل نظریہ کا جو دو مرحلوں میں نقشہ پیش کیا ہے (العیاذ باللہ) وہ یوں ہے:

پہلا مرحلہ: پہلی بعثت والے اور دوسری بعثت والے دونوں میں مساوات اور برابری ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مرزا غلام احمد قادیانی میں عدم ثنائیت ہے (یعنی ان میں کوئی دوئی نہیں).

دوسرا مرحلہ: مرزا غلام احمد قادیانی حضرت نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم پر (معاذ اللہ) متوفق اور بڑھکر ہے، قادیانیت کی اس ہرزہ سرائی کو یوں سمجھیں:

پہلا مرحلہ بروزاور اصل میں مساوات

پہلی بعثت	دوسری بعثت
محمد رسول اللہ کی بعثت اولین میں	غلام احمد کی صورت میں دوسری بعثت آخرین میں
اصل	بروز
اولین مین بعثت	آخرین میں بعثت
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	"احمد" یعنی مرزا غلام احمد قادیانی
اصل کا وجود	غلام کا وجود اصل ہی کا وجود ہے
اصحاب محمد	جماعتِ مرزا
وہ مصطفی ہیں	مرزا مصطفی ہو گیا
رسول مدنی	رسول قدنی

آپ پر قرآن کا نزول ہوا	مرزا پر قرآن کا نزول ہوا
آپ کا مخصوص مقام و منزلت	مرزا کی شان و مرتبت آپ جیسی
محمد کے منکر کافر	مرزا کے منکر کافر

دوسرا مرحلہ: بروز کا اصل پر تفوق

پہلی بعثت	دوسری بعثت
محمد رسول اللہ کی بعثت اولین میں	غلام احمد کی صورت میں دوسری بعثت آخرین میں
اصل	بروز
نامکمل چاند	مکمل چاند
صاحب فتح مبین	صاحب فتح اظہر واکمل
وظیفہ رسالت نامکمل	مکمل کر دیا
روحانی شان ہے	روحانیت میں، زیادہ قوی، زیادہ کامل اور زیادہ تمام ہے

اصل و بروز کے مابین مساوات والے مرحلے کے ابنائے قادیانیت پر غلط اثرات

قادیانی مراجع میں دو بعثتوں کے باطل نظریہ کے جو غلط اثرات سامنے آتے ہیں وہ کچھ اس طرح ہیں:

- مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت کاذبہ تو بدر الدجی بن بیٹھا جبکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلال ہی رہے (معاذ اللہ)
- مرزا غلام احمد کا ادعاء نبوت کاذبہ قادیانیت کے ہاں بعینہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ آنا ہے (معاذ اللہ).
- مرزا غلام احمد قادیانی (معاذ اللہ) احمد مجتبی ہو گیا.
- حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم (معاذ اللہ) اپنی دوسری بعثت میں مرزا غلام احمد قادیانی ہو گئے.
- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا
- مرزا غلام احمد قادیانی پر قرآن نازل ہوا (معاذ اللہ)
- حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور غلام احمد قادیانی میں مقام و منزلت میں (معاذ اللہ) کوئی فرق نہیں رہا، دونوں میں وحدت ہو گئی اگرچہ لفظوں میں وہ دو ہیں.

یہاں تک تو قادیانیت نے اصل و ظلّ میں وحدت کی بات کی، پھر اس سے آگے

کا مرحلہ:

دوسرا مرحلہ، اس کا قادیانیت پر اثر

◀ مرزا غلام احمد قادیانی (معاذ اللہ) روحانیت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ طاقتور، زیادہ کامل اور زیادہ تمام اور بڑھکر ہو گیا.

دو بعثتوں کے قادیانی باطل نظریہ کے انتہائی مہلک اثرات

قادیانی دو بعثت کا باطل نظریہ ابنائے قادیانیت کو مندرجہ ذیل کا پابند بناتا ہے:

١-وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعوی جات کے سامنے سر تسلیم خم کرتے جائیں.

٢-وہ اصول دین اور فروع میں مرزا کی تحریفات کو تجدیدات سمجھ کر مانتے چلے جائیں.

٣-وہ ان باطل نظریات کا دفاع کریں.

٤-نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم، یا دیگر اسلامی عظیم شخصیات، چاہے وہ رسول ہوں یا نبی یا امت مسلمہ کی عظیم ہستیاں، ان کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی کے مقولات کی تاویلات کرتے رہیں.

٥-یہی وہ فاسد عقیدہ اور باطل نظریہ ہے جس نے ابنائے ملت قادیانیت کو عقل و منطق سے سوچنے سے دور رکھا اور وہ اس باطل نظریہ کے خلاف نصوص کتاب وسنت میں بھی ذرہ تأمل نہیں کرتے کہ تعصب سے چھٹکارا پائیں اور حق کو جان

سکیں.

اس باطل نظریہ کاازالہ کیوں ضروری ہے؟

ہم سمجھتے ہیں کہ قادیانی دو بعثتوں کا نظریہ ایک غیر آسمانی، غیر انسانی اور غیر شرعی تصور ہے.

یہ من گھڑت نظریہ ہے جس کا موجد بانئ قادیانیت ہے اور اس سے اس کی غرض نبوت ربانی اور من گھڑت نبوت کے مابین خلط کرنا ہے، اس نظریہ کے موجد نے اللہ تعالی پر افتراء پرداری کی کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دو بعثتوں کا وعدہ فرمایا، پھر مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء پردازی کرتا ہے کہ وہ اس تصور کے موجد ہیں.

یقیناً قادیانیت کا اس نظریہ کو ایجاد کرنا اور لوگوں میں اس کی ترویج واشاعت کرنا اور اس کی نسبت اللہ تعالی اور اس کے رسول کی طرف کرنا ایک بدترین قادیانی صناعت ہے جو شخص بھی اس تصور کے متعلق قادیانی مراجع کا مطالعہ کرتا ہے اسے واضح نظر آتا ہے کہ اس تصور کے ایجاد میں موجد کی محض اپنی من گھڑت عبارات ہیں اور فاسد تاویلات ہیں جنہیں نصوص کتاب وسنت اور سلف صالح کے آثار سے ہرگز ہرگز کسی قسم کی تائید حاصل نہیں.

اس نظریہ کا ابطال اس لئے ضروری ہے کہ یہ ایک ایسا غیر آسمانی تصور ہے، جس کی کسی انسانی سوسائٹی میں کوئی نظیر نہیں، وہ جدید تہذیب کا معاشرہ ہو یا قدیم کا، وہ مشرقی ہو یا مغربی، لہذا اس تصور کے ازالہ کیلئے تمام مسلمانوں کو صرف اللہ تبارک

وتعالی کے اس ارشاد گرامی ﴿ وَءَاخَرِينَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُواْ بِهِمۡۚ ﴾ میں ہی تامل کافی ہے جس میں نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت عامہ اولین وآخرین سبھی کیلئے بتائی گئی ہے .

اس آیت کا ترجمہ وتفسیر مرزا کے دو بعثتوں کے باطل نظریہ کے ابطال کیلئے کافی وشافی دلیل ہے.

هـذا وصـلى الله وسـلم علـى الـنبي الخـاتم ﷺ وعلـى آلـه وصـحبه أجمعين.

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

از سلسلہ "دین بھلائی ہے"

مغالطات

چوتھا مغالطہ بعنوان:

دو بعثتوں کا نقطہ نظر
اور اس کی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
کی طرف نسبت کا مغالطہ

چوتھے مغالطہ کا خلاصہ

1- تمہید
2- باطل نظریہ کے اثبات کی ناکام کوشش
3- قادیانیت اور اس کی نقل میں خیانت
4- محدث دہلوی رحمہ اللہ کے کلام کی نص اور قادیانیت کے باطل نظریہ کا قلع قمع
5- شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے قول اور قادیانی دو بعثتوں کے باطل نظریہ میں کوئی تعلق نہیں

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد الرسل وخاتم النبيين، وعلى آله، وصحبه أجمعين، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، وبعد! ....

{أعوذ بالله من الشيطان الرجيم}

{بسم الله الرحمن الرحيم}.

يقول الله عزّ وجل:﴿ هُوَ ٱلَّذِى بَعَثَ فِى ٱلْأُمِّيِّـۧنَ رَسُولًا مِّنْهُمْ ﴾[الجمعة:٢].

وقوله تعالى: ﴿ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ﴾[آل عمران: ١١٠].

وقال النبي ﷺ: "العلماء ورثة الأنبياء".

صدق الله العظيم، وصدق رسوله النبي الكريم.

دین بھلائی ہے، ہمارے اس سلسلے کے شعبہ مغالطات کا یہ چوتھا مغالطہ ہے، جس کا عنوان ہے" قادیانیت کا اپنے دو بعثتوں کے باطل نظریہ کی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی طرف نسبت کرنا".

تمہید

قادیانیت کے ہاں دو بعثتوں کے باطل نقطہ نظر اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

کے ہاں "مفہوم اعظم "حضرت نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک حق مقولہ ہے جن میں زمین وآسمان کے مابین جیسا فرق ہے.

دونوں نقطہ ہائے نظر یعنی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے مقولہ اور قادیانیت کے مقولے میں واضح فرق کے بیان سے قبل یہ مناسب ہوگا کہ ہم مختصراً دو بعثتوں کے قادیانی نقطہ نظر کے بارے میں کچھ کہیں.

آغاز

قادیانی نقطہ نظر یہ ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوبار مبعوث فرمایا، آپ کی پہلی بعثت اس امت کے اولین میں "اصل صورت" میں ہوئی اور دوسری بعثت آخرین میں "بروزی صورت" میں مرزا قادیانی کی شکل اختیار کر کے ہوئی.

قادیانیت کے ہاں نص قرآنی "محمد رسول الله "حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں، کا مدلول مرزا کے ادعائے نبوت کے بعد یہ ہے:

محمد رسول اللہ + ما قبل کے انبیاء + مرزا غلام احمد قادیانی

مرزا غلام احمد قادیانی ارشاد باری تعالی ﴿ مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ ٱللَّهِ ۚ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ أَشِدَّآءُ عَلَى ٱلْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ﴾ الفتح: ۲۹ کے متعلق کہتا ہے کہ:

،،اس آیت میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی،،

مرزا غلام احمد قادیانی نے خود کو ﴿ مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ ٱللَّهِ ﴾ کا مصداق بنایا اور اپنے

رفقاء کو ﴿ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ ﴾ کا مصداق ٹھہرایا.

ہم کہتے ہیں:

گمراہیوں کی تاریخ ہو یا ان فتنوں کا شمار جو دین کے نام پر اٹھے، ان میں قادیانیت کی مذکورہ گمراہی کی نظیر ہے نہ اس کے دو بعثتوں کے اس نقطہ نظر جیسا کوئی باطل نقطہ نظر ہے جس کی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے ساتھ کوئی سند نہیں نہ کوئی شرعی نسبت نہ کسی صحابی، تابعی، فقیہ، محدث اور مجتہد کی طرف اس کی اسناد ہے نہ ہی بانی قادیانیت اور اس نقطہ نظر کے موجد مرزا قادیانی نے اپنے اس نقطہ نظر کی امت مسلمہ کے سلف وخلف کے کسی عالم کی طرف اس کی نسبت کی ہے کیونکہ وہ اس کی حقیقت سے بخوبی واقف تھا کہ یہ کسی کا قول ہے نہ نقطہ نظر ہے تاآنکہ مرزا قادیانی کے ایک پیروکار قاضی محمد نذیر نامی شخص ظاہر ہوا جو قادیانیت کا معروف مبلغ رہا ہے اس نے یہ کوشش کی کہ اس عجیب وغریب نقطہ نظر کی کوئی سند نکال لے، تو اس نے بارہویں صدی کے ایک معروف محدث شاہ ولی اللہ دہلوی کے ایک مقولہ کے نقل کرنے میں خیانت کرتے ہوئے اپنے مؤسس کے دو بعثتوں کے نظریہ کے لئے مرجعیت تلاش کرنے کی کوشش کی.

اس مبلغ کی کاروائی کیا رہی؟ ہم اسے اسی کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں تاکہ ہر ذی عقل وشعور پر اس کی خیانت اور فریب کاری خوب کھل کر عیاں ہو جائے.

قاضی نذیر اپنی کتاب،، احمدیت پر اعتراضات کے جوابات،، کے صفحہ ۱۷-۱۸ پر یوں رقمطراز ہے:

"ایک اعتراض: یہ کیا جاتا ہے، کہ حضرت مرزا صاحب آنحضرت ﷺ کی دو بعثتوں کے قائل ہیں، اور اپنے تئیں رسول کریم ﷺ کی دوسری بعثت کا مصداق قرار دے کر ان کے ہم پلہ ہونے کے دعویدار ہیں، الجواب: اس اعتراض کے جواب میں واضح ہو کہ سورۃ "جمعہ" میں آنحضرت ﷺ کی دو بعثتیں ضرور مذکور ہیں، آیت ﴿ هُوَ ٱلَّذِى بَعَثَ فِى ٱلْأُمِّيِّـۧنَ رَسُولًا مِّنْهُمْ ﴾ [جمعہ: ۲] میں آنحضرت ﷺ کی پہلی بعثت کا ذکر ہے، اور اس کے بعد آیت ﴿ وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُواْ بِهِمْ ﴾ [جمعہ: ۳]، میں آپ کی دوسری بعثت کا ذکر کیا گیا ہے، اور آنحضرت ﷺ کی یہ دو بعثتیں مجدد صدی دوازدہم حضرت شاہ ولی اللہ بھی مانتے ہیں، اور ان دو بعثتوں کی وجہ سے ہی آنحضرت ﷺ اپنی شان میں تمام انبیاء سے افضل قرار پاتے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں:

"وأعظم الأنبياء شأنًا من له نوع آخر من البعث أيضًا، وذلك أن يكون مراد الله تعالى فيه سببًا لخروج الناس من الظلمات إلى النور، وأن يكون قومه خير أمة أُخرجت، فيكون بعثة يتناول بعثًا آخر".

اور انبیاء میں سب سے بڑھکر شان والا نبی وہ ہے جس کی ایک دوسری بعثت ہو اور وہ یہ کہ اس سے اللہ تعالی کی مراد لوگوں کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکالنا ہو اور اس کی قوم خیر امت ہو جو نکالی گئی تو اس کی بعثت دوسری بعثت کو بھی شامل ہو".

پھر قاضی نذیر قادیانی محدث دہلوی کے ناقص کلام کی یوں تاویل کرتا ہے:

"شان میں سب سے بڑا نبی وہ ہے، جس کی ایک دوسری قسم کی بعثت بھی ہو، اور وہ اس طرح ہے کہ اللہ تعالی کا اس کی دوسری بعثت سے یہ ارادہ ہو کہ وہ تمام لوگوں کو ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لانے کا سبب ہو، اور اس کی قوم خیرِ امت ہو، جو تمام لوگوں کیلئے نکالی گئی ہو، لہذا اس نبی کی بعثت ایک دوسری بعثت بھی رکھتی ہے"، (احمدیت کے اعتراضات کے جوابات: ص: ۱۷-۱۸).

قادیانی مبلغ کے اسلوب بہتان اور نقل میں خیانت پر ہمارا مناقشہ

قادیانی مبلغ نے اولاً تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کے قادیانی نقطہ نظر کے لئے پہلی بعثت پر ﴿ هُوَ ٱلَّذِى بَعَثَ فِى ٱلْأُمِّيِّـۧنَ رَسُولًا مِّنْهُمْ ﴾ سے اور دوسری بعثت پر ﴿ وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُواْ بِهِمْ ۚ ﴾ جمعہ: 3 سے استدلال کیا ہے.

ہم کہتے ہیں کہ:

اولاً: یہ محض قادیانی باطل مقولہ ہے.

ثانیا: یہ امر مبلغ قادیانیت کو تو قبول ہے کہ مرزا قادیانی کا ایک خلاف نقل وشرع اور خلاف عقل مقولہ وہ قبول کرلے مگر امت مسلمہ کے سلف وخلف میں کسی مفسر کا مذکورہ قرآنی نص کی تفسیر میں ایسا کوئی قول نہیں ہے.

ثالثا: قادیانیت کے نقطہ نظر پر ہم ان سے چند سوالات کرتے ہیں:

ا- کیا پوری کی پوری امت اپنے نبی کی اس طریق پر بعثت سے ناواقف رہی

ب- کیا خود نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی دوسری بعثت سے ناواقف رہے

ج- کیا نبی خاتم کے صحابہ کرام بھی بعثت محمدیہ کو سمجھنے میں قاصر رہے؟

د- کیا تابعین حضرات، پھر ائمہ مجتہدین مفسرین و محدثین علماء و عوام صدیوں تک اسی غفلت میں پڑے رہے۔

رابعا: اگر قادیانی مبلغ حضرت سید الرسل اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام عالی کے بارے میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے کلام کو پورے طور پر نقل کرتا تو یقیناً اس کا دھوکہ، فریب اور دجل ہر خاص و عام پر خود بخود ظاہر ہو جاتا۔

خامسا: قادیانی قاضی نے محدث دہلوی کا ناقص کلام نقل کر کے اس میں تلبیس کی تاکہ وہ اپنے متنبی کے مقولے کیلئے کوئی سہارا تلاش کر سکے جبکہ حق اور سچ یہ ہے کہ شاہ صاحب رحمہ اللہ نے نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قادیانیت جیسی دو بعثتوں کا قول فرمایا ہے نہ مرزا قادیانی کو بعثت ثانیہ کا مصداق ٹھہرایا ہے۔

سادساً: محدث دہلوی کے مقولہ اور قادیانی نقطہ نظر کے مابین سطحی موازانہ سے ہی ان کے مقولہ اور قادیانیت کے عقیدہ میں مکمل تناقض واضح ہو جاتا ہے۔

قادیانی نقطہ نظر کا ماحصل اور اسلوب استدلال کا مختصر بیان

۱- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بعثت جو آپ کی اصل صورت میں تھی، سورہ جمعہ کی اس آیت ﴿ هُوَ ٱلَّذِى بَعَثَ فِى ٱلْأُمِّيِّـۧنَ رَسُولًا مِّنْهُمْ ﴾ میں اس کا ذکر موجود ہے، آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کی ذات وہ ہے جس نے اولین میں انہی میں سے رسول بھیجا۔

۲- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کا ذکر پہلی آیت سے جڑی ہوئی

دوسری آیت ﴿ وَءَاخَرِينَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُواْ بِهِمۡۚ ﴾ میں ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ اس نے انہیں ان آخرین کے لئے بھی مبعوث فرمایا جو تا حال ان سے نہیں ملے، قادیانی نقطہ نظر سے یہ "بروزی رنگ میں بعثت" مرزا غلام احمد قادیانی کی صورت اختیار کر لینے سے ہے.

لہذا مرزا قادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کا مصداق ہے.

اب آیئے ہم شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کے مکمل کلام کا مطالعہ کرتے ہیں ،شاہ صاحب اپنی معرکۃ الآراء کتاب،، حجۃ اللہ البالغۃ کے ۸۴/۱ پر نبوت کی حقیقت اور اس کے خواص کے باب میں رقمطراز ہیں:

"اعلم أن أعلى طبقات الناس المفهمون، وهم ناس أهل اصطلاح ملكيتهم في غاية العلو يمكن لهم أن ينبعثوا إلى إقامة نظام مطلوب بداعية حقانية، ويترشح عليهم من الملأ الأعلى علوم وأحوال الهية.

ومن سيرة المفهم أن يكون معتدل المزاج سوى الخلق، والخلق ليس فيه خبابة مفرطة بحسب الآراء الجزئية، ولا ذكاء مفرط لا يجذبه من الكلي إلى الجزئي، ومن الروح إلى الشبح سبيلاً، ولا غباوة مفرطة لا يتخلص بها من الجزئي إلى الكلي، ومن الشبح إلى الروح، ويكون ألزم الناس بالسنة الراشدة ذاسمت حسن في عباداته ذا عدالة في معاملته مع الناس محباَ للتدبير الكلي راغباً في النفع العام لا يؤدي أحدًا إلا بالفرض بأن يتوقف النفع العام عليه، أو يلازمه لا يزال مائلاً إلى عالم الغيب يحس أثر ميله في كلامه، ووجهه وشأنه كله يرى أنه مؤيد من الغيب ينفتح له بأدنى رياضة ما لا ينفتح لغيره من القرب والسكينة.

والمفهون على أصناف كثيرة واستعدادات مختلفة، فمن كان أكثر حاله أن يتلقى من الحق علوم تهذيب النفس بالعبادات، فهو "الكامل"، ومن كان أكثر حاله تلقي الأخلاق الفاضلة وعلوم تدبير المنزل، ونحو ذلك، فهو "الحكيم"، ومن كان أكثر حاله تلقي السياسات الكلية، ثم وفق لإقامة العدل في الناس وذب الجور عنهم يسمى "خليفة"، ومن ألمت به الملأ الأعلى فعلمته، وخاطبته وتراءت له، وظهرت أنواع من كراماته يسمى "المؤيد بروح القدس"، ومن جعل منهم في لسانه وقلبه نور فنفع الناس بصحبته وموعظته، وانتقل منه إلى حواريين من أصحابه سكينة ونور، فبلغوا بواسطته مبالغ قواعد الملة ومصالحها، وكان حثيثًا على إقامة المندرس منها يسمى "إمامًا"، ومن نفث في قلبه أن يخبرهم بالداهية المقدرة عليهم في الدنيا، أو تفطن بلعن الحق قوماً، فأخبرهم بذلك أو جرد من نفسه في بعض أوقاته، فعرف ما سيكون في القبر والحشر، فأخبرهم بتلك الأخبار يسمى "منذراً".

وإذا اقتضت الحكمة الإلهية أن يبعث إلى الخلق واحدًا من المفهمين، فيجعلهم سببا لخروج الناس من الظلمات إلى النور، وفرض الله على عباده أن يسلموا وجوههم وقلوبهم له، وتأكد في الملأ الأعلى الرضا عمن إنقاد له، وانضم إليه واللعن على من خالفه، وناوأه، فأخبر الناس بذلك، وألزمهم طاعته فهو "النبي".

وأعظم الأنبياء شأناً من له نوع آخر من البعث أيضًا، وذلك أن يكون مراد الله تعالى فيه سببا لخروج الناس من الظلمات إلى النور، وأن يكون قومه خير أمة أخرجت للناس، فيكون بعثه يتناول بعثًا آخر، وإلى الأول وقعت الإشارة في قوله تعالى ﴿ هُوَ ٱلَّذِى بَعَثَ فِى ٱلْأُمِّيِّـۧنَ رَسُولًا مِّنْهُمْ ﴾الآية، وإلى الثاني في قوله

تعالى ﴿ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ﴾ ، وقوله صلى الله عليه وسلم: "فإنما بعثتم ميسرين، ولم تبعثوا معسرين"، ونبينا صلى الله عليه وسلم استوعب جميع فنون المفهمين، واستوجب أتم البعثين، وكان من الأنبياء قبله من يدرك فنا أو فنين". (حجة الله البالغة: صـ ١/٨٤).

جان لو کہ انسانی طبقوں میں سب سے اعلی درجہ مفہمین کا ہے، یہ لوگ اہل اصطلاح ہیں، ان کی ملکی قوت نہایت بلند ہوتی ہے، ان لوگوں سے یہ ہو سکتا ہے کہ حقانی خواہش سے کوئی انتظام مقصود قائم کریں، اور اوپر سے ان پر علوم اور الہی حالات وارد ہوتے ہیں، مفہمین کی سیرت میں یہ امور داخل ہوتے ہیں، ان کے مزاج اور خلقت میں اعتدال اور تناسب ہوتا ہے، ان میں جزئی آراء کی وجہ سے بیتابی نہیں ہوتی، اور نہ ایسے پرلے درجے کی ذکاوت ہوتی ہے کہ کلی سے جزئی اور روح سے صورت کو معلوم نہ کر سکیں، نہ ایسی غباوت ہوتی ہے کہ جزئی سے کلی کی طرف اور صورت سے روح کی جانب منتقل نہ ہو سکیں، سب لوگوں سے زیادہ وہ سنت کا متبع ہوتا ہے، عبادت میں اس کی نہایت پسندیدہ شان ہوتی ہے، لوگوں کے معاملات میں انصاف پسند ہوتا ہے، تدابیر کلی کو ہمیشہ پسند کرتا ہے، منفعت عام کا ہمیشہ راغب رہتا ہے، کسی کو بالطبع ایذاء نہیں دیتا، ہاں اگر تکلیف اور ایذاء پر عام نفع موقوف ہو یا نفع عام کو ایذا لازم ہو تو البتہ اس سے ایذا پہنچ سکتی ہے، عالم غیب کی جانب ہمیشہ اس کا میلان رہتا ہے، اس کا اثر اس کی گفتگو، چہرے اور تمام حالتوں میں

محسوس ہوتا ہے، اس کے ہر ایک پہلو سے یہ واضح محسوس ہوتا ہے کہ عالم غیب سے اس کی تائید رہتی ہے، ریاضت سے اس کو ایسا قرب اور تسکین حاصل ہوتی ہے جو اور کسی کو حاصل نہیں ہو سکتی.

مفہمین کی اقسام اور استعداد مختلف ہوتی ہیں، جب کہ اکثریت کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ خدا کی طرف سے علوم کو اخذ کرتا ہے، جن سے عبادتوں کے ذریعہ سے نفس میں تہذیب پیدا ہوتی ہے، اس کو **"کامل"** کہتے ہیں، اور جو اکثر اخلاق کامل اور تدبیر منزل کے علوم کو اخذ کرے اس کو **"حکیم"** کہتے ہیں اور اکثر انتظامات کلی کو حاصل کر کے لوگوں میں عدل اور انصاف قائم کرے اور ان سے اوروں کے ظلم اور تعدی کو دفع کرے، اس کا نام **"خلیفہ"** ہے اور جس کو ملا اعلی کی حضوری ہو، اور فرشتے انہیں تعلیم دیں، اس سے خطاب کریں، اس کو وہ آنکھوں سے نظر آئیں، اور مختلف قسم کی کرامتیں اس سے ظاہر ہوں، اس کا نام **"مؤید بروح القدس"** ہے اور جس کی زبان اور دل میں نور ہو، وہ لوگوں کو اپنی صحبت اور وعظ و نصیحت سے نفع پہنچائے، اور پھر وہی تسلی اور نور اس کے خاص صحابہ اور حواریین میں منتقل ہو، وہ اس کی برکت سے درجہ کمال تک پہنچیں، اس کو ان کی ہدایت اور رہبری کی نہایت ہی حرص ہو، اس کو **"ہادی مزکی"** کہتے ہیں، اور جس کا بڑا حصہ علمی مذہب کے قواعد اور مصالح ہوں، وہ اس کا زیادہ مشتاق ہو کہ ان علوم کو قائم کرے جو محو ہو چکے ہیں، اس کو **"امام"** کہتے ہیں، اور جس

کے دل میں القا کیا گیا ہو کہ لوگوں کو ان مصائب اور صدقات کا حال بتادے جو دنیا میں ان کے لئے مقدر ہوں، یا کسی قوم کے ملعون اور مردود ہونے کو معلوم کر کے ان کو اس کی اطلاع دے یا بعض اوقات تجرید نفس کی حالت میں ان واقعات کو اس نے معلوم کیا جو قبر اور حشر میں لوگوں کو پیش آنے والے ہیں اور یہ اس قسم کے حالات ان کو بتائے اس کو **"منذر"** کہتے ہیں. جب حکمتِ الٰہی کا اقتضا ہوتا ہے کہ کسی مفہم کو لوگوں کی طرف بھیجے تو خدا تعالی اس شخص کے ذریعے سے لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف لاتا ہے، پھر بندوں پر خدا تعالی کی طرف سے یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اس کی زبان اور دل سے اس کے آگے سرنگوں ہوں، ملا اعلی سے اس کو حکم ہوتا ہے کہ اس کے مرسول سے خوشنود ہو کر ان کے شریک ہوں، اور مخالفوں سے ناخوش ہو کر ان سے علیحدگی اختیار کریں، خدا لوگوں کو اس کی اطلاع کرتا ہے، ان پر اس کی اطاعت واجب کرتا ہے، ایسا شخص **"نبی"** ہوتا ہے. اور تمام انبیاء میں سب سے زیادہ شان والا نبی وہی ہے جس میں ایک اور ہی قسم کی بعثت ہوتی ہے، اس میں اللہ کی مراد لوگوں کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکالنے کا سبب ہو اور اس کی قوم خیر امت ہو، جو لوگوں کیلئے نکالی گئی ہو، اس کی بعثت ایک دیگر بعثت کو بھی مشتمل ہو، اور پہلی کی طرف اللہ تعالی کے اس قول میں اشارہ ہے ﴿ هُوَ ٱلَّذِى بَعَثَ فِى ٱلْأُمِّيِّـۧنَ رَسُولًا مِّنْهُمْ ﴾ اور دوسری کی طرف اللہ تعالی کے فرمان ﴿ كُنتُمْ

خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ﴾ میں ہے. اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ارشاد فإنما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین ،تم آسانیاں
پیدا کرنے کیلئے مبعوث کئے گئے ہو مشکلات پیدا کرنے کیلئے مبعوث
نہیں کئے گئے،اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مفہمین کے
تمام فنون کا استیعاب فرمایا جو کہ دونوں بعثتوں کے سب سے تمام کا
موجب ہے جبکہ آپ سے پہلے انبیاء میں سے کوئی ایک فن یا دو کا
"مدرک" ہوتا تھا.

ہمارا مناقشہ

۱- محدث دہلوی کے اصل کلام سے خوب عیاں ہوتا ہے کہ ان کے قول اور قادیانیت کے اسی نقطہ نظر میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں ،پہلی اصلی اور دوسری بروزی جو مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں ہے ،دونوں مقولوں میں کوئی مناسبت اور تعلق ہے ہی نہیں .

۲- محدث دہلوی نے مفہمین حضرات کی ان کی صلاحیتوں کے اعتبار سے کئی اصناف ذکر کیں جیسے کہ کامل، حکیم، خلیفہ، مؤید بروح القدس،ہادی مزکی،امام، منذر اور نبی.

۳- پھر انہوں نے سابق مفہمین اور حضرت خاتم النبیین وسید المرسلین کے مابین فرق،، مفہم اعظم،، سے بیان فرمایا اور ان کیلئے ایک ایسی بعثت کا ذکر فرمایا جس کے دو وصف ذکر فرمائے—پہلا یہ کہ ان کی بعثت عمومی تمام بشریت کیلئے ہو اور دوسرا

یہ کہ ان کی امت خیر امت ہو، جو لوگوں کیلئے نکالی گئی.

سو یہ دو وصف ہیں جنہوں نے محدث دہلوی کی تعبیر میں نبی خاتم کی بعثت کو ایک دیگر بعثت پر مشتمل کہا کیونکہ وہ یوں فرماتے ہیں:

"فيكون بعثه يتناول بعثاً آخر وإلى الأول وقعت الإشارة في قوله تعالى:﴿ هُوَ ٱلَّذِى بَعَثَ فِى ٱلْأُمِّيِّـۧنَ رَسُولًا مِّنْهُمْ ﴾ وإلى الثاني في قوله تعالى﴿ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ﴾ [آل عمران: ١١٠]، وقوله صلى الله عليه وسلم: "فإنما بعثتم ميسرين، ولم تبعثوا معسرين".

اس کی بعثت ایک دیگر بعثت کو مشتمل ہو، اور پہلی کی طرف اللہ تعالی کے اس قول﴿ هُوَ ٱلَّذِى بَعَثَ فِى ٱلْأُمِّيِّـۧنَ رَسُولًا مِّنْهُمْ ﴾ میں اشارہ ہے اور دوسری کی طرف اللہ تعالی کے فرمان﴿ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ﴾ میں اشارہ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فإنما بعثتم ميسرين، ولم تبعثوا معسرين ، تم آسانیاں پیدا کرنے کیلئے مبعوث کئے گئے ہو مشکلات پیدا کرنے کیلئے مبعوث نہیں کئے گئے.

لہذا ہم کہتے ہیں:

١- محدث دہلوی کے کلام میں کہیں بھی قادیانی دو بعثتوں کے نقطہ نظر کا شائبہ تک نہیں.

٢- شاہ صاحب کے کلام میں اصلی بعثت اور بروزی بعثت کا کوئی تصور نہیں.

۳-انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو اولین میں منحصر نہیں کیا.
۴-انہوں نے مرزا قادیانی کو نبی خاتم کی دوسری بعثت کا بروز نہیں ٹھہرایا.
۵-ان کے کلام میں جناب محمد رسول اللہ کو بعینہ مرزا غلام احمد قادیانی نہیں فرمایا نہ اس کے اندر آپ کے عکس کا ذکر کیا ہے.
٦-ان کے کلام میں مرزا کا وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہونے کا ذکر نہیں.
۷-محدث دہلوی نے "مفہم اعظم" کی بعثت کو جو بعثت ثانیہ پر شامل ہو میں سے پہلی کو ہلال اور دوسری کو بدر نہیں کہا.
۸-نہ دوسری بعثت کو پہلی سے زیادہ طاقتور، زیادہ تام اور زیادہ کامل ٹھہرایا.
۹-شاہ صاحب رحمہ اللہ نے نبی خاتم اور سابقہ انبیاء میں فرق بیان فرمایا ہے اور ان کی بعثت کو اولین و آخرین کے لئے بعثت قرار دیا ہے، بایں طور کہ جو جدوجہد اور دعوت و کوشش آپ نے خود فرمائی آپ کی امت کی تا قیامت جدوجہد کو وہ مشتمل ہے.
۱۰-نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی بعثت کو شاہ ولی اللہ نے اپنے کلام میں یوں واضح فرمایا:

"فيكون بعثه يتناول بعثًا آخر وإلى الأول وقعت الإشارة في قوله تعالى﴿ هُوَ ٱلَّذِى بَعَثَ فِى ٱلْأُمِّيِّـۧنَ رَسُولًا مِّنْهُمْ ﴾[الجمعة: ۲]،الآية،وإلى الثاني في قوله تعالى: ﴿ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ

لِلنَّاسِ ﴾[آل عمران: ١١٠]،وقوله صلى الله عليه وسلم: "فإنما بعثتم ميسرين، ولم تبعثوا معسرين".

اس کی بعثت ایک دیگر بعثت کو بھی مشتمل ہو، اور پہلی کی طرف اللہ تعالیٰ کے اس قول میں اشارہ ہے ﴿ هُوَ ٱلَّذِى بَعَثَ فِى ٱلْأُمِّيِّـۧنَ رَسُولًا مِّنْهُمْ ﴾ اور دوسری کی طرف اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ﴾[آل عمران:۰]، میں ہے. اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد إنما بعثتم ميسرين ولم تبعثوا معسرين. تم آسانیاں پیدا کرنے کیلئے مبعوث کئے گئے ہو مشکلات پیدا کرنے کیلئے مبعوث نہیں کئے گئے.

قادیانیت سے ہمارا سوال

» محدث دہلوی کے کلام میں "اصلی" اور "بروزی" بعثت کا ذکر کہاں ہے؟ یقیناً یہ قادیانیت کے مبلغ کا دجل ہے.

» محدث دہلوی رحمہ اللہ کے کلام میں کہاں اس امر کا کہاں ذکر ہے کہ نبی خاتم کی دوسری بعثت سے مراد ایک شخص معین ہے اور وہ شخص مرزا غلام احمد قادیانی ہے.

» محدث دہلوی کے کلام میں اس امر کا کہاں ذکر ہے کہ مرزا قادیانی کا وجود ،وجودِ مصطفی ہے کہ ہر دو میں مکمل یگانگت ہو، کوئی ثنائیت اور مغایرت نہ ہو جیسا کہ مرزا قادیانی کا دعوی اور زعم ہے.

قادیانیت کی حضرت نبی خاتم کی شخصیت میں جرح اور محدث دہلوی کے کلام میں

اس امر پر پیشگی رد

قادیانیت کا یہ قول کہ حضرت نبی خاتم لوگوں میں ہدایت کی نشر و اشاعت کا فریضہ ادا نہ کر سکے کیونکہ اس زمانے میں اسباب اشاعت میسر نہ تھے، اسی وجہ سے ان کی بروزی طور پر بعثت ثانیہ کی حاجت رہی۔

یقیناً یہ قول سید الرسل، حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی میں مکروہ ترین طعن اور جرح ہے کہ وہ رب تعالی کی رسالت کی تبلیغ میں (معاذ اللہ) کوتاہ رہے۔ حضرت محدث دہلوی کے کلام میں پیشگی طور پر اس طعن پر ردّ موجود ہے جنہوں نے تصریح فرمادی کہ تا قیامت امت محمدیہ کے علماء و خطباء اور دعاۃ و مبلغین حضرات کی نشرِ ہدایت اور اشاعتِ دین کی جدوجہد، (وہ قدیم اسالیب سے ہو یا جدید ذرائع ابلاغ سے) سبھی آپ کی بعثت ثانیہ کا مظہر ہیں، جو مفہم اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہے۔

محدث دہلوی رحمہ اللہ کے کلام کی نص سے یہ بات خوب واضح ہوگئی کہ وہ قادیانیت کے دو بعثتوں کے باطل نظریہ کے ہرگز قائل نہ تھے، لہذا کسی بھی قادیانی کا اپنے اس باطل نظریہ کی شاہ صاحب کی طرف نسبت کرنا کھلا جھوٹ اور باطل اتہام ہے—یہ بھی قادیانیت کی اس کاروائی کا ایک نمونہ ہے جسے ہم نے اسالیب قادیانیت کا نام دیکر اپنے ایک مستقل مقالہ میں بیان کیا ہے۔

الحمد للہ کہ اس قادیانی مغالطہ کا بخوبی ازالہ ہوگیا کہ دو بعثتوں کے قادیانی نقطہ نظر کے موجد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ہیں۔

تفسیر آیت ﴿ وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا۟ بِهِمْ ﴾

مناسب ہوگا کہ سورہ جمعہ کی اس آیت کی تفسیر کا بھی یہاں بیان ہو جسے قادیانیت نے اپنے دو بعثتوں کے باطل نقطہ نظر کی بنیاد بنایا ہے.

ہم یہاں مسلم مفسرین کی اس آیت کی تفسیر کو من وعن ذکر کرتے ہیں:

ابن کثیر رحمہ اللہ نے ۱۸/۱۴۱ میں باری تعالی کے ارشاد گرامی ﴿ وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا۟ بِهِمْ ﴾ کی تفسیر میں لکھا ہے:

"قوله: ﴿ هُوَ ٱلَّذِى بَعَثَ فِى ٱلْأُمِّيِّـۧنَ رَسُولًا مِّنْهُمْ ﴾ [الجمعة: ٢] الأميون هم العرب، كما قال تعالى: ﴿وَقُل لِّلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَـٰبَ وَٱلْأُمِّيِّـۧنَ ءَأَسْلَمْتُمْ ۚ فَإِنْ أَسْلَمُوا۟ فَقَدِ ٱهْتَدَوا۟ ۖ وَّإِن تَوَلَّوْا۟ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ ٱلْبَلَـٰغُ ۗ وَٱللَّهُ بَصِيرٌۢ بِٱلْعِبَادِ ﴿٢٠﴾ ﴾[آل عمران: ٢٠]، وتخصيص الأميين بالذكر لا ينفي من عداهم، ولكن المنة عليهم أبلغ وأكد، كما في قوله تعالى: ﴿ وَإِنَّهُۥ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۖ ﴾[الزخرف: ٤٤]وهو ذكر لغيرهم يتذكرون به، وكذا قوله: ﴿ وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ ٱلْأَقْرَبِينَ ﴿٢١٤﴾ ﴾ [الشعراء: ٢١٤]، وهذا وأمثاله لا ينافي قوله تعالى: ﴿ قُلْ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ﴾[الأعراف: ١٠٨]،وقوله: ﴿ لِأُنذِرَكُم بِهِۦ وَمَنۢ بَلَغَ ۚ ﴾[الأنعام: ١٩]،وقوله أخبارًا عن القرآن: ﴿وَمَن يَكْفُرْ بِهِۦ مِنَ ٱلْأَحْزَابِ فَٱلنَّارُ مَوْعِدُهُۥ ۚ ﴾[هود: ١٧]،إلى غير ذلك من الآيات الدالة على عموم بعثه صلوات الله وسلامه عليه إلى جميع الخلق أحمرهم وأسودهم".

وقوله تعالى: ﴿ وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ﴾[الجمعة: ٣]: قال الإمام أبو عبد الله البخاري /: حدثنا عبد العزيز بن عبد الله،حدثنا سليمان بن بلال عن ثور عن أبي الغيث عن أبي هريرة رضي الله عنه قال:

"كنا جلوساً عند النبي ﷺ، فأنزلت عليه سورة "الجمعة"، ﴿ وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ﴾، قالوا: من هم يا رسول الله؟ فلم يراجعهم حتى سئل ثلاثًا، وفينا سلمان الفارسي، فوضع رسول الله ﷺ، يده على سلمان، ثم قال: لو كان الإيمان عند الثريا لناله رجال أو رجل من هؤلاء"

رواه مسلم،والترمذي،والنسائي،وابن أبي حاتم،وابن جرير من طرق عن ثور بن زيد الديلمي عن سالم أبي الغيث عن أبي هريرة رضي الله عنه به،ففي هذا الحديث دليل على أن هذه السورة مدنية،وكما يدل على عموم بعثته ﷺإلى جميع الناس،لأنه فسّر قوله: ﴿ وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ﴾ بفارس،ولهذا قد ارسل النبي ﷺ كتبه إلى فارس والروم وغيرهم من الأمم يدعوهم إلى الله عزّ وجلّ،وإلى اتباع ما جاء به.

ولهذا قال مجاهد وغير واحد في قوله: ﴿ وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ﴾ قال:

"هم الأعاجم،وكل من صدق النبي ﷺ من غير العرب".

وقال ابن أبي حاتم: حدثنا أبي حدثنا إبراهيم بن العلاء الزبيدي،حدثنا الوليد بن مسلم،حدثنا أبو محمد عيسى بن موسى عن أبي حازم عن سهل بن سعد الساعدي قال:

"قال رسول الله ﷺ: إن في أصلاب أصلاب أصلاب رجال من أصحابي رجالاً ونساءاً من أمتي يدخلون الجنة بغير حساب،ثم قرأ ﴿ وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا۟ بِهِمْ ﴾،يعني بقية من بقي من أمة محمد ﷺ،وقوله: ﴿ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴾{الجمعة: ٣} أي ذو العزة والحكمة في شرعه وقدره".. انتهى كلام ابن كثير.

ترجمہ:

امیون سے مراد عرب ہیں جیسے اور جگہ فرمان باری تعالی ہے ﴿ هُوَ ٱلَّذِى بَعَثَ فِى ٱلْأُمِّيِّـۧنَ رَسُولًا مِّنْهُمْ ﴾ یعنی اہل کتاب اوران پڑھ لوگوں سے کہہ دے کہ کیاتم نے اسلام قبول کیا؟اور وہ مسلمان ہو جائیں تو راہ راست پر ہیں اور اگر منہ پھیریں تو تجھ پر تو صرف پہنچادیناہے اور بندوں کی پوری دیکھ بھال کرنے والااللہ تعالی ہے، یہاں عرب کاذکر کرنااس لئے نہیں کہ غیر عرب کی نفی ہو بلکہ صرف اس لئے کہ ان پر احسان واکرام بہ نسبت دوسروں کے بہت زیادہ ہے، جیسے اور جگہ ہے ﴿ وَإِنَّهُۥ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ﴾[الزخرف:۴۴]یعنی یہ تیرے لئے بھی نصیحت ہے اور تیری قوم کے لئے بھی، یہاں بھی قوم کی خصوصیت نہیں کیونکہ قرآن کریم سب جہان والوں کیلئے نصیحت ہے،اسی طرح اور جگہ فرمان ہے ﴿ وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ ٱلْأَقْرَبِينَ ﴿٢١٤﴾ ﴾ [الشعراء:۲۱۴]، اپنے قرابت دار کنبہ والوں کوڈرائیں، یہاں بھی یہ مطلب ہر گز نہیں کہ آپ کی تنبیہ صرف اپنے گھر والوں کے ساتھ ہی مخصوص ہے بلکہ عام ہے—ارشاد باری تعالی ہے ﴿ قُلْ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنِّى رَسُولُ

ٱللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ﴾[الأعراف:۱۵۸]، لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، ایک اور جگہ فرمان ہے ﴿ لِأُنذِرَكُم بِهِۦ وَمَنۢ بَلَغَ ﴾[الأنعام:۱۹]، یعنی اس کے ساتھ میں تمہیں خبر دار کر دوں اور ہر اس شخص کو جسے یہ پہنچے، اسی طرح قرآن کی بابت فرمایا ﴿ وَمَن يَكْفُرْ بِهِۦ مِنَ ٱلْأَحْزَابِ فَٱلنَّارُ مَوْعِدُهُۥ ﴾[هود:۱۷]، تمام گروہوں میں سے جو بھی اس کا انکار کرے وہ جہنمی ہے، اسی طرح کی اور بھی بہت سی آیتیں ہیں، جن سے صاف ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت روئے زمین کی طرف تھی، کل مخلوق کے آپ پیغمبر تھے، ہر سرخ وسیاہ کی طرف آپ نبی بنا کر بھیجے گئے تھے، امام ابو عبد اللہ بخاری رحمہ اللہ اس آیت ﴿ وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا۟ بِهِمْ ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں،، عبد العزیز بن عبد اللہ نے ہم سے بیان کیا کہ انہیں سلیمان بن بلال نے ثور سے ابی الغیث سے ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورہ جمعہ نازل ہوئی، ارشاد گرامی ﴿ وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا۟ بِهِمْ ﴾ اور دیگر کیلئے بھی جو تاحال ان سے نہیں ملے، کے بارے میں صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو آپ نے جواب نہ دیا، یہاں تک کہ تین بار سوال ہوا، اور ہم میں سلمان فارسی بھی تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی پر اپنا ہاتھ رکھا، پھر

فرمایا کہ اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہو تو لوگ یا ان میں سے ایک شخص اسے پالے گا.

اس حدیث کو مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ابی حاتم، اور ابن جریر نے ثور بن زید الدیلمی عن سالم اَبی الغیث عن ابی ہریرہ کے طریق سے روایت کیا ہے.

اس حدیث میں اس امر کی دلیل ہے کہ یہ سورت مدنی ہے نیز اس امر کی بھی دلیل ہے کہ آپ کی بعثت تمام لوگوں کیلئے ہے، کیونکہ آپ نے اس ارشاد ﴿ وَءَاخَرِينَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُواْ بِهِمۡۚ ﴾ کی تفسیر فارس سے فرمائی ہے، اسی لئے آپ نے فارس روم اور دیگر امم کو دعوتی خطوط لکھے ہیں، جس میں آپ نے انہیں اللہ جل شانہ کی طرف اور جو آپ لیکر آئے اس کی اتباع کی دعوت دی، اسی لئے حضرت مجاہد اور بہت سے اہل علم فرماتے ہیں کہ ﴿ وَءَاخَرِينَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُواْ بِهِمۡۚ ﴾ سے مراد عجمی اور غیر عرب لوگ ہیں جنہوں نے آپ کی تصدیق کی.

ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ انہیں ابراہیم بن علاء نے بتایا، انہوں نے فرمایا کہ ہمیں ولید بن مسلم نے انہوں نے کہا کہ ہمیں ابو محمد عیسی بن موسی نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن ساعدی سے یوں روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ کرام کے نسل در نسل میں ایسے مرد و زن ہوں گے جو بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے، پھر یہ آیت پڑھی ﴿ وَءَاخَرِينَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُواْ بِهِمۡۚ ﴾، یعنی اس سے مراد حضرت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے بقیہ لوگ ہیں، اور اللہ تعالی کا ارشاد گرامی وهو العزيز الحكيم کا معنی ہے وہ عزت والا اور اپنی شریعت اور تقدیر میں حکمت والا ہے.

دیگر مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں جو لکھا ہے، وہ درج ذیل ہے:

امام قرطبی رحمہ اللہ ۹۱/۱۸ پر رقمطراز ہیں :

"قوله تعالى: ﴿ هُوَ ٱلَّذِى بَعَثَ فِى ٱلْأُمِّيِّـۧنَ رَسُولًا مِّنْهُمْ ﴾ [الجمعة: ٢]، قال ابن عباس : الأميون: العرب كلهم، من كتب منهم، ومن لم يكتب؛ لأنهم لم يكونوا أهل كتاب، وقيل: الأميون الذين لا يكتبون، وكذلك كانت قريش، وروى منصور عن إبراهيم قال: الأمي الذي يقرأ، ولا يكتب وقد مضى في "البقرة".

ترجمہ

باری تعالی کا ارشاد گرامی ﴿ هُوَ ٱلَّذِى بَعَثَ فِى ٱلْأُمِّيِّـۧنَ رَسُولًا مِّنْهُمْ ﴾ وہ جس نے امیوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا — ابن عباس فرماتے ہیں کہ امیین تمام عرب ہیں، جو لکھنا جانتے تھے یا نہیں جانتے، کیونکہ وہ اہل کتاب نہ تھے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ امی وہ لوگ ہیں جو لکھنا نہیں جانتے تھے، اور قریش ایسے ہی تھے، منصور نے ابراہیم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ امی وہ ہے جو نہ پڑھ سکے نہ لکھ سکے، یہ سورہ بقرہ میں گذر چکا ہے

وہ مزید ۹۲/۱۸ پر رقمطراز ہیں:

اللہ تعالی کا فرمان ﴿ وَءَاخَرِينَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُواْ بِهِمۡۚ ﴾ یہ امیین پر عطف ہے، یعنی اللہ تعالی نے آپ کو امیین میں بھی مبعوث فرمایا اور ان سے آخرین میں بھی، اور یہ بھی درست ہے کہ یہ ہاء اور میم پر عطف کی وجہ سے منصوب ہو (یزکیھم ویعلمہم) میں یعنی وہ ان کا تزکیہ فرماتے ہیں اور انہیں تعلیم دیتے ہیں، اور وہ مؤمنین میں سے دیگر کو بھی تعلیم دیتے ہیں کیونکہ تعلیم جب آخری زمانے تک جاری رہے گی تو وہ پہلے کی طرف منسوب ہو گی، گویا کہ وہی ہے جس نے وہ سبھی کچھ کہا جو اس سے لیا گیا ہے.

امام قرطبیؒ ۴/۱۰۷ پر مزید لکھتے ہیں:

باری تعالی کا یہ ارشاد ﴿ كُنتُمۡ خَيۡرَ أُمَّةٍ أُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ ﴾ تم خیر امت ہو جو لوگوں کیلئے نکالی گئی، اس میں تین مسائل ہیں:

پہلا مسئلہ—ترمذی نے بہز بن حکیم کی ان کے والد سے اپنے دادا کے حوالے سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باری تعالی کے ارشاد ﴿ كُنتُمۡ خَيۡرَ أُمَّةٍ أُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ ﴾ کے بارے میں فرمایا کہ تم ستر امتوں کو پورا کرو گے اور تم اللہ کے ہاں ان میں سے افضل اور اکرم ہو- ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے.

اور حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ کہ ہم لوگوں کیلئے، لوگوں میں سے بہترین ہیں، ہم لوگوں کو زنجیروں سے اسلام کی طرف چلاتے ہیں.

ابن عباس نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوئے.

حضرت عمر بن الخطاب فرماتے ہیں کہ جو ان جیسا کرے گا وہ انہیں جیسا ہوگا

دوسرا مسئلہ- جب قرآنی نص سے یہ ثابت ہوگیا کہ یہ امت خیر الامم ہے، تو ائمہ حدیث نے حضرت عمران بن حصین سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سے افضل میرا زمانہ ہے، پھر جو ان کے قریب ہو، اور پھر جو ان کے قریب ہو.

یہ اس امر کی دلیل ہے کہ یہ امت پچھلی امتوں سے افضل ہے اور یہی اکثر علماء کا مذہب ہے اور جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل ہوگیا اس نے آپ کو دیکھ لیا، چاہے عمر میں ایک ہی بار وہ اس سے افضل، جو اس کے بعد آئے، اور صحابیت کی فضیلت جیسا کوئی عمل نہیں.

تیسرا مسئلہ- ﴿تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ﴾ تم اچھائیوں کا حکم دیتے ہو اور برائیوں سے روکتے ہو، یہ اس امت کی اس کے عمل کی وجہ سے مدح ہے اور اس صفت کے باعث جس سے وہ موصوف ہیں، جب انہوں نے تبدیلی کا عمل ترک کر دیا اور منکر پرستی کی، تو مدح کا نام ان سے زائل ہو جائے گا اور مذمت ان کے ذمہ واجب ہو جائے گی اور یہی ان کی ضلالت کا سبب ہوگا، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی خصلت کا ذکر شروع سورت میں گذر چکا ہے.

تفسیر ابوالسعود ۲/۰۷پر مذکور ہے:

﴿ كُنتُمۡ خَيۡرَ أُمَّةٍ ﴾: تم بہترین امت ہو، یہ کلام سابق سے جدید ہے، اہل ایمان کے حق پر اتفاق اور خیر کی دعوت پر تثبیت ہی ہے اور لفظ (كُنتُمۡ) یہ کان ناقصہ ہے جو کسی شے کے زمانہ ماضی میں صفت کے باعث متحقق ہونے پر دلالت کرتا ہے، بغیر اس کے کہ سابقہ یا لاحقہ عدم پر دلالت کرے جیسے کہ اللہ تعالی کے اس قول میں ﴿ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴾ کہ اللہ تعالی خوب بخشنے والا خوب رحم کرنے والا ہے.

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تم اللہ تعالی کے علم میں یا لوحِ محفوظ میں یا سابق امتوں میں بہترین امت ہو.

یہ بھی کہا گیا ہے اس کا معنی ہے کہ تم بہترین امت لوگوں کیلئے نکالی گئی ہو، یہ امت کی صفت ہے اور "لام" أُخۡرِجَتۡ سے متعلق ہے یعنی ان کیلئے ظاہر کی گئی.

ابن عباس فرماتے ہیں:

اس سے امت محمدیہ مراد ہے، زجاج کہتے ہیں کہ اس خطاب کا اصل یہ ہے کہ یہ رسول اللہ کے صحابہ کیلئے ہے اور وہ بعینہ تمام امت کو عام و شامل ہے.

سنن ترمذی میں حضرت بہز بن حکیم کی اپنے والد سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے باری تعالی کے ارشاد ﴿ كُنتُمۡ خَيۡرَ أُمَّةٍ أُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ ﴾ کے بارے میں سنا کہ تم ستر امتوں کو مکمل کرنے والے ہو، تم ان میں سے اللہ کے ہاں افضل اور اکمل ہو.

اور یہ بات ظاہر ہے کہ امت سے مراد ان کے اوائل واواخر سبھی ہیں، صرف اوائل ہی مراد نہیں. اس امت کے بعد والے لوگ بھی اس حکم میں داخل ہیں.

مفسرین کی تفسیر کا ماحصل

مسلم مفسرین میں سے کسی نے نہیں کہا کہ باری تعالی کا ارشاد ﴿ هُوَ ٱلَّذِى بَعَثَ فِى ٱلْأُمِّيِّـۧنَ رَسُولًا مِّنْهُمْ ﴾ یہ نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی اور اور اصل بعثت پر دلالت کرتی ہے اور باری تعالی کا یہ ارشاد ﴿ وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا۟ بِهِمْ ۚ ﴾ یہ آپ کی دوسری اور ظلی وبروزی بعثت کی دلیل ہے، بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تو بعثت عامہ ہے جو تمام زمانوں اور مکانوں کو شامل ہے، وہی اولین وآخرین کیلئے مبعوث ربانی ہیں اور آپ کی امت خیر امت ہے، اس وجہ سے وہ تاقیامت آپ کی دعوت کو قائم کرنے والی ہے، یہی جملہ مسلم مفسرین کی اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں مذکور ہے.

امت محمدیہ کے تمام مبلغین دعاۃ کا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سبھی کے اعمال کو شامل ہے، اسے ہی محدث دہلوی نے سید المرسلین نبی خاتم اور مفہم اعظم کی خصوصیت ٹھہرایا اور اسے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانی سے تعبیر فرمایا ہے مگر قادیانیت نے نقل میں خیانت سے کام لیا تاکہ وہ عوام پر "مفہم اعظم" کی بعثت ثانی کی اصل حقیقت کو خلط کردے، یہی قادیانیت کا مغالطہ ہے.

اس لئے ہم ابنائے ملت قادیانیت کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ:

اولاً- قرآن کریم کے بیان میں تامل کریں جس نے آپ کی عمومی بعثت کو قیامت تک کے زمانے کیلئے شامل قرار دیا.

ثانیاً- مرزائی مغالطہ میں بھی تامل کریں اور یقین کرلیں کہ بشریت کو کسی دیگر ظلی و بروزی نبوت کی ضرورت ہر گز نہیں ہے.

رہا قادیانیت کا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا "دو بعثتوں" کا باطل نقطہ نظر تو اس کا قرآن وسنت میں کہیں ذکر نہیں نہ اس سے انسانی معاشرے، وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم ، مہذب ہوں یا غیر مہذب متعارف ہیں، یہ نقطہ نظر شرع اور عقل و منطق کے یکسر خلاف اور حق وصواب کے کھلم کھلا معارض ہے.

جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جو نبی خاتم ہیں ، وہ ایک ہی بار مبعوث ہوئے، ان کی بعثت تمام انسانیت کیلئے ہے، ان کی بعثت قیامت تک کیلئے ہے، دو بعثتوں کا تصور خالص باطل نقطہ نظر ہے جو تناسخ کے نقطہ نظر کے مشابہ ایک باطل نقطہ نظر ہے.

هذا وصلى الله وسلم على النبي الخاتم ﷺ وعلى آله وصحبه أجمعين.

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

از سلسلہ "دین بھلائی ہے"

مغالطات

پانچواں مغالطہ بعنوان:

قادیانیت کا
کسوف شمس و قمر میں مغالطہ

پانچویں مغالطہ کا خلاصہ

1- اہم امور میں تمہید
2- شمس و قمر کے گرہن کا فلکی نظام
3- مہدی کی علامات اور مرزا قادیانی کی عادت

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد الرسل وخاتم النبيين، وعلى آله، وصحبه أجمعين، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، وبعد! ....

{أعوذ بالله من الشيطان الرجيم}

{بسم الله الرحمن الرحيم}.

يقول اللّٰه عزّ وجلّ: ﴿إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ يُغْشِى ٱلَّيْلَ ٱلنَّهَارَ يَطْلُبُهُۥ حَثِيثًا وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ وَٱلنُّجُومَ مُسَخَّرَٰتٍۭ بِأَمْرِهِۦٓ ۗ أَلَا لَهُ ٱلْخَلْقُ وَٱلْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٥٤﴾﴾[الأعراف ٥٤].

وقال النبي ﷺ: "إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله،فإنهما لا ينخسفان لموت أحد،ولا لحياته" الخ.

وقال النبي ﷺ: "الدين النصيحة".

دین بھلائی ہے، ہمارے اس سلسلے کے شعبہ مغالطات کا یہ پانچواں مغالطہ ہے، جس کا عنوان ہے "قادیانیت کا کسوف شمس وقمر میں مغالطہ" یہ مغالطہ کئی خطرناک مغالطات پر مشتمل ہے.

تمہید

سورج اور چاند گرہن سے متعلقہ قادیانیت کا مغالطہ قادیانیت کے دیگر کئی مغالطات پر مشتمل ہے ، اس مغالطہ کی اصل حقیقت کے علم وادراک کیلئے ہم اس تمہید سے آغاز کرتے ہیں جو بعض بنیادی ضروری امور کو شامل ہے.

اولاً—سورج اور چاند گرہن شارع کی نظر میں :

» صحیح مسلم اور صحیح بخاری کی روایت ہے کہ :

"إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله، فإنهما لا ينخسفان لموت أحد، ولا لحياته، فإذا رأيتموها فكبّروا، وادعو الله، وصلوا، وتصدقوا يا أمة محمد".

یقیناً شمس وقمر اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انہیں کسی کی موت وحیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، سو جب تم انہیں اس حالت میں دیکھو تو اے امت محمد ! اللہ سے دعا کرو، نماز پڑھو اور صدقہ کرو.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی اس امر میں صریح ہے کہ چاند یا سورج گرہن کا تعلق واقعات وحوادث سے نہیں ہوتا ، وہ اہم ہوں یا غیر اہم، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا تو اس وقت سورج گرہن ہوا تو بعض نے یہ سمجھا کہ گرہن کا لگنا اہم حوادث سے تعلق رکھتا ہے، اس غلط گمانی کے رد اور امت کی فکری وعقدی اصلاح کی خاطر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ ارشاد فرمایا:

ثانیا- سورج اور چاند کا گرہن فلکی حساب سے مندرجہ ذیل طور پر پیش آتا ہے

چاند گرہن قمری ماہ کی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں رات کو ہوتا ہے جبکہ سورج گرہن مہینے کے ستائیسویں، اٹھائیسویں اور انتیسویں دن ہوتا ہے اور جو لوگ بھی جیسے کہ قادیانیت یہ زعم کرتے ہیں کہ شمس و قمر کے گرہن کا اہم واقعات سے تعلق ہوتا ہے وہ یا تو ان کے وقوع کی تاریخ نہیں جانتے یا جان بوجھ کر جہالت سے کام لیتے ہیں کیونکہ انہیں حتمی طور پر علم ہے اور ان کا مشاہدہ بھی گواہ ہے کہ حوادث تو صرف مخصوص تواریخ ہی میں پیش نہیں آتے ،ان کیلئے کوئی خاص زمانہ مقرر نہیں ہوتا.

اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ سورج اور چاند کا گرہن، یہ سورج، چاند اور زمین (ان تینوں) کے مخصوص ہیئت پر ہونے سے وقوع پذیر ہوتا ہے، چاند گرہن تب ہوتا ہے جب زمین کا سایہ چاند پر پڑتا ہے، اور سورج کی روشنی اس پر نہیں پڑتی کیونکہ یہ تینوں گردش میں ہوتے ہیں.

نیز چاند گرہن تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں رات کو ہی ہوتا ہے اور سورج گرہن ستائیس، اٹھائیس اور انتیس کے دن کو ہی ہوتا ہے جب سے اللہ تعالی نے نظام فلکی بنایا ہے ان کے "گرہن" کا عمل اس مذکورہ نظام کے بر خلاف نہیں ہوا.

ثالثاً- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کی علامات ذکر فرمائیں، ان میں یہ کہ اس کا نام،، محمد،، ہوگا، اس کے والد کا نام،، عبد اللہ،، ہوگا اور وہ امت محمدیہ کا ایک فرد ہوگا، وہ جب دمشق کی جامع مسجد میں حضرت عیسی علیہ السلام سے نماز کی امامت کیلئے کہے گا تو وہ یہ فرما کر کہ (امامکم منکم) تمہارا امام تمہیں میں سے ہے امامت نماز سے

سے معذرت کرلیں گے.

حضرت عیسی علیہ السلام تو سابقین انبیاء میں سے ایک ہیں، اور مہدی منتظر اس امت محمدیہ ہی کا ایک فرد ہوگا، لہذا مہدی اور عیسی دو علیحدہ علیحدہ شخص ہیں، قطعاً ایک نہیں. وہ دو مستقل شخصیتیں ہیں، ہر گز ایک شخصیت نہیں.

رابعاً- مرزا کی اپنے دعووں میں عادات اس طرح ہیں کہ:

اولاً- مرزا غلام احمد قادیانی اس امر کا عادی رہا کہ وہ دعوی تو عظیم الشان کرتا مگر اس میں جھوٹا ہونے کے سبب وہ اپنے دعوی کی شرعی سند نہ پاتا، تو وہ مغالطات کا سہارا لیتا اور واہی اور بے بنیاد دلائل تلاش کرتا جو اس کے دعوے سے میچ نہ کھاتے ، نہ ہی ان کی کوئی علمی قیمت اور شرعی وقعت ہوتی بلکہ وہ نقلِ صحیح کے مخالف اور عقل و منطق کے معارض ہوتے ، جس کا ایک نمونہ پیش خدمت ہے.

مرزا قادیانی براہین احمدیہ کے ضمیمہ ۱۸۷/۵ مندرج در روحانی خزائن ۳۵۹/۲۱ میں یوں رقمطراز ہے:

"ایسا ہی احادیثِ صحیحہ میں آیا تھا، کہ وہ مسیح موعود، صدی کے سر پر آئیگا، اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا".

ہم کہتے ہیں کہ:

احادیث نبویہ کے مبارک مجموعہ میں اس مضمون کی ایک بھی حدیث نہیں ہے.

دوسرا نمونہ پیش خدمت ہے:

مرزانے دعوی کیاکہ "وہ مسیح ہے" مگراس کے لئے وہ قرآنی آیات میں سے کوئی آیت یااحادیث مبارکہ میں سے کوئی حدیث پیش نہ کرسکا.البتہ اس نے مغالطات کی راہ اختیار کی اور دجل کا سہارالیا.

ثانیاً- مرزاکی یہ بھی عادت رہی ہے کہ وہ کتاب وسنت سے ثابت شدہ امر کواگر اپنے خودساختہ عقیدہ کے خلاف ہو تو علی الاطلاق ترک کردیتاہے ، یا وہ شرعی نصوص میں باطل تاویلات اختیار کرتاہے ،اس کی واضح مثالیں حضرت عیسی علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا،ان کارفع سماوی،اور وہاں سے ان کا نزول اور حیات عیسی علیہ السلام ہیں ، یہ تمام اسلامی مسلمات قرآن وسنت سے ثابت شدہ ہیں ، مگر مرزااپنے مذموم اہداف ومقاصد کیلئے ان ثابت شدہ عقائد کاانکار کرکے ان میں وارد نصوص میں من مانی تاویلات کرتارہاہے.

ثالثاً-اس کی عادت میں سے یہ بھی ہے کہ گرے پڑے ضعیف اقوال یاموضوع احادیث کو صحیح وثابت حدیث کے مقابلہ میں ترجیح دیتاہے ، اگر صحیح اور قوی قول یا صحیح متصل اور مرفوع حدیث اس کے خودساختہ عقیدہ کے خلاف ہو پھر وہ صحیح کو اعتبار میں نہیں لاتا، نمونہ کے طورپر ہم شمس وقمر کے گرہن کو لیتے ہیں کہ مرزانے ایک ضعیف السند ، غیر ثقہ روایت کی وجہ سے مہدی اور مسیح کوایک ہی شخصیت بنادیا اور وہ قول یہ ہے کہ (لا مهدي إلا عيسى عليه السلام)اوراس سے اس کی غرض دو شخصیتوں کوایک بنانے کی ہے حالانکہ اگراس قول کو تسلیم بھی کرلیا جائے پھر بھی اس کے معارض صحاح کی احادیث کے تناظر میں ہمیں دو شخصیتوں کوایک کرنے کی

ہر گز حاجت نہیں پڑتی.

مذکورہ روایت اور دیگر قوی احادیث کے مابین جمع کی امام قرطبیؒ نے تذکرہ میں یہ صورت نکالی ہے. وہ کہتے ہیں:

"لا مهدي إلاّ عيسى، هذا لا ينافي ما تقدم في أحاديث المهدي، أي أنه لا مهدي إلاّ عيسى لعصمته وكماله، فلا ينافي وجود المهدي كقولهم، لا فتي إلاّ علي، ومثل ذلك ذكر الإمام الشعراني".

مہدی صرف عیسی ہی ہیں، یہ مہدی کے متعلق وارد احادیث کے معارض و منافی نہیں ہے اور اس کا معنی یہ ہوگا کہ مہدی صرف عیسی ہی ہے ، یہ ان کی عصمت و کمال کی بنا پر ہے، جو حضرت عیسی کے علاوہ مہدی کے وجود کے منافی نہیں ہے، اس کی مثال ایسی ہے جیسے ان کا قول لا فتي إلاّ علي کہ علی کے علاوہ کوئی جوان نہیں، امام شعرانی نے بھی یوں ہی کہا ہے.

اور یوں ان حضرات نے اس قول کو دیگر ان احادیث صحیحہ کے ساتھ جمع کر لیا ہے جو مہدی کی ذات پر دال ہیں، اور حضرت عیسی اور مہدی ان کے دو الگ الگ شخصیتیں ہونے کو بتاتی ہیں.

مگر مرزا قادیانی ہے کہ اس نے حسب عادت مہدی کے بارے میں وارد صحیح احادیث کو ترک کر دیا، اور اس نے اس لئے ایسا کیا کہ اس اکیلے ہی نے اپنے لئے مہدی اور مسیح "دو" ہونے کے دعوے کئے ہیں حالانکہ مرزا قادیانی پر احادیث مہدی میں

بیان کردہ ان کی علامات میں سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان کردہ علامات میں سے کوئی علامت فٹ نہیں بیٹھتی تھی، مرزانے اپنی اس غیر شرعی اور باطل غرض کیلئے ایک ضعیف اور ساقط وواہی قول کا سہارا لیا اور صحیح وثابت کو ترک کر دیا، نیز اس نے امت کے ثقہ علماء کرام کی دونوں اقوال میں جمع کی صورت کو بھی قبول نہ کیا اور آج بھی قادیانیت کا یہی وطیرہ ہے کہ وہ اس ضعیف قول سے تمسک کرتی ہوئی خوب چلاتی ہے کہ مہدی ہی مسیح ہے، پھر مرزانے یہ بھی سعی کی کہ اس قول کو اپنی خواہش کے مطابق اپنے اوپر فٹ کرے حالانکہ یہ امر اس کیلئے مستحیل ہے جیسا کہ ہم ابھی ذکر کرتے ہیں.

امام باقر کی طرف انتہائی ضعیف درجہ سے منسوب قول

وہ قول جو امام باقر کی طرف انتہائی طور پر ضعیف سند سے منسوب ہے وہ یہ ہے

"إن لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق الله السموات والأرض ينكسف القمر لأول ليلة من رمضان، وتنكسف الشمس في النصف منه، ولم تكونا منذ خلق الله السموات الأرض".

ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں، جو خلقت ارض وسماء سے آج تک پیش نہیں آئی ہیں:

۱- چاند گرہن رمضان کی پہلی تاریخ کو ہوگا

۲- سورج گرہن اس کے نصف میں ہوگا.

اور یہ دونوں اس وقت سے جب سے اللہ تعالی نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے، مذکورہ طور پر پیش نہیں آئے.

یہ امر واضح ہے کہ مذکورہ قول مندرجہ ذیل امور پر مشتمل ہے:

۱-چاند گرہن کا ماہ رمضان کی پہلی رات میں ہونا.

۲-سورج گرہن کا ماہ رمضان کے نصف میں ہونا.

۳-شمس و قمر کے اس طرح کے گرہن کا پہلے کبھی بھی واقع نہ ہونا اور اس کسوف کا خلاف عادت واقع ہونا، کیونکہ معروف عادت یہ ہے کہ چاند کو تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں رات کو گرہن لگتا ہے اور سورج کو مہینے کی ستائیسویں، اٹھائیسویں اور انتیسویں تاریخ کو گرہن لگتا ہے.

ہمارا مناقشہ

ہم قول مذکور کے بارے میں دو جہت سے بات کرتے ہیں:

پہلی جہت :ان گرہنوں کا معتاد اور معروف نظام فلکی کے خلاف وقوع یا عدم وقوع.

دوسری جہت: قول مذکور کی سند کے اعتبار سے حیثیت.

پہلی جہت کے بارے میں یہ عرض ہے کہ گرہن کی وہ صورت جو مرزا کے دور میں ہوئی اس دنیا کی تاریخ میں کئی بار واقع ہو چکی ہے اور یہ امر قادیانیت کی مرزا کیلئے مہدیت کی دلیل نہ بننے کیلئے کافی وشافی شاہد ہے.

قادیانیت کا قول مذکور سے تمسک

قادیانیت شمس و قمر کے گرہن کے مغالطہ کا خوب ڈھنڈورا پیٹتی ہے، اسکی

مؤلفات اور آج کل اس کے ابلاغ عامہ کے ذرائع پر بھی اس کا چرچا خوب زور وشور سے کرتی ہے.

جریدۃ الفضل بتاریخ ۹/۷/۱۹۹۴ م عدد نمبر ۳۰-۳۱ جلد دوم میں اس عنوان کو یوں نمایاں کیا گیا ہے:

"عظیم الشان پیش گوئی ربّ قادر کی شہادت"

اس جریدہ میں قادیانیت نے قول مذکور (إن لمهدينا آيتين...الخ) کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہوئے مرزا قادیانی کی صداقت کی دلیل بتایا ہے.

ہم کہتے ہیں کہ:

ماہ رمضان میں شمس وقمر کے گرہن والا مغالطہ جس سے قادیانیت مرزا کی مہدیت ثابت کرنے کی سعی کرتی ہے وہ امام باقر کی طرف ایک غیر ثابت اور غیر ثقہ قول ہے (جس کی تفصیل بھی ہم ذکر کریں گے) علاوہ ازیں یہ بہت سے دیگر مغالطات کو بھی اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہیں جن میں بعض کا ذکر ہم اس کے ازالہ کے ساتھ پیش کرتے ہیں.

پہلا خطرناک مغالطہ مع ازالہ

قادیانیت کے ہاں گرہن کا مذکورہ طور پر واقع ہونا ایک عظیم الشان امر ہے جو اس کے ہاں اللہ تعالی کی شہادت کے قائم مقام ہے، جبکہ ہمارے نزدیک یہ کذبِ صریح، دجلِ محض اور انتہائی خطرناک مغالطہ ہے.

کیونکہ قادیانیت نے اس کی نسبت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی ہے جو صریحاً کذب ہے جبکہ خود امام باقر نے (بشرط صحتِ نسبت) اس کو رسول اللہ کی طرف منسوب نہیں کیا نہ ہی حدیث کی کسی کتاب میں یہ قول جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے، لہذا نسبت کرنے والے اس وعید نبوی کے مستحق ہیں.

"من كذب عليّ متعمدًا، فليتبوّ مقعده من النار".

جس کسی نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم بنالیا

دوسرا مغالطہ

احادیث نبویہ میں صراحت سے مہدی کی علامات مذکور ہیں جن میں ان کا نام، ان کے والد کا نام، اور ان کی نسبت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی طرف، اور لوگوں کا مکہ مکرمہ میں ان کے ہاتھوں پر بیعت کرنا، ان کا حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ دمشق میں ہونا اور ان کے اور حضرت عیسی علیہ السلام کے ہاتھوں پر اسلام کا غلبہ ہونا، ان کے زمانے میں دنیا کے اندر امن وسلامتی اور رفاہیت کا عام ہونا، دجال اور اس کے دجل کا ان کے ہاتھ سے صفایا ہونا، اور ان کے زمانے میں ملتوں میں صرف ملت اسلام کا باقی رہنا، یہ سبھی کچھ امام مہدی رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں صریح احادیث میں درج ہیں اور یہ امت مسلمہ کے ہاں متعارف اور مشہور ہے ، مگر چونکہ یہ علامات مرزا قادیانی پر منطبق نہیں ہوتی ہیں اس لئے مرزا قادیانی نے ان تمام علامات کو ترک کرکے ایک غیر ثابت قول سے غیر

شرعی اسلوب سے اپنے دعویٔ مہدیت کیلئے مذکورہ راہ اختیار کرلی.

تیسرا مغالطہ

قادیانیت اس غیر معروف قول کے بیان میں مبالغہ آرائی کرتے ہوئے اسے ایک بہت بڑی حجت شرعی بنانے کی کوشش کرتی ہے کہ گویا یہ قادرِ مطلق کی طرف سے شہادت ہے. جبکہ در حقیقت یہ ایک دھوکہ ہی ہے اور ہم یہاں اس کو واضح کرکے اس مغالطہ کاازالہ کرتے ہیں.

قول مذکور کے امام باقر تک رواۃ

پہلا راوی: اس قول مذکور کے امام باقر تک راویوں میں سے پہلا راوی عمر بن شمر ہے جس کے بارے میں امام ذہبی میزان الاعتدال کے صفحہ ۲/۲٦۲ پر فرماتے ہیں:

"ليس بشيء زائغ كذاب رافضي يشتم الصحابة، ويروي الموضوعات عن الثقات منكر الحديث لا يكتب حديثه متروك الحديث".

کوئی شیٔ نہیں، منحرف ہے، جھوٹاہے، رافضی ہے، صحابہ کرام پر سب وشتم کرتاہے، ثقہ راویوں کی طرف نسبت کرکے موضوع روایات نقل کرتاہے، منکرالحدیث ہے، اس کی حدیث لکھی نہ جائے گی، متروک الحدیث ہے،،.

علامہ ذہبی نے اس راوی کو جن (۹) اوصاف سے وصف کیاہے یہی اس روایت کے غیر معتمد ہونے کے لئے کافی ہے.

دوسرا راوی: اس قول مذکور کادوسراراوی جابر ہے، راویوں میں سے اس نام کے

بہت سے راوی ہیں، اب یہاں کون سے جابر مراد ہیں، اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا. یہ مجہول شخصیت کا راوی ہے، ہاں وہ جابر جس کا لقب جعفی ہے، اس کے متعلق امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ،، جن جھوٹوں سے میں ملا ہوں، ان میں سے جعفی سے بڑا کذاب میں نے نہیں دیکھا.

تیسرا راوی: قول مذکور کا تیسرا راوی محمد بن علی ہے، اب اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ یہ محمد وہی محمد الباقر ہیں، کیونکہ عمر بن شمر کی عادت یہ تھی کہ وہ موضوع احادیث کی نسبت ثقات کی طرف کرتا تھا.

اگر اس قول کی سند کی یہ حالت ہے تو اس طرح کی روایات سے دلیل پکڑنا کیسا ہوگا؟

چوتھا مغالطہ

قادیانیت کے مرجع، مذکور قول کی سند پر کلام کے بعد ہم قادیانیت کے جس مغالطہ کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں وہ مرزا قادیانی کا اس پیش گوئی کا اپنے آپ کو مصداق بنانے کی ناکام کوشش ہے اور وہ ایک ایسی عجیب وغریب تاویل ہے جو عقل ومنطق اور لغت عربی سے کھلم کھلا متعارض ہے، اور وہ یوں ہے:

قانون قدرت ہے کہ چاند گرہن ۱۳-۱۴-۱۵ ان تین تاریخوں میں کسی ایک تاریخ میں لگتا ہے، جب چاند اپنے شباب پر ہوتا ہے، اور سورج گرہن چاند کی ۲۷-۲۸-۲۹ تین تاریخوں میں سے کسی ایک تاریخ میں لگتا ہے، لہذا رمضان کی پہلی رات سے مراد تو چاند گرہن کی ان تین راتوں میں سے پہلی رات یعنی ۱۳ رمضان کی رات

ہے،اور مرزا قادیانی کے زمانہ میں چاند کو گرہن ۱۳ کو اور سوج گرہن ۲۸ کو جو لگا، یہ اس قول کے عین مطابق ہے.

قادیانی تاویل کا ماحصل

قادیانی تاویل کا ماحصل ایسے امور کا اثبات ہے جو بدیہی البطلان ہیں:

أ-رمضان کی تیرہویں تاریخ کو پہلی رات قرار دینا.

ب-وسط رمضان سے رمضان کی اٹھائیسویں تاریخ مراد لینا، یقینا یہ ایک باطل کاروائی اور مردود تاویل ہے کیونکہ کسی مہینے کی تیرہویں رات پہلی نہیں ہوتی نہ ہی اٹھائیسویں تاریخ مہینے کا وسط ہوتا ہے.

اور یوں مرزا قادیانی کے زمانے کے چاند اور سورج گرہن ہر دو امام باقر کی طرف منسوب مذکورہ قول کے بھی سراسر خلاف ہیں، مرزا قادیانی اس قول کا مصداق نہیں بن سکتا کیونکہ اسی قول میں وارد نص تو پیشگی طور پر قادیانیت کی اس تاویل کا ابطال کررہی ہے اور وہ ہے (لم تكونا منذ خلق الله السماوات والأرض) کہ ایسا گرہن آسمان وزمین کی خلقت سے لیکر کبھی واقع نہیں ہوا.

یہ نص اس امر کی واضح دلیل ہے کہ مہدی کے زمانے کا گرہن تاریخ میں اپنی نوعیت کا پہلا گرہن ہوگا.

اب مرزا کے زمانے کا گرہن تو اس وصف سے بالکل عاری ہے کیونکہ مرزا قادیانی کے زمانہ کی تواریخ والا گرہن اس عالم کی تاریخ میں کئی بار اس سے پہلے پیش

آچکا ہے، یہ تاریخ کا اولین گرہن نہیں، لہذا قادیانیت کیلئے اس قول سے کسب اعتبار سے استدلال درست نہیں.

رہی یہ قادیانی کوشش کہ مرزا قادیانی اس قول کا مصداق ہے، تو اس کی انتہائی رکیک یہ تاویل ہے کہ چاند گرہن جو تیرھویں چودھویں اور پندرھویں رات کو وقوع پذیر ہوتی ہے وہ مرزا قادیانی کے زمانہ میں جب رمضان کی تیرھویں رات کو پیش آیا تو مہینے کی تیرھویں رات کو اس بناپر مہینہ کی پہلی رات قرار دیا جائے کہ وہ گرہن کی راتوں کی پہلی رات ہے، یقیناً یہ کھلے طور پر مضحکہ خیز تاویل ہے.

اس قول مذکور میں گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات کا ذکر نہیں بلکہ مہینے کی پہلی رات کی تصریح موجود ہے، لہذا قادیانیت کی یہ تاویل مردود اور باطل ہے.

اسی طرح سورج گرہن کے بارے میں امر معتاد یہ ہے کہ وہ ستائیس، اٹھائیس اور انتیسویں کو لگتا ہے، مرزا کے زمانے میں وہ اٹھائیس تاریخ کو لگا، یعنی ایام گرہن کے وسطی اور درمیانی دن میں سورج گرہن ہوا، تو مرزا نے اسے نصف سے تاویل کیا اور یہ قادیانی تاویل بھی ظاہر البطلان ہے:

اولاً- اٹھائیس تاریخ مہینہ کا نصف نہیں ہوتا.

ثانیاً- ایام گرہن کا وسطی یا درمیانی دن مہینے کا نصف نہیں کہلاتا.

اس وضاحت سے ہماری غرض یہ ہے کہ ابنائے ملت قادیانیت اس میں تامل اور غور وفکر کریں اور ان تاویلات کے بطلان کو سمجھیں تا کہ ان پر مرزا قادیانی کے جھوٹ آشکارا ہوں، اگر وہ نیک نیتی اور حق جاننے کی خاطر ان صفحات کو پڑھیں گے

کہ تو ہمیں یقین ہے کہ ان شاءاللہ ضرور راہِ حق کو پالیں گے.

قولِ مذکور اور خلاصہ کلام

اگر قادیانیت اس ضعیف الِاسناد قول کی نص کو سامنے رکھے تو اس پر یہ واضح ہو جائے گا کہ یہ قول فلکی نظام میں مندرجہ ذیل تبدیلی کا تقاضا کرتا ہے:

اولاً- چاند گرہن ماہ رمضان کی پہلی تاریخ میں ہو (نہ کہ اس ماہ کے وسط کے قریب بارہ کی رات کو)

اسی طرح سورج گرہن ماہ رمضان کے وسط میں ہو (نہ کہ آخر میں ۲۸ کو)

ثانیاً- خلقت آسمان وزمین کے آغاز سے لیکر تاحال ان دونوں تاریخوں میں یعنی رمضان کی پہلی رات، چاند گرہن اور وسط رمضان میں سورج گرہن کا نہ ہونا، دلیل ہے کہ نظام فلکی میں کوئی تغیر اور تبدیلی نہیں ہوئی، لہذا قولِ مذکور کی روشنی میں امامِ مہدی کا ظہور نہیں ہوا.

قادیانی کھیل

جب قادیانیت نے مرزا کی مہدیت کی تائید میں کوئی امر نہ پایا حتی کہ اس ضعیف الاسناد قول میں بھی اس کے کام کی کوئی چیز نہ نکلی تو اس نے ایک انتہائی غیر معقول تاویل کا سہارا لیا اور وہ یہ کہ اس قول میں وارد ،،رمضان کی پہلی رات،، رمضان کی تیرہویں رات کو بنادیا اور وسط رمضان اس کے ۲۸ تاریخ کو قرار دیا اور پھر اپنی اس باطل تاویل کو جو عقل ومنطق اور لغت کے کھلم کھلا خلاف ہے بڑی شان وشوکت

سے بیان یوں کیا.

ایک مقام پر وہ کہتے ہیں:

"لو گو! جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا".

"یہ راز تم کو شمس و قمر بھی دکھا چکا".

ہماری مخلصانہ دعوت

مناسب ہو گا کہ ہم اس موقع پر ابنائے ملت قادیانیت کو نہایت اخلاص سے راہِ راست اختیار کرنے کی دعوت دیں اور کہیں: کیا اس تفصیل و بیان کے بعد بھی آپ کا کوئی وہم وخیال رہ جاتا ہے کہ مرزا قادیانی مہدی ہے؟

غور کریں کہ مہدی کا مکہ میں ظہور ہو گا، لوگ اس کی بیعت کریں گے، قادیان میں پیدا ہونے والا جس نے مکہ مکرمہ دیکھا تک نہیں، نہ دمشق دیکھا، نہ اس کا نام نبی خاتم سے ملتا ہے، نہ اس کے باپ کا نام نبی خاتم کے والد محترم جیسا ہے، نہ اس کے زمانے میں (بقول مذکور) نظام فلکی تبدیل ہوا، نہ دنیا کے احوال امن کے حوالے سے بدلے، نہ اقتصادی حالات بہتر ہوئے، وہ ہر گز ہر گز مہدی نہیں ہو سکتا، یقیناً وہ اس دعوے میں جھوٹا ہے، یہی حق ہے، جو ہمارے اس بیان سے ثابت ہو چکا اور حق ہی اس لائق ہوتا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے.

هذا وصلى الله وسلم على النبي الخاتم ﷺ وعلى آله وصحبه أجمعين.

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

از سلسلہ "دین بھلائی ہے"

مغالطات

چھٹا مغالطہ بعنوان:

قادیانیت کا
مکر یہود کی تعیین میں مغالطہ

چھٹے مغالطہ کا خلاصہ:

۱- اہم امور میں تمہید
۲- قادیانیت کی اللہ کے نبی حضرت عیسی علیہ السلام کی اہانت
۳- قادیانیت کی نقل صحیح اور لغت کی مخالفت
۴- قادیانیت کا قرآن کریم سے استہزاء

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد الرسل وخاتم النبيين، وعلى آله، وصحبه أجمعين، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، وبعد! .....

{أعوذ بالله من الشيطان الرجيم}

{بسم الله الرحمن الرحيم}.

يقول الله عزّ وجلّ:﴿ وَمَكَرُوا۟ وَمَكَرَ ٱللَّهُ ۖ وَٱللَّهُ خَيْرُ ٱلْمَـٰكِرِينَ ﴿٥٤﴾ ﴾[آل عمران: ٥٤].

وقال النبي ﷺ: "الدين النصيحة".

صدق الله العظيم،وصدق رسوله النبي الكريم.

دین بھلائی ہے، ہمارے اس سلسلے کے شعبہ مغالطات کا یہ چھٹا مغالطہ ہے، جس کا عنوان ہے "قادیانیت کا یہود کے حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ مکر کی تعیین میں مغالطہ" یہ مغالطہ کئی خطرناک مغالطات پر مشتمل ہے.

تمہید

قادیانی باطل عقائد اور اس کے اغالیط میں سے اس کا ایک یہ قول بھی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو نعوذ باللہ صلیب پر لٹکا دیا گیا ہے.

قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی ازالۃالاوہام ص۳۷۹اور روحانی خزائن ص۳/۲۹۵پر یوں رقمطراز ہے:

"پھر بعد اس کے مسیح ان کے حوالہ کیا گیا،اور اس کو تازیانے لگائے گئے،اور جس قدر گالیاں سننااور فقیہوں اور مولویوں کے

اشارے سے طمانچے کھانا، اور ہنسی اور ٹھٹھے اڑائے جانا اس کے حق میں مقدر تھا، سب نے دیکھا آخر صلیب دینے کے لئے تیار ہوئے، یہ جمعہ کا دن تھا، اور عصر کا وقت اور اتفاقاً یہ یہودیوں کی عید فصیح کا بھی دن تھا، اس لئے فرصت بہت کم تھی.... تب یہودیوں نے جلدی سے مسیح کو دو چوروں کے ساتھ صلیب پر چڑھادیا کہ شام سے پہلے ہی لاشیں اتاری جائیں".

قادیانی مذکورہ تصریح مندرجہ ذیل امور پر مشتمل ہے:

اولاً- حضرت مسیح علیہ السلام کو تازیانے لگائے گئے.

ثانیاً- حضرت مسیح علیہ السلام کو گالیاں دی گئیں.

ثالثاً- حضرت مسیح علیہ السلام کو طمانچے مارے گئے.

رابعاً- حضرت مسیح علیہ السلام کا مذاق اڑایا گیا.

خامساً- حضرت مسیح علیہ السلام کو سولی پر لٹکایا گیا.

قادیانیت کے ہاں یہود کا حضرت عیسی علیہ السلام کے خلاف یہ مکر تھا کہ وہ ان کی شان میں جو کر سکتے تھے کر گذرے اور اللہ تعالی عزیز و حکیم نے حضرت عیسی علیہ السلام کو یہود کے مکر سے بچانے کیلئے کچھ نہ کیا حالانکہ اسی کا قرآن میں یہ اعلان ہے کہ

﴿ وَمَكَرُوا۟ وَمَكَرَ ٱللَّهُ ۖ وَٱللَّهُ خَيْرُ ٱلْمَٰكِرِينَ ﴿٥٤﴾ ﴾ آل عمران: ٥٤

اور انہوں نے مکر کیا اور اللہ تعالی نے مکر کیا اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والے ہیں.

ایک قادیانی اپنے زعیم کی تائید میں "وما صلبوہ" کی تفسیر میں کہتے ہیں:

"یہود نے حضرت مسیح کو صلیب پر نہیں مارا".

وہ مصلوب کی تفسیر میں یوں بھی کہتا ہے:

"کیونکہ عرفِ لغوی میں مصلوب اسے کہتے ہیں جس کی موت صلیب پر واقع ہو جائے، اور جس کی موت واقع نہ ہو، اسے مصلوب نہیں کہتے".

یاد رہے کہ ہم نے اپنے سلسلہ محاضرات میں چوتھے محاضرہ میں اس قادیانی نقطہ نظر کو کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو سولی پر لٹکایا گیا. اس پر مفصل ردّ ہمارے مستقل محاضرہ میں کیا گیا ہے جس کا عنوان ہے " حضرت عیسی کو صلیب پر لٹکائے جانے کے نقطہ نظر کے رد میں دلائل "اس موضوع پر اس کا مطالعہ مفید رہے گا.

اس مقام پر ہم قادیانیت کے حضرت عیسی علیہ السلام کے متعلق یہود کے مکر کی تعیین کا رد اور اس کے اسباب بیان کریں گے، نیز مسلم مفسرین کے حضرت عیسی علیہ السلام کے باب میں ان کے سولی پر لٹکائے جانے کی نفی میں وارد تفسیری اقوال کو پیش کریں گے.

لہذا ہم کہتے ہیں:

مرزا قادیانی کا یہود کے حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں مکر کی ان کے سولی پر لٹکائے جانے سے تعبیر و تعیین کرنا مسلم مفسرین ، نقل صحیح اور لغت عرب کے کھلم کھلا خلاف ہے ،اس باب میں مرزا غلام احمد قادیانی نے بجائے نصوص قرآن

اور اس کے حدیثی بیان کے محرّف و مبدّل اسفار پر اعتماد کیا ہے اور اس نے بھی وہی راستہ اختیار کیا جو ہندوستان کی ایک معروف شخصیت سر سید احمد خان نے اختیار کیا تھا، جو اس نے حضرت مسیح کے واقعہ میں اپنی تفسیر میں وفات مسیح کے عقیدہ کی خاطر اختیار کیا تھ، مرزا کی یہ تقلید اس غرض سے تھی کہ وہ اپنے لئے میسیحیت کے دعوی میں مدد لے سکے، نیز قادیانیت اس مکر کی تعیین میں حضرت عیسی کی اہانت اور اپنے مسیح موعود کی ان پر برتری بتا سکے، باوجود اس کے کہ مرزا قادیانی مثیل مسیح اور ظل مسیح ہونے کا مدعی ہے، پھر قادیانیت مکر یہود کی تعیین میں مغالطہ دیکر اس مثیل اور ظل مسیح کو اصل پر فوقیت دینا چاہتی ہے.

لہذا اس مغالطہ کا ردّ بہت ہی اہم امور میں سے ہے اور ہم اس سلسلے میں اللہ پر توکل کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے

﴿ وَمَكَرُواْ وَمَكَرَ ٱللَّهُۖ وَٱللَّهُ خَيۡرُ ٱلۡمَٰكِرِينَ ﴿٥٤﴾ ﴾

اور انہوں نے مکر کیا اور اللہ تعالی نے مکر کیا اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والے ہیں.

مکر کیا ہے؟

امام رازی اپنی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:

"عبارة عن التدبير المحكم الكامل، ثم اختص في العرف بالتدبير في إيصال الشر إلى الغير".

مکر کامل طور پر محکم تدبیر سے عبارت ہے مگر پھر عرب میں مکر
ایسی تدبیر کو کہا جاتا ہے جو دوسرے کو شر پہنچانے کیلئے ہو.

قرآن کریم کا معروف اسلوب بیان ہے کہ اللہ تعالی کے انبیاء اور رسل کے خلاف کفار کا جو مکر ہو اس میں اللہ تعالی کی سنت یہ رہی کہ اہل کفر کا مکر اہل مکر ہی پر الٹا پڑتا ہے.

ارشاد باری تعالی ہے ﴿وَلَا يَحِيقُ ٱلْمَكْرُ ٱلسَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِۦ﴾ فاطر: ٤٣
اور بری چالیں خود اپنے چلنے والوں ہی کو گھیرے میں لے لیتی ہیں

اسی طرح ارشاد باری تعالی ہے ﴿وَمَكْرُ أُوْلَٰٓئِكَ هُوَ يَبُورُ ﴿١٠﴾﴾ فاطر: ١٠
اور ان کی مکاری ہی ملیامیٹ ہو جائے گی

حضرات انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں کا مکر ہمیشہ ان کو ہی نقصان دیتا ہے اور وہ ان کی ہلاکت کا سبب بنتا ہے، اور انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالی ان کے مکروں سے بغیر تکلیف وضرر کے بچا لیتے ہیں، جیسے حضرت نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کے قصہ میں ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ ۚ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ ٱللَّهُ ۖ وَٱللَّهُ خَيْرُ ٱلْمَٰكِرِينَ ﴿٣٠﴾﴾ الأنفال: ٣٠

اے پیغمبر وہ وقت یاد کریں جب کافر لوگ آپ کے خلاف
منصوبے بنا رہے تھے کہ آپ کو گرفتار کر لیں یا آپ کو قتل کر دیں یا

آپ کو جلاوطن کر دیں، وہ اپنے منصوبے بنارہے تھے اور اللہ اپنا منصوبہ
بنارہا تھا اور اللہ سب سے بہتر منصوبہ ساز ہے

اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَأَرَادُوا۟ بِهِۦ كَيْدًا فَجَعَلْنَـٰهُمُ ٱلْأَخْسَرِينَ ﴿٧٠﴾ ﴾

ان لوگوں نے ابراہیم کیلئے برائی کا منصوبہ بنایا (مگر نتیجہ یہ ہوا کہ)
ہم نے انہی کو بری طرح ناکام کر دیا

سورہ نمل میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت صالح کی قوم کے مکر کا بیان اس طرح فرمایا:

﴿ وَمَكَرُوا۟ مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٠﴾ فَٱنظُرْ كَيْفَ كَانَ عَـٰقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَـٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥١﴾ ﴾ النمل: ٥٠ - ٥١

انہوں نے چال چلی اور ہم نے بھی ایک چال اس طرح چلی کہ ان
کو پتہ بھی نہ لگ سکا، اب دیکھو کہ ان کی چال بازی کا انجام کیسا ہوا کہ ہم
نے انہیں اور ان کی ساری قوم کو تباہ کر کے رکھ دیا.

اب ہم مکرِ یہود کے بارے میں قرآن کریم کے اسلوب بیان کا مطالعہ کرتے ہیں. اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ وَمَكَرُوا۟ وَمَكَرَ ٱللَّهُ ۖ وَٱللَّهُ خَيْرُ ٱلْمَـٰكِرِينَ ﴿٥٤﴾ ﴾ آل عمران: ٥٤

اور کافروں نے (عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف) خفیہ تدبیر کی اور اللہ
نے بھی خفیہ تدبیر کی اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے

یہود کا مکر حضرت عیسی علیہ السلام کو شر اور نقصان پہنچانا تھااور اللہ تعالی کی تدبیر ان کے مکر کو روک کر حضرت عیسی علیہ السلام کی حفاظت کرنا تھی، اور انہیں ان کے مکر سے بچانا تھا، اللہ تعالی نے حضرت عیسی علیہ السلام کے دشمنوں کو ان سے روکے رکھااور انہیں ان سے دور رکھا کہ وہ ان تک پہنچ ہی نہ پائے اور یوں حضرت عیسی علیہ السلام کے دشمنوں کے عزائم خاک میں مل کر رہ گئے اور ان کی ناکامی اور رسوائی ہوئی.

امام زمحشری رحمہ اللہ اپنی تفسیر کشاف ۳٦٦/۱ پر رقمطراز ہیں:

"ومكرهم أنهم وكلوا به من يقتله غيلة، والغيلة بالكسر أن يخدع غيره، فيذهب به إلى موضع، فإذا صار إليه قتله".

ان کا مکر یہ تھا کہ انہوں نے کسی کے ذمہ لگایا کہ وہ انہیں غیلہ (یعنی دھوکے) سے قتل کریں، اور غیلہ کسرہ کے ساتھ دوسرے کو دھوکہ دینے کے معنی میں ہے، کہ وہ دھوکہ سے اسے کسی جگہ لے جاکر قتل کردے

ابن کثیر، جامع البیان، المعالم اور صاحب مدارک اور دیگر مفسرین حضرات نے اس کی تفسیر یوں کی ہے کہ:

"أن مكر اليهود أن يُقتل عيسى عليه السلام".

یہود کا مکر یہ تھا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو قتل کر دیا جائے.

ابن کثیر اور صاحب المدارک نے اس کا اضافہ بھی کیا :

"الصلب مع القتل أيضاً".

سولی کے ساتھ قتل بھی

جیسا کہ صاحب مدارک فرماتے ہیں

"حين أرادوا قتله وصلبه".

جب انہوں نے ان کے قتل اور صلب کا ارادہ کیا

تو اس طرح یہود کے مکر کی تعیین ہو گئی کہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کو سولی کے ذریعہ قتل کرنا چاہتے تھے، اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ فَلَمَّآ أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ ٱلْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنصَارِيٓ إِلَى ٱللَّهِ ﴾ آل عمران: ۵۲

سو جب عیسی نے ان سے قتل کو محسوس کیا تو کہا کہ کون کون ہے جو اللہ کی راہ میں میرے مددگار ہوں گے؟

یعنی حضرت عیسی علیہ السلام نے یہود کے مکر کو خود کے قتل کے ارادے سے محسوس کیا کیونکہ یہاں پر کفر قتل کے معنی میں ہے، یعنی کسی چیز کا نام اس کے سبب کے ذریعے سے رکھ دیا جائے، جیسا کہ باری تعالی کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ وَأَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجَ بِهِۦ مِنَ ٱلثَّمَرَٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ﴾ البقرة: ۲۲

اور اس نے آسمان سے پانی برسایا، سو اس کے ذریعے پھل نکالے جو تمہارے لئے روزی ہے

تو بادلوں سے اترنے والی بارش کو رزق کہا، کیونکہ وہ رزق کا سبب ہے، اور لفظِ "احساس" ایسے مواقع پر خوفناک چیزوں کیلئے ہوتا ہے، جیسا کہ باری تعالی کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ فَلَمَّآ أَحَسُّواْ بَأْسَنَآ إِذَا هُم مِّنْهَا يَرْكُضُونَ ﴾ الأنبياء: ۱۲

سو جب انہوں نے ہماری عذاب کی آہٹ پائی تو وہ ایک دم وہاں
سے بھاگنے لگے

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ إِذْ تَحُسُّونَهُم بِإِذْنِهِۦ ﴾ آل عمران: ۱۵۲

جب تم دشمنوں کو اسی کے حکم سے قتل کر رہے تھے

پس یہود کا مکر ان کا ارادہ قتل تھا جو واضح طور پر متعین ہو گیا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی کے ذریعہ قتل کرنا چاہتے تھے۔

یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل اور صلب کا منصوبہ کیوں بنایا؟

یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو سحر اور جادو قرار دیا اور جادو کی سزا ان کا قتل ٹھہرایا، اور ان کے قتل کی صورت سولی متعین کی، یہ تو مکرِ یہود تھا، اب اللہ تعالیٰ کا ان کے مکر کے خلاف مکر کیا ہے؟

قرآن حکیم نے اللہ کے مکر اور یہود کے سببِ مکر کا یوں بیان فرمایا ہے:

﴿ وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ عَنكَ إِذْ جِئْتَهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴾ المائدة: ۱۱۰

اور جب میں نے بنی اسرائیل کو اس وقت تم سے روکے رکھا جب
تم ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے اور ان میں جو کافر تھے
انہوں نے کہا کہ یہ کھلے جادو کے سوا کچھ نہیں

پھر حضرت عیسی علیہ السلام کو یہود کے مکر کا شعور ہو گیا جیسا کہ قرآن کریم نے بیان فرمایا:

﴿فَلَمَّآ أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ ٱلْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنصَارِىٓ إِلَى ٱللَّهِ﴾ آل عمران: ۵۲

اور پھر جب عیسی نے ان سے کفر (قتل) کو محسوس کیا تو انہوں نے اپنے پیرووں سے کہا کہ کون کون لوگ ہیں جو اللہ کی راہ میں میرے مددگار ہوں گے؟

یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کو اپنے دشمنوں کے منصوبہ قتل کا علم ہو چکا پھر باری تعالی جل شانہ نے حضرت عیسی علیہ السلام سے بنی اسرائیل کو روکے رکھا.

مکر یہود اور مکر اللہ کی تفسیر میں مسلم مفسرین جو لکھتے ہیں اب وہ پیش خدمت ہے:

صاحب کشاف ۱/۵۸۷ پر لکھتے ہیں:

"ومكر الله أن رفع عيسى عليه السلام إلى السماء، وألقى شبهه على من أراد اغتياله حتى قتل".

اللہ کا مکر یہ رہا کہ انہوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا جو انہیں دھوکہ سے قتل کرنا چاہتا تھا اس پر ان کی شبیہ ڈال دی حتی کہ وہ قتل ہو گیا.

تفسیر جلالین ص ۳۷ پر مذکور ہے:

"ومكر الله بهم بأن ألقى شبه عيسى عليه السلام على من قصد قتله، فقتلوه، ورفع عيسى عليه السلام ".

اور اللہ تعالی کا مکر یہ رہا کہ اس نے حضرت عیسی کی شبیہ اس شخص پر ڈال دی جس نے ان کے قتل کا قصد کیا تھا سو انہوں نے اسے قتل کر دیا اور حضرت عیسی علیہ السلام کو اٹھالیا گیا.

تفسیر ابی السعود ۲/۴۲ میں ہے:

"بأن رُفع عيسى عليه السلام ، وألقى شبهه على من قصد اغتياله حتى قُتل".

حضرت عیسی علیہ السلام کا تو رفع ہو گیا اور جس نے ان کے قتل کا ارادہ کیا اس پر ان کی شبیہ ڈال دی گئی حتی کہ وہ قتل ہو گیا

تفسیر مدارک ۱/۲۵۸ میں ہے:

"بأن رُفع عيسى عليه السلام إلى السماء، وألقى شبهه على من أراد اغتياله حتى قُتل".

حضرت عیسی علیہ السلام کو تو آسمان کی طرف اٹھالیا گیا اور جس نے انہیں دھوکہ سے قتل کرنا چاہا تھا اس پر ان کی شبیہ ڈال دی گئی حتی کہ وہ قتل ہو گیا

ابن کثیر (جنکا نام قادیانیوں کے نزدیک مجددین کی فہرست میں ہے) وہ اپنی تفسیر میں ۴۶/۲ پر رقمطراز ہیں:

"فلما أحاطوا بمنزله، وظنوا أنهم ظفروا به نجاه الله تعالى من بينهم، ورفع من روزنة ذلك البيت إلى السماء، وألقى شبهه على رجل مَن كان عنده في المنزل، فلما دخل أولئك اعتقدوه في ظلمة الليل عيسى، فأخذوه، وصلبوه، ووضعوا على رأسه الشوك،

وكان هذا مكر الله بهم، فإنه نجّى نبيه، ورفعه من بين أظهرهم وتركهم في ضلالهم يعمهون".

جب انہوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کے مکان کا گھیراؤ کر لیا انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ وہ ان پر قابو پانے میں کامیاب ہو گئے ہیں تو باری تعالی نے حضرت عیسی علیہ السلام کو ان کے درمیان میں سے بچالیا اور اس گھر کے روشن دان سے انہیں آسمان کی طرف اٹھالیا اور ان کی شبیہ اس پر ڈال دی جوان کے پاس گھر میں تھا، جب وہ گھر کے اندر داخل ہوئے تورات کے اندھیرے میں اسے ہی عیسی سمجھ لیا، تو اسے پکڑ لیا اور سولی دے دی، اور اس کے سر پر کانٹے رکھے، اور یہ تھا اللہ کا مکر ان کے ساتھ کہ اس نے اپنے نبی کو بچالیا اور اسے ان کے درمیان سے اٹھالیا اور انہیں ان کی گمراہی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیا

اجماع مفسرین در تعیین مکر

تمام مسلم مفسرین کا اس امر پر اجماع ہے کہ یہود کا مکر یہ تھا کہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کو اپنے قبضہ میں لاسکیں، ان کا قتل کریں، انہیں سولی پر لٹکائیں.

رہا باری تعالی کا مکر تو اس پر بھی جملہ مفسرین کا اجماع ہے کہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کی توفی رفع ہے اور بتصریح قرآن باری تعالی نے ان کو بتمام قبضہ میں لے لیا اور ان کا آسمان پر رفع فرمایا اور یوں ان کی ان کے دشمنوں سے نجات بھی فرمادی اور ان کے دشمنوں کو رسوا بھی فرمایا کہ وہ اللہ کے رسول اور نبی برحق حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ مکر کر رہے تھے، انہوں نے تو ان کے قتل وصلب کا منصوبہ بنایا تھا مگر

باری تعالی نے ان کی شبیہ اس پر ڈال دی جوان کے قتل کے در پے ہوا.

ارشاد حق تعالی ہے ﴿ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ ﴾النساء: ۱۵۷

لیکن ان کیلئے تشبیہ دے دی گئی

رہے حضرت عیسی علیہ السلام تو انہیں فرمایا :

﴿ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ ﴾ آل عمران: ۵۵

میں آپ کو بتمام لینے والا ہوں اور آپ کا اپنی طرف رفع کرنے والا

ہوں

قرآن نے یوں بھی تصریح فرمائی:

﴿ بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٥٨﴾ ﴾ النساء: - ۱۵۸

بلکہ اللہ تعالی نے ان کا اپنی طرف رفع فرمالیا اور اللہ تعالی بڑا

صاحب اقتدار اور حکمت والا ہے

اور بے شک یہی مظہر ہے اللہ کے درج ذیل فرمان کا:

﴿ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ﴿٥٤﴾ ﴾ آل عمران: ۵٤

اور اللہ تعالی بہترین تدبیر کرنے والے ہیں

رہا قادیانیت کا یہ زعم اور خیال کہ صلب کا معنی صلیب پر موت ہے اور مصلوب وہ شخص ہے جس کی موت صلیب پر واقع ہوئی ہو اور قرآن میں ان کی صلیب کی نفی کا معنی یہ ہے کہ ان کی موت صلیب پر واقع نہیں ہوئی.

ہم کہتے ہیں کہ:

قرآن کریم نے حضرت عیسی علیہ السلام کے قتل کی نفی واضح الفاظ میں اس طرح فرمائی ہے:

﴿ وَمَا قَتَلُوهُ ﴾ النساء: ١٥٧ ،انہیں قتل نہیں کیا گیا.

جب حضرت عیسی علیہ السلام کے منکرین نے انہیں سولی پر قتل کرنے کی تدبیر کی تو اللہ تعالی نے انہیں حضرت عیسی علیہ السلام سے روکے رکھا، انہیں ان تک پہنچنے نہ دیا ان کی ہر طرح سے حفاظت فرمائی ،قرآن نے تصریح فرمائی ﴿ وَمَا قَتَلُوهُ ﴾ النساء: ١٥٧ ،اورانہوں نے انہیں قتل نہیں کیا.

پھر یہ بھی تصریح فرمادی کہ:﴿ وَمَا صَلَبُوهُ ﴾ النساء: ١٥٧ ،اورانہوں نے انہیں سولی نہ دی.

قتل اور صلب ہر دو کی نفی کا مقصد ان کے اس زعم اور خیال کا رد ہے کہ انہوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کو قتل کیااور انہیں صلیب پر لٹکایاتوان دونوں امر کی نفی سے یہ ثابت ہوا کہ نہ حضرت عیسی کی موت واقع ہوئی نہ ان کو سولی پر لٹکایا گیا،تو قتل کی نفی کیلئے﴿ وَمَا قَتَلُوهُ ﴾اور صلب کی نفی کیلئے﴿ وَمَا صَلَبُوهُ ﴾.

ارشاد باری تعالی ہے ﴿ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ ﴾ النساء: ١٥٧
نہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کو قتل کر سکے اور نہ انہیں سولی دے پائے.

اس آیت کی تفسیر میں مسلم مفسرین جیسے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی(جو قادیانیت کے نزدیک بھی مجددین کی فہرست میں شامل ہیں)اور ان کے فرزند شاہ رفیع الدین اور

شاہ عبد القادر بن شاہ ولی اللہ، ان تمام مفسرین نے حضرت عیسی علیہ السلام کی موت اوران کے صلب ہر دو کی نفی فرمائی ہے.

لہذا نفی صلب کا معنی لغت، تراجم اور تفاسیر میں سولی پر نہ لٹکائے جانے کیلئے متعین ہو گیا اور کسی بھی لغت، ادب اور شعر کی کتاب میں صلب کا معنی سولی پر لٹکانے سے موت کا واقع ہونا نہیں ہوتا.

اور کسی بھی مسلمان مفسر نے ﴿وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ﴾ کی وہ تفسیر نہیں کی جو مرزا غلام احمد قادیانی نے کی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو سولی پر تو لٹکایا گیا، مگر ان کی سولی پر موت واقع نہ ہوئی بلکہ سبھی نے وہی کہا جو قرآن کا واضح اعلان ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت عیسی علیہ السلام کو ان کے دشمنوں کے نرغے سے بحفاظت نکالا، نہ وہ ان کو اپنے قبضے میں لے سکے نہ انہیں کوئی نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو سکے، نہ انہیں گرفتار کر کے حکام بالا تک پہنچا سکے جس طرح مجرمین کو پکڑ کر حکام بالا تک پہنچانے کا معروف نظام ہے، اور نہ ہی انہیں کانٹوں کا تاج پہنا سکے، یہ تمام امور باری تعالی کے اس واضح ارشاد ﴿وَٱللَّهُ خَيْرُ ٱلْمَٰكِرِينَ ﴿٥٤﴾﴾ آل عمران: ٥٤ . اللہ تعالی بہترین تدبیر کرنے والے ہیں، کے ساتھ استہزاء ہے اسی طرح یہ باری تعالی کے اس قول کے ساتھ استہزاء ہے:

﴿وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ عَنكَ إِذْ جِئْتَهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿١١٠﴾﴾ المائدة: ١١٠

اور جب میں نے بنی اسرائیل کو اس وقت آپ سے روکے رکھا
جب آپ ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے اور ان میں جو کافر تھے
انہوں نے کہا کہ یہ کھلے جادو کے سوا کچھ نہیں

اسی طرح باری تعالی کے اس ارشاد مبارک کے ساتھ استہزاء ہے:

﴿ بَل رَّفَعَهُ ٱللَّهُ إِلَيۡهِۚ ﴾ النساء: - ١٥٨

بلکہ اللہ تعالی نے انہیں اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ تعالی بڑا صاحب اقتدار اور حکمت والا ہے

اور اسی طرح یہ باری تعالی کے اس ارشاد گرامی کا استہزاء ہے:

﴿ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ ﴾ آل عمران: ٥٥

میں آپ کو بتمام لینے والا ہوں اور آپ کا اپنی طرف رفع کرنے والا ہوں

نیز یہ سبیل ال مؤمنین سے انحراف واعراض ہے اور مسلم مفسرین کی تفسیرات کا انکار ہے.

ہم نے قادیانیت کے اس مغالطے کا رد کر دیا جو وہ حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں یہود کے مکر کی تعیین میں کرتے رہے ہیں، اور ادلہ وامثلہ سے اس کی خوب تبیین کر دی ہے. فالحمد للہ علی ذلک.

هـذا وصلى الله وسلم على النبي الخاتم ﷺ وعلى آله وصحبه أجمعين.

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

از سلسلہ "**دین بھلائی ہے**"

مغالطات

ساتواں مغالطہ بعنوان:

قادیانیت کا
"خاتم النبیین" کی ترکیب میں مغالطہ
اور خاتم النبیین کے مفہوم میں مغالطات سے پُر قادیانی
تدریجی کاروائی

ساتویں مغالطہ کا خلاصہ:

۱- اہم امور میں تمہید

۲- قادیانیت کے خاتم النبیین کے مفہوم میں تدریجی مراحل

۳- اولاً۔ ختم نبوت کی حقیقت کے ادراک کا لوگوں پر مستحیل ہونا

۴- ثانیاً۔ صرف ایک نبی کی (دیگر کی نہیں) حضرت خاتم النبیین کے بعد آمد کا لازمی ہونا

۵- ثالثاً۔ بہت سے انبیاء کی آمد کا علی وجہ الضرورۃ امکان

۶- رابعاً۔ حضرت محمد رسول اللہ کی ختم نبوت کا کلی طور پر نبوت کے دروازہ کو بند نہ کرنا

۷- خامساً۔ خاتم النبیین کا صانع نبوت ہونا، نہ کہ نبوت کا خاتِم (ختم کرنے والا) ہونا

۸- ضروری وضاحتیں۔

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد الرسل وخاتم النبيين، وعلى آله، وصحبه أجمعين، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، وبعد! .....

{أعوذ بالله من الشيطان الرجيم}

{بسم الله الرحمن الرحيم}.

يقول الله عزّ وجلّ: ﴿ مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾ ﴾[الأحزاب: ٤٠].

وقال النبي ﷺ: "الدين النصيحة".

صدق الله العظيم، وصدق رسوله النبي الكريم.

دین بھلائی ہے، ہمارے اس سلسلے کے شعبہ مغالطات کا یہ ساتواں مغالطہ ہے، جس کا عنوان ہے "قادیانیت کا خاتم النبیین کی ترکیب میں مغالطہ اور خاتم النبیین کے مفہوم میں مغالطات سے پُر قادیانی تدریجی کاروائی" یہ مغالطہ کئی خطرناک مغالطات پر مشتمل ہے۔

ضروری تمہید

قرآن کریم نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کیا تو اس میں ان کا طرہ امتیاز "خاتم النبیین" بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلسلہ ءنبوت کے آخری ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو گا۔

قادیانیت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خصوصی امتیاز "خاتم النبیین" کے شرعی مفہوم سے انحراف کرنے کی خاطر بہت سی ناکام مساعی کیں ہیں اور اسے

مختلف فیہ بنانے کی تگ ودو کی،اور اللہ تعالی کی "خاتم النبیین" سے واضح مراد، اور نبی کریم علیہ السلام کے مفصل بیان اور اجماع امت کی مخالفت کرتے ہوئے لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کی نیت سے قادیانیت نے آپ کی "خاتمیت نبوت" کے بارے میں لوگوں کو درج ذیل اسلوب سے راہِ راست سے گمراہ کرنے کی کوشش کی.

اولا: سب سے پہلے قادیانیت نے یہ کہا کہ ختم نبوت کی حقیقت کا ادراک مستحیل ہے.

تشحیذ الاذھان ۱۲/۸ پر بانی قادیانیت لکھتے ہیں:

"ختم نبوت کی اصل حقیقت کو دنیا میں کماحقہ کوئی نہیں جو سمجھ سکتا سوائے اس کے جو خود حضرت خاتم الانبیاء کی طرح خاتم الاولیاء ہے، کیونکہ کسی چیز کی اصل حقیقت کا سمجھنا اس کے اہل پر موقوف ہوتا ہے، اور یہ ایک ثابت شدہ امر ہے، کہ خاتمیت کے اہل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، یا حضرت مسیح موعود".

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ تمام امتی کے لئے ختم نبوت کی حقیقت کا ادراک مستحیل ہے.

ثانیاً: حضرت نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا، اسی مذکورہ کتاب تشحیذ الاذھان ۱۲/۸ پر ختم نبوت کی اصل حقیقت کے عنوان سے ماہ اگست ۱۹۱۷ میں یہ مرقوم ہے:

"محمدی ختم نبوت سے بکلی باب نبوت بند نہیں ہوا، کیونکہ باب نزول جبرائیل بہ پیرایہ وحی الہی بند نہیں ہوا".

ثالثاً: قادیانیت نے حضرت نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف ایک "نبی" کی آمد کا نقطہ نظر ایجاد کیا جس کی کتاب وسنت اور اجماع امت سے کوئی سند نہیں ہے.

تشحیذ الاذھان نمبر ۸ جلد ۱۲ صفحہ نمبر ۴۶ ماہ اگست ۱۹۱۷ میں مذکور ہے:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف ایک نبی کا ہونا لازم ہے، اور بہت سارے انبیاء کا ہونا خدا تعالی کی بہت سی مصلحتوں اور حکومت میں رخنہ واقع کرنا ہے".

رابعاً: قادیانیت نے جس ایک "نبی" کی آمد کا نظریہ ایجاد کیا، اس ایک نبی کی جگہ کے لئے اس نے اپنے "مسیح موعود" مرزا غلام احمد قادیانی کو منتخب کرلیا، اور اس تعیین کی جھوٹی نسبت حضرت نبی خاتم علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف کی.

تشحیذ الاذھان نمبر ۳ جلد ۹ صفحہ نمبر ۳۰ مارچ ۱۹۱۴ میں مذکور ہے:

"پس ثابت ہو گیا امت محمدیہ میں ایک سے زیادہ نبی کسی صورت میں بھی نہیں آسکتے، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں سے صرف ایک نبی اللہ کے آنے کی خبر دی ہے جو مسیح موعود ہے، اور اس کے سوا قطعاً کسی کا نام نبی اللہ یا رسول اللہ نہیں رکھا، اور نہ کسی اور نبی کے آنے کی آپ نے خبر دی ہے، بلکہ "لا نبي بعدي" فرما کر اوروں کی نفی کر دی، اور کھول کر بیان فرما دیا، کہ مسیح موعود کے سوا میرے بعد قطعاً کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا، اس امت میں نبی صرف

ایک ہی آسکتا ہے، جو مسیح موعود ہے، اور قطعاً کوئی نبی نہیں آسکتا، جیسا
کہ دیگر احادیث پر نظر کرنے سے یہ امر متحقق ہو چکا ہے، کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح موعود کا نام نبی اللہ رکھا ہے، اور کسی
کو یہ نام ہرگز نہیں دیا".

قادیانی زعیم مرزا غلام احمد کا بیٹا اور قادیانی خلیفہ ثانی اپنی تالیف حقیت نبوت کے ص۱۳۸ پر رقمطراز ہے:

"اس لئے ہم اس امت میں صرف ایک ہی نبی کے قائل ہیں،
آئندہ کا حال پردۂ غیب میں ہے،.....اس پر بحث کرنا انبیاء کا کام ہے، نہ
ہمارا، پس ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اس وقت تک اس کے سوا کوئی نبی نہیں
گذرا، کیونکہ نبی کی تعریف اسکے سوا پر منطبق نہیں آتی".

یہاں تک تو قادیانیت حضرت نبی خاتم کے بعد صرف ایک نبی کی آمد کی قائل رہی اور وہ ایک نبی ان کا خود کا مزعوم مسیح موعود تھا، اس کے بعد وہ اس نقطہ سے آگے بڑھتے ہوئے ایک سے زائد نبی کے وجود کا اعلان کرنے لگی.

جریدۃ الفضل بتاریخ ۱۹ اپریل ۱۹۲۷ میں قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود ایک سائل کا جواب دیتے ہوئے کہتا ہے:

"آپ کا چوتھا سوال یہ کہ: مرزا قادیانی کے بعد کوئی اور نبی آئے
گا، یا آسکتا ہے؟ اگر کوئی نیا نبی مبعوث ہو تو "احمدی" لوگ اس پر ایمان
لائیں گے؟

"اسکا جواب: یہ کہ مرزا قادیانی کے بعد نبی آسکتا ہے، آئے گا تو اس پر ایمان لانا "احمدیوں" کے لئے ضروری ہوگا".

ختم نبوت کا قادیانی مفہوم برائے خلط اسلامی مفہوم

یہ بات واضح ہے کہ قرآنی نص "خاتم النبیین" کا اسلامی مفہوم و مدلول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی دیگر نئے نبی کیلئے مانع ہے.

مگر قادیانی مفہوم و مدلول "خاتم النبیین" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی دیگر نئے نبی کے آنے کیلئے مانع نہیں ہے.

قادیانی زعیم مرزا بشیر الدین محمود کا قول جریدۃ الفضل بتاریخ ۲۲ جون ۱۹۲۸ میں یوں تحریر ہے:

"خاتم النبیین "آنے والے نبیوں کے لئے روک نہیں ہے، انبیاء عظام حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے خادموں میں پیدا ہوں گے، اور وہ ہمیشہ اسلام کے محافظ اور شائع کرنے والے ہوں گے، ان کا کام صرف یہی ہوگا کہ جب اسلام کے چہرۂ منور پر اور جسم صفاء پر نفسیات اور تیرگی کے باعث کجرو علماء گرد و غبار ڈال دیں گے، تو وہ اس کو صاف کر دیا کریں گے".

قادیانیت کی نظر میں امت مسلمہ کا عقیدہ ختم نبوت

قادیانیت امت مسلمہ کے عقیدہ ختم نبوت بایں معنی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا، اس عقیدہ کو کس نگاہ سے دیکھتی ہے؟

مرزا قادیانی کا بیٹا اور اس کا خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود انوار خلافت صفحہ نمبر ۶۲ پر یوں رقمطراز ہے:

"انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ خدا کے خزانے ختم ہو گئے.......ان کا
یہ سمجھنا خدا تعالی کی قدر کو ہی نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے، ورنہ ایک نبی کیا
میں تو کہتا ہوں ہزاروں نبی آئیں گے".

یہی موصوف مرزا بشیر الدین محمود انوار خلافت کے صفحہ ۶۵ پر رقمطراز ہیں:

"اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے، اور
مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی
نبی نہیں آئے گا، تو میں اسے ضرور کہوں گا کہ تو جھوٹا ہے، کذاب ہے،
آپ کے بعد نبی آسکتے ہیں، اور ضرور آسکتے ہیں".

اس کا مندرجہ ذیل بیان ۱۲ مئی ۱۹۲۵ کے جریدۃ الفضل میں یوں درج ہے:

"ہمارا یہ بھی یقین ہے کہ اس امت کی اصلاح اور درستی کے لئے،
ضرورت کے موقع پر اللہ تعالی اپنے انبیاء بھیجتا رہے گا".

ختم نبوت کے بارے میں مرزا اور اس کی اولاد اور قادیانیت کے زعماء کا یہ آخری مرحلہ ہے کہ وہ نبوت کے جاری رہنے اور ضرورت پر جناب خاتم النبیین کے بعد کئی انبیاء کی آمد کے قائل ہیں اور اس امر کو خاتم النبیین کے مدلول کے منافی نہیں سمجھتے ، حالانکہ قادیانیت کا یہ قول اور اس کا اس انجام کار تک پہنچنا، یہ امت مسلمہ کے اجماعی عقیدہ کے خلاف ہے، یہ نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تصریح کے بھی خلاف ہے

" لا نبی بعدی "میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، یہ باری تعالی شانہ کے اس قول کے بھی خلاف ہے ﴿ مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ ﴾[الأحزاب:40]. اور قادیانیت کا یہ آخری قول اور انجام کار کا مرحلہ اس کے اس قول کے بھی مناقض ہے جو یہ ہے کہ حضرت نبی خاتم کے بعد صرف ایک ہی نبی آسکتا ہے.

یہاں پر ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم قادیانیت سے یہ سوال کریں کہ جب تمہارے زعیم نے یہ پختہ عہد وپیان کیا کہ وہ اپنی ذات پر نبی کا اطلاق نہیں کرے گا تو اب کیسے اس پر نبی کا اطلاق روا ہوا؟

مرزا غلام احمد قادیانی انجام آتھم صفحہ نمبر ۱۷ ، روحانی خزائن ۱۱/۲۷ پر رقمطراز ہے:

"صاحب انصاف طلب کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت بھی حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعوی نہیں کیا، اور غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کا استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں، مگر میں اس کو بھی پسند نہیں کرتا، کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکہ لگ جانے کا احتمال ہے".

اسی طرح وہ مجموع ہاشتہارات کے صفحہ ۱/۳۱۲-۳۱۳ پر لکھتا ہے:

"الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسولہ خاتم النبیین، أما بعد!

تمام مسلمانوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ "فتح الاسلام" و "توضیح المرام" اور "ازالہ اوہام" میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ "محدث" ایک معنی میں نبی ہوتا ہے،، یا یہ کہ "محدثیت" جزوی نبوت ہے، یا کہ "محدثیت" نبوت ناقصہ ہے، یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں، بلکہ صرف سادگی سے ان کے معنوں کی رُو سے بیان کئے گئے ہیں، ورنہ "حاشا وکلا" مجھے نبوت حقیقی کا ہر گز دعوی نہیں ہے، بلکہ جیسا کہ کتاب "ازالہ اوہام" (ص/۱۳۷) میں لکھ چکا ہوں میرا اس بات پر ایمان ہے کہ ہمارے سید و مولی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں، سو میں تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کرنا چاہتا ہوں، کہ اگر وہ ان لفظوں سے ناراض ہیں.... وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے "محدث" کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں، کیونکہ کسی طرح مجھ کو مسلمانوں میں تفرقہ اور نفاق ڈالنا منظور نہیں ہے، جس حالت میں ابتداء سے میری نیت میں جس کو اللہ جل شانہ خوب جانتا ہے، اس لفظ "نبی" سے مراد نبوت حقیقی نہیں ہے، بلکہ صرف "محدث" مراد ہے، جس کے معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "مکلم" مراد لئے ہیں، تو پھر مجھے اپنے مسلمان بھائیوں کی دل جوئی کے لئے اس لفظ کو دوسرے پیرایہ پر اس جگہ سمجھ لیں، اور اس کو یعنی لفظ "نبی" کو "کٹا" ہوا خیال فرمالیں"

یقیناً مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے لئے نبوت کی نفی اور عدم استعمال صرف اس لئے کیا تھا کہ وہ مسلمانوں کے غیض وغضب سے بچنا چاہتا تھا، جس کا اس کو یقیناً نبوت

کے دعوی کے ساتھ پیش آنالازمی امر تھا، ورنہ حقیقت حال کا پتہ تو اس کے بیان سے واضح طور پر معلوم ہو چکا ہے۔

مرزا کا خاتم النبیین کے مدلول میں الحاد

مرزا غلام احمد قادیانی کا ختم نبوت کے باب میں الحاد اس کے اس بیان سے جو ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ کو جریدۃ الحکم میں چھپا، ملاحظہ فرمائیں:

"تیرہ سو برس تک نبوت کے لفظ کا اطلاق تو آپ کی نبوت کی عظمت کے پاس سے نہ کیا، اور اس کے بعد اب مدت دراز کے گذرنے سے لوگوں کے چونکہ اعتقاد اس امر پر پختہ ہو گئے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی خاتم الانبیاء ہیں، اور اب اگر کسی دوسرے کا نام "نبی" رکھا جائے تو اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرق بھی نہیں آتا، اس لئے اب نبوت کا لفظ مسیح کے لئے ظاہراً بھی بول دیا، آپ کے جانشینوں اور آپ کی امت کے خادموں پر صاف صاف نبی اللہ ہونے کے واسطے دو امور مد نظر رکھنے ضروری تھے، اول: عظمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، دوم: عظمتِ اسلام، سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے پاس کی وجہ سے ان لوگوں پر تیرہ سو برس تک "نبی" کا لفظ نہ بولا گیا، تاکہ آپ کی ختم نبوت کی توہین نہ ہو، کیونکہ اگر آپ کے بعد ہی آپ کی امت کے خلیفوں یا صلحاء لوگوں پر "نبی" کا لفظ بولا جانے لگتا، جیسے حضرت موسی علیہ السلام کے بعد لوگوں پر بولا جاتا رہا، تو اس میں آپ کی ختم نبوت کی توہین تھی، اور کوئی عظمت نہ تھی، سو خدا

نے ایسا کیا کہ اپنی حکمت اور لطف سے آپ کے بعد تیرہ سو برس تک اس لفظ کو آپ کی امت سے اٹھا دیا کہ آپ کی نبوت کی عظمت کا حق ادا ہو جائے، اور پھر چونکہ اسلام کی عظمت چاہتی تھی کہ اس میں بھی بعض ایسے افراد ہوں جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد "نبی اللہ" بولا جائے تو یہ لفظ مسیح موعود کے لئے ان کی زبان سے نکلوا دیا، اور اس طرح پر نہایت حکمت اور بلاغت سے دو متضاد باتوں کو پورا کیا، موسوی سلسلے کی مماثلت بھی قائم رکھی، اور عظمت نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی قائم رکھی".

اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷ اور روحانی خزائن ۲۹/۲۲ میں یوں رقمطراز ہے:

جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا، اور خاتم الانبیاء بنے، مگر ان معنوں سے نہیں، کہ آئندہ اس سے روحانی فیض نہیں ملے گا، بلکہ اس معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے، بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا، اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں، ایک وہی ہے، جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے، جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے، اور اس کی ہمت اور ہمدردی نے امت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا".

مرزا غلام احمد قادیانی کا قول ملفوظات احمدیہ ۲۹۰/۵ میں ہے، وہ کہتے ہیں:

"خاتم النبیین کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ
"خاتم النبیین" کے معنی یہ ہیں کہ آپ کی مہر بغیر کسی کی نبوت تصدیق
نہیں ہو سکتی، جب مہر لگ جاتی ہے تو وہ کاغذ سند ہو جاتا ہے، اور مصدقہ
سمجھا جاتا ہے، اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر اور تصدیق
جس نبوت پر نہ ہو وہ صحیح نہیں ہے".

یہ وہ قادیانی مراجع ہیں جو ختم نبوت کے اسلامی مفہوم میں تشکیک اور لوگوں میں مغالطہ ڈالنے کیلئے ہیں، اس مسئلے کی اہمیت کی وجہ سے ہم اس پر مزید روشنی ڈالیں گے.

قادیانیت کے "خاتم النبیین" کے مدلول میں مغالطات کی وضاحت

مذکورہ قادیانی مراجع سے قادیانیت کے مندرجہ ذیل مغالطات واضح طور پر نظر آتے ہیں.

اولاً — قادیانیت کا یہ زعم ہے کہ ختم نبوت کی حقیقت کا ادراک مسلم عوام وخواص کیلئے ممکن ہی نہیں، اسے صرف اس کا متنبی ہی سمجھ سکا.

یہ قادیانیت کا بدیہی البطلان خیال ہے کیونکہ ایمان بالرسل ارکان ایمان میں سے ہے، امت مسلمہ کے نزدیک یہ ضروریات دین کا حصہ ہے، اس لئے امت مسلمہ کا ہر خاص وعام اس سے واقف ہے اور یہ سب کے نزدیک واضح امر ہے کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، ان کے بعد کوئی نبی نہیں، ان پر نبوت

ربانی کا سلسلہ ختم ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام، ان کے تابعین، اتباع تابعین، ائمہ مجتہدین، محدثین ومفسرین، شارحین حدیث، مسلم علماء اور عوام سبھی کا یہی عقیدہ رہا ہے.

جبکہ قادیانیت کا مذکورہ قول "خاتم النبیین" کے باب میں محض ایک مغالطہ سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں.

ثانیاً- قادیانیت کا اپنے متنبی کو خاتم الاَولیاء کہنا اور وہ بایں معنی کہ جیسے حضرت خاتم النبیین ہیں، پھر یہ کہ صرف وہی ہے جو خاتم النبیین کی حقیقت کو جان سکا، یقیناً یہ عظیم شرعی منکرات میں سے ہے جس میں شارع کی ذات گرامی میں طعن ہے، جس نے شریعت کو خواص وعوام سبھی کیلئے وضع فرمایا، پھر قرآن کریم میں طعن ہے جو عام لوگوں کیلئے ہدایت ہے اور اسی قرآن میں اللہ نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا، اور تمام مکلفین کو ان پر اللہ تعالی کی مراد پر ایمان لانے کا حکم فرمایا، لہذا اتنے اہم شرعی مسئلہ کا علم نہ ہونا، یہ سراسر باطل قول ہے، ایمان کے ارکان میں سے کسی رکن کا یوں مجہول رہنا یہ ذات باری تعالی، اس کے رسول، اس امت کے سلف صالحین اور اس کے خواص وعوام پر افتراء پردازی ہے جس سے قادیانیت کی غرض صرف ایک ایسے انسان کی عظمت کی ترویج ہے جو امت مسلمہ کے اجماع سے دائرہ اسلام سے خارج ہو چکا، قادیانیت کا یہ قول خاتم النبیین کے مفہوم میں مغالطہ کی ناکام سعی ہے.

ثالثاً- قادیانیت کا یہ قول کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت

سے کلی طور پر نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوتا، یہ قرآن کریم کی آپ کے بارے میں اس تصریح کہ وہ "خاتم النبیین" ہیں اور آپ کا یہ بیان کہ "لا نبی بعدی" کے کھلم کھلا خلاف ہے بلکہ اس کے اس قول کی کتاب وسنت سے کہیں کوئی سند نہیں اور یقینا یہ قادیانیت کا خاتم النبیین میں مغالطہ ہے.

رابعاً- قادیانیت کا یہ دعوی کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی کا آنا ضروری ہے اور بہت سے انبیاء کا آنا ممکن ہے (جبکہ خود نبی خاتم نے فرمایا کہ أنا خاتم النبيين لا نبی بعدی) قادیانیت کا قول مذکور اللہ تعالی اور اس کے رسول پر بہتان عظیم ہے اور امت مسلمہ کے سلف وخلف کی ذوات میں جرح وطعن ہے، رہا حضرت عیسی علیہ السلام کی آمد ثانی تو انہیں حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت نہیں ملے گی، بلکہ انہیں تو پہلے سے نبوت کا اعزاز مل چکا ہے، وہ اپنے اسی نبوت کے اعزاز کے ساتھ دوبارہ تشریف لائیں گے، تو اس طرح نبوت کا باب خاتم النبیین کے بعد نہیں کھلتا بلکہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کی آمد کے بعد بھی بند ہی ہے کیونکہ عیسی علیہ السلام کسی نئی نبوت کے ساتھ نازل نہیں ہوں گے.

تو قادیانیت کا کسی کو بھی نبوت کا مستحق ٹھہرانا یہ صرف ختم نبوت کے مفہوم میں مغالطہ کے علاوہ کچھ نہیں.

خامساً- قادیانیت کا یہ قول کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی کے آنے کی خبر خود جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے، اور وہ ایک نبی ان کا مسیح موعود ہے، یقینا خاتم النبیین کے مدلول میں یہ ایک بدترین قادیانی مغالطہ ہے، نیز یہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء ہے کہ ان کی طرف ایسے قول کی نسبت کی جائے جو آپ نے نہیں فرمایا، یقیناایسا کرنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وعید شدید کا مستحق ہے کہ "من كذب عليّ متعمداً فليتبؤ مقعده من النار"، جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپناٹھکانہ جہنم میں بنالے.

حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ نے حضرت عیسی علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کی خبر دی ہے اور وہ انبیاء علیہم السلام کی جنس میں سے ہیں، از قبیل امت نہیں ،اور وہی سچے مسیح موعود ہیں.

مرزا غلام احمد قادیانی ہر گز ہر گز مسیح موعود نہیں بلکہ وہ کذاب ودجال ہے جو آسمان سے نہیں اترابلکہ اپنے والدین کے ہاں قادیان میں پیدا ہوا، وہ انبیاء کی جنس میں سے نہیں، لہذا قادیانیت کا مذکورہ قول خاتم النبیین میں مغالطے کے سوا کچھ نہیں.

سادساً- قادیانیت کا اپنے متنبی کے بارے میں یہ دعوی کہ مرزا غلام احمد قادیانی وہی نبی ہیں جس کی خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے، یہ بلا سند قول ہے، یہ مسیح موعود کے مفہوم میں خلط اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے مدلول میں قادیانی مغالطہ ہے.

سابعاً- قادیانیت کا یہ قول کہ حضرت نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مرزا قادیانی کو " نبی اللہ " کہا، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کھلی کذب بیانی اور خاتم النبیین کے مفہوم میں قادیانی مغالطہ ہے.

ثامناً- قادیانی خلیفہ کا مستقبل میں نبی آنے کا قول، یہ امت مسلمہ کے عقیدہ ختم

نبوت میں تشکیک پیدا کرنے اور خاتم النبیین کے مفہوم میں مغالطہ کے سوا کچھ بھی نہیں.

تاسعاً- قادیانی خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود کا سائل کے اس سوال پر کہ "اگر کوئی نیا نبی آیا تو کیا احمدیوں کو اس پر ایمان لانا ضروری ہے؟" (یہ جواب دینا کہ) "ہاں ایمان لانا ضروری ہے" یہ ان کے اپنے اقوال میں تضاد کی دلیل ہے اور اس سے ان کی غرض فقط خاتم النبیین کے مفہوم و مدلول میں مغالطے کے علاوہ کچھ نہیں.

عاشراً- قادیانی خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود کی یہ تصریح کہ خاتم النبیین نبی خاتم کے بعد آنے والے نبیوں کیلئے روک نہیں، نیز اس کا یہ قول کہ انبیاء عظام حضرت مسیح موعود کے خادموں میں پیدا ہوں گے، کتاب و سنت کی نصوص اور امت مسلمہ کے اجماعی عقیدہ کے خلاف ہے بلکہ خود اس قادیانی نقطہ نظر کہ صرف ایک نبی کی بعثت کی گنجائش ہے، اس کے بھی متناقض ہے، در حقیقت یہ قادیانی دجل ہے جو خاتم النبیین کے مدلول میں برائے مغالطہ ہے.

حادی عشر- قادیانیت کا کہنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی بعثت نہ ہونا یہ خدا کے خزانے ختم ہونے والا نقطہ نظر ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ امت مسلمہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھتی ہے اور آپ کو خاتم النبیین بمعنی آخری نبی مانتی ہے تو اس کی اس عقیدے سے حتماً مراد یہ ہوتی ہے کہ رشد و ہدایت کے خزانے ہرگز ہرگز ختم نہیں ہوتے بلکہ امت کا یہ پختہ ایمان ہے کہ حضرت نبی خاتم تا قیامت رحمت للعالمین ہیں، ان کی رسالت نے اور آپ کی

جامع شریعت کی تعلیمات نے تمام بشریت کو دیگر نبوت ورسالت اور شریعت سے مستغنی کردیا ہے اور خاتم الشرائع ہی تا قیامت انسانیت کی ہر قسم کی رہنمائی کیلئے کافی وشافی شریعت ہے، وہ دین کامل وشامل ہے وہی تمام خیرات سے پُر ہے.

لہذا مذکورہ قادیانی قول خاتم النبیین کے مفہوم میں مغالطے سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں ہے.

ثانی عشر- قادیانی خلیفہ دوم مرزابشیر الدین محمود کا یہ قول کہ ،،اگر میری گردن پر تلوار رکھی جائے اور یہ کہا جائے کہ میں یہ اقرار کروں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے یہ کہوں گا کہ تم جھوٹے ہو، اور آپ کے بعد نبی کا آنا ممکن ہے اور ضرور بضرور نبی آئیں گے،،

یہ قول قادیانیت کے اپنے اس قول سے معارض ہے، جس میں ان کا دعوی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف ایک ہی نبی کو آنا تھا، جس کی خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی اور وہ نبی قادیانیت کا خود ساختہ مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی ہے، قادیانیت کا یہ دعوی بذات خود قرآنی تصریحات، اور احادیث نبویہ اور امت مسلمہ کے اجماعی عقیدہ کے خلاف ہے.

قادیانیت کا یہ قول محض ابنائے ملت قادیانیت کی تسلی کی خاطر ہے اور انہیں "خاتم النبیین" کے مدلول میں مغالطہ میں ڈالنے کیلئے ہے.

تیرھواں— قادیانیت کی یہ تصریح کہ اللہ تعالی بوقت ضرورت امت کی اصلاح کیلئے انبیاء کو مبعوث کرتا رہے گا.

یہ باری تعالی کی ذات پر افتراء پردازی ہے جس نے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک آنے والی انسانیت کیلئے بشیر ونذیر بنا کر مبعوث فرمایا، قادیانیت کا حاجت پر نبوت کی بعثت کا نقطہ نظر یقینا غیر شرعی ہے جس کی کوئی سند نہیں، یہ اس کی محض "خاتم النبیین" کے مدلول میں مغالطہ ڈالنے کی ناکام سعی ہے.

چودھواں-مرزا غلام احمد قادیانی کا نبوت کے باب میں نئی اصطلاح ایجاد کرنا اور ایسی نبوت کا قول جو کہ علی وجہ الحقیقت نہ ہو، وہ بھی اس وقت جب مسلمانوں کی طرف سے اس کے دعوئ نبوت پر شدید رد عمل ہوا، یہ بھی اس کی طرف سے مسلم عوام پر خاتم النبیین کے مفہوم میں مغالطہ ڈالنے کیلئے ہے کیونکہ ختم نبوت کا عقیدہ تو نبی خاتم کے بعد ہر قسم کی نبوت کی نفی کرتاہے، مرزا قادیانی نے یہ جدید غیر شرعی اصطلاحات محض خلط کرنے کی خاطر ایجاد کیں، اس نے نبوت بمعنی محدثیت کا قول بھی کیا اور نبوت بالقوۃ نہ کہ بالفعل کا قول کیا، اس کی یہ تمام مساعی خاتم النبیین کے مفہوم میں مغالطہ ڈالنے کے لئے تھیں.

پندرھواں-مرزا قادیانی کی یہ تصریح کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیرہ سو برس تک ،، نبی اللہ،، کا اطلاق کسی پر نہیں ہوا، تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور شریعت اسلامیہ کی عظمت میں کوئی نقص نہ آئے، مگر اب یہ پابندی اس لئے اٹھادی گئی ہے کہ اب جس پر "نبی اللہ" کا اطلاق ہو وہ سلسلہ موسوی اور محمدی کا مماثل ہے، تو اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور شریعت اسلامیہ کی عظمت میں کوئی بھی فرق اور نقص نہیں آئے گا.

اس قادیانی تصریح کی کتاب وسنت سے کوئی سند نہیں ہے اور نہ شریعت اسلامیہ میں اس کی کوئی مرجعیت ہے.

ہم کہتے ہیں:

مرزاغلام احمد قادیانی کی یہ تصریح کہ پہلے کسی پر "نبی اللہ" کے اطلاق پر اس لئے ممانعت تھی، تاکہ نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ورفعت میں کمی نہ واقع ہو جائے، اور پھر بعد میں اس پابندی اور ممانعت اٹھانے کی یہ وجہ کہ سلسلہ موسوی اور محمدی کا مماثل شخص وجود میں آیا اور اس طرح نبی خاتم کی عظمت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی، بلاشبہ یہ محض قادیانی مغالطہ ہے اور اس سے غرض فقط یہ ہے کہ خاتم النبیین کے مدلول اور مفہوم میں لوگوں کو مغالطہ میں ڈالا جائے.

سولھواں- مرزاغلام احمد قادیانی کی یہ تأویل کہ "آپ صاحبِ خاتم ہیں" کہ آپ کی مہر سے امتی، نبی بنتے ہیں، گویا کہ آپ نبیوں کے آخری اور ختم کرنے والے نہ ہوئے بلکہ آپ نبیوں کے صانع اور بنانے والے ہوئے.

اس قادیانی تأویل کی کوئی شرعی دلیل نہیں بلکہ یہ ایک بلاسند شرعی ایک مضحکہ خیز قول ہے، یہ بھی "خاتم النبیین" کے مفہوم میں مغالطہ ڈالنے کی ایک قادیانی ناکام سعی ہے.

اہل علم کی خدمت میں ضروری گذارش

اہل علم کیلئے ضروری ہے کہ وہ قادیانیت کے "خاتم النبیین" کے مدلول میں

مغالطات کو اچھی طرح سمجھیں اور عوام الناس کو "خاتم النبیین" کے صحیح مفہوم ومدلول سے بھی آگاہ کریں اور وہ ان قادیانی مغالطات کا بھی ردّ کریں، "خاتم النبیین" کے مفہوم میں وارد نصوص کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین اور اجماع امت سے استفادہ کریں،اسی طرح اہل دعوت کیلئے بھی ضروری ہے کہ وہ دینی ثوابت کی حفاظت وتحفظ کیلئے کوشاں رہیں اور منحرفین کے انحرافات کے سد باب کی کوششیں کرتے رہیں.

مخلصانہ دعوت

ہم ابنائے قادیانیت کونہایت اخلاص سے دعوت فکر وتامل دیتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین اور قرآن وسنت کی نصوص میں غور وفکر کریں اور عقیدہ ختم نبوت اور آیت خاتم النبیین ﴿ مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ ﴾[الأحزاب:40]. کی تفسیر میں وارد مسلم مفسرین کی تفسیرات کو پڑھیں، نیز وہ ہمارے اس مقالہ میں قادیانی مؤسس اور اس کے خلفاء کے اقوال اور ان کے خاتم النبیین میں الحادات کا مطالعہ کریں تو ان شاءاللہ حق وسچ ان پر کھل کر واضح ہو جائے گا اور باطل وانحراف بھی انہیں صاف نظر آئے گا.

ہم آپ کو یہی نصحیت کرتے ہیں کہ حق ہی اس لائق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے،اور باطل ترک کر دینے کی ہی لائق ہے،یہی اللہ اور رسول کا حکم ہے.

هـذا وصـلى الله وسـلم علـى الـنبي الخـاتم ﷺ وعلـى آلـه وصـحبه أجمعين.

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

از سلسلہ "دین بھلائی ہے"

مغالطات

آٹھواں مغالطہ بعنوان:

قادیانیت کا حدیث

" لَا نَبِيَّ بَعْدِي "

میں مغالطہ

آٹھویں مغالطہ کا خلاصہ

1- مرزا قادیانی کے ہاں "خاتم النبیین" کا مفہوم اور تناقض.
2- حدیث "لا نبی بعدی" میں قادیانیت کا پہلا مغالطہ اور اس کا زالہ
3- حدیث لا نبی بعدی میں قادیانیت کا دوسرا مغالطہ اور اس کا ازالہ
4- حدیث لا نبی بعدی میں قادیانیت کا تیسرا مغالطہ اور اس کا ازالہ
5- حدیث لا نبی بعدی میں قادیانیت کا چوتھا مغالطہ اور اس کا ازالہ
6- حدیث لا نبی بعدی میں قادیانیت کا پانچواں مغالطہ اور اس کا ازالہ

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد الرسل وخاتم النبيين، وعلى آله، وصحبه أجمعين، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، وبعد! ....

{أعوذ بالله من الشيطان الرجيم}
{بسم الله الرحمن الرحيم}

يقول الله عزّ وجلّ:﴿ مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾ ﴾[الأحزاب: ٤٠].

وقال النبي ﷺ: "أنا خاتم النبيين،لا نبي بعدي".

وقال النبي ﷺ: "الدين النصيحة".

صدق الله العظيم،وصدق رسوله النبي الكريم.

دین بھلائی ہے، ہمارے اس سلسلے کے شعبہ **مغالطات** کا یہ آٹھواں مغالطہ ہے، جس کا عنوان ہے "**قادیانیت کا حدیث** لانبی بعدی **میں مغالطہ**" یہ مغالطہ کئی خطرناک **مغالطات** پر مشتمل ہے.

تمہید

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی (انا خاتم النبیین لا نبی بعدی) "میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں"، یہ حضرت نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت کے ختم ہونے پر بالکل صریح اور عام فہم ارشاد نبوی ہے.

قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے اللہ تعالی کا یہ رشاد گرامی ہے:

﴿ مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ ﴾[الأحزاب:40]

اسی کی تفسیر اور بیان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ مبارک فرمان ہے جس نے قرآنی آیت کی مراد کو حتمی طور پر متعین فرمادیا ہے کہ آپ پر یہ سلسلہ نبوت ختم ہے اور آپ نبیوں کے خاتم (ختم کرنے والے) بمعنی ان کے آخری ہیں.

قادیانیت کے امور غریبہ میں سے یہ امر بھی ہے کہ اس کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی اس حدیث نبوی کو مشہور مانتا ہے ، وہ حمامۃ البشری مندرج روحانی خزائن ٢٠٠/٧ میں عربی نص میں لکھتا ہے:

"ألا تعلم أن الرب الرحيم المتفضل سمى نبينا ﷺخاتم الأنبياء بغير استثناء، وفسره نبينا في قوله "لا نبي بعدي" ببيان واضح للطالبين، ولو جوزنا ظهور نبي بعد نبينا ﷺ لجوّزنا انفتاح باب وحي النبوة بعد تغليقه، وهذا خلف كما لا يخفى على المسلمين، وكيف يجيئ نبي بعد رسولنا ﷺ، وقد انقطع الوحي بعد وفاته، وختم الله به النبيين".

کیا تو نہیں جانتا کہ رب رحیم (صاحب فضل) نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بغیر کسی استثناء کے خاتم النبیین رکھا اور ہمارے نبی نے اس کی تفسیر اپنے کلام مبارک " لا نبی بعدی " سے صاف صاف کر دی، اگر ہم نے اپنے نبی کے بعد کسی نبی کے آنے کو جائز کہا تو اس

طرح ہم نے نبوت کے بند دروازے کو کھولنے کا جواز فراہم کر دیا اور یہ
صحیح نہیں اور مسلمانوں کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نبوت کا دروازہ تو آپ کے
وفات سے بند ہو چکا ہے تو کس طرح کوئی نبی آپ کے بعد آسکتا ہے ؟

نیز وہ آئینہ کمالات اسلام مندرج روحانی خزائن ۴۲۰/۵ میں لکھتا ہے

"اے عرب تمہیں یہی فخر کافی ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی وحی
حضرت آدم سے شروع فرما کر اس نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم
فرمادی، جو کہ تم میں سے ہوئے، تمہارے ہی خطے، وطن اور علاقے سے
مبعوث ہوئے".

نیز وہ مذکورہ کتاب کے صفحہ نمبر ۳۷۷ مندرج روحانی خزائن ۴۲۰/۵ پر لکھتا ہے:

"اللہ تعالی کے شایانِ شان نہیں کہ وہ ہمارے معظم خاتم النبیین
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کوئی بھی بھیج دے، اور نہ ہی یہ بات اس
کے لائق شان ہے کہ وہ دوبارہ سلسلہ نبوت جاری کر دے، اس کے بعد
کہ وہ اسے منقطع کر چکا ہے".

نیز مرزا قادیانی حقیقت وحی کے صفحہ ۱۴۱ مندرج روحانی خزائن ۱۴۵/۲۲ پر لکھتا ہے:

"اللہ وہ ذات ہے کہ جو رب العالمین اور رحمان الرحیم ہے، جس
نے زمین اور آسمان کو چھ دن میں بنایا، اور آدم کو پیدا کیا، اور رسول بھیجے

اور کتابیں بھیجیں، اور سب کے آخر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا، جو خاتم الانبیاء اور خیر الرسل ہیں".

مرزا غلام احمد قادیانی ضمیمہ حقیت الوحی صفحہ ٦٤ مندرج روحانی خزائن ٢٢/٦٨٨-٦٨٩ پر رقمطراز ہے:

"اے مخاطب! تو مدعی نبوت بن کر خدا تعالی پر جھوٹ بول رہا ہے، کیونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی بننے، بنانے کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے، اب فرقان حمید کے بعد کوئی کتاب نہیں ہے جو کہ تمام سابقہ کتب سے افضل ہے، اور نہ ہی شریعت محمدیہ کے بعد مزید کوئی شریعت ہو گی".

وہ انجام آتھم کے صفحہ نمبر 27 مندرج روحانی خزائن 11/11 پر رقمطراز ہے:

"کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے، اور آیت ﴿وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ﴾ [احزاب: ٤٠]، کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے؟ وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسول اور نبی ہوں؟ پس بلا شبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے، اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں، ایسے خبیث کو کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے".

وہ مجموعہ اشتہارات صفحہ 279/2 پر رقمطراز ہے:

"ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں، "لا إله إلاّ الله محمد رسول الله" کے قائل ہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت پر ایمان رکھتے ہیں".

ابنائے قادیانیت کیلئے مقام تامل

ہم نے قادیانیت کے مراجع سے جو حوالہ جات پیش کئے ہیں ان سے صاف طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین بمعنی آخری نبی ہیں.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی ظلی، بروزی، تشریعی، غیر تشریعی نبی کی کوئی گنجائش نہیں، اور نبوت کا دروازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قطعی طور پر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بند ہے.

یہ امر قادیانیت کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ ترکیب "خاتم النبیین "صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی کے علاوہ کسی دیگر معنی پر محمول کرے یا جو شخص نبی خاتم کے بعد سلسلہ نبوت کو منقطع مانے ، وہ اس پر انکار کرے.

اب ہم اس امر میں تامل کرتے ہیں کہ کس طرح مرزا قادیانی نے اپنے پیروؤں کو مغالطہ میں ڈالا اور وہ کونسی تاویلات ہیں جنہیں اس نے اختیار کیا اور اس کا لا نبی بعدی والی حدیث میں مغالطات کا کیا اسلوب رہا؟

پہلا مغالطہ

حدیث مبارکہ لا نبی بعدی میں پہلا قادیانی مغالطہ یہ ہے کہ لا نفی جنس کیلئے نہیں ہے بلکہ اس میں نفی کمال ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کامل، صاحب شریعت جدیدہ نبی نہیں ہوگا.

ازالہ

اس مغالطہ کے ازالہ کیلئے ہم کہتے ہیں:

اسلام کے عہد اول سے لیکر تاحال علمائے سلف وخلف میں سے کسی شارح حدیث نے یا کسی دور کے مجدد نے اس طرح کا کوئی قول نہیں کیا ہے، یہ صرف قادیانیت کی اپنی صناعت ہے جس کی کوئی شرعی سند نہیں ہے.

قادیانیت کا دوسرا مغالطہ

قادیانیت کا دوسرا مغالطہ حدیث مذکورہ لا نبی بعدی میں یہ ہے کہ میری زندگی میں کوئی نبی نہیں ہوسکتا، اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں کسی نبی کے امکان کو رد کیا گیا ہے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی نبی کی آمد کے امکان کو رد نہیں کیا گیا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کوئی نبی آسکتا ہے.

ازالہ

اس مغالطہ کے ازالہ کیلئے ہم کہتے ہیں کہ:

"بعدی" کا مدلول لغت اور شرع میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت

کے بعد ہے، وہ آپ کی زندگی میں ہو یا آپ کے وفات کے بعد، پھر جھوٹے مدعیان نبوت تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں پیدا ہو چکے تھے جن کی امت مسلمہ نے بالاجماع تکفیر کی.

تیسرا مغالطہ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے:

"قولوا خاتم النبيين، ولا تقولوا "لا نبي بعده".

تم خاتم النبیین کہو، یہ نہ کہو کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں

یہ ارشاد گرامی اس امر کی دلیل ہے کہ "لا نبی بعدی" والی حدیث صحیح نہیں ہے، ورنہ ام المؤمنین اس بات پر کیوں انکار فرماتیں؟

ازالہ

ہم اس قادیانی طرز استدلال کے ردّ میں کہتے ہیں کہ:

1- یہ ایک مجہول الاسناد اثر ہے، اور صحیحین بخاری و مسلم کی حدیث " لا نبی بعدی " کے مقابلہ میں جس کی کوئی حیثیت نہیں ہے، جبکہ امت مسلمہ کا " لا نبی بعدی " کی حدیث کی صحت پر اجماع ہے حتی کہ مرزا صاحب نے بھی یہ اقرار کیا ہے کہ یہ حدیث مشہور ہے، اس حدیث کی صحت پر کسی نے کلام نہیں کیا.

2- اگر علی سبیل الفرض اس اثر کی صحت کو تسلیم بھی کرلیں تو ام المؤمنین کا یہ فرمان حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول کے تناظر میں ہے، کہ کوئی کج فہم حضرت

عیسی علیہ السلام کے نزول کے اجماعی عقیدہ کے خلاف، حضرت عیسی علیہ السلام کی اس دنیا میں دوبارہ آمد کا انکار نہ کر بیٹھے

3-در منثور میں حضرت مغیرہ بن شعبہ کا یہ قول اس امر کی خوب وضاحت کرتا ہے، کسی شخص نے ان کے سامنے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الأنبیاء ہیں، ان کے بعد کوئی نبی نہیں، تو انہوں نے کہا:

" حسبك إذا قلت خاتم الأنبياء، فإنا كنا نحدّث أن عيسى عليه السلام خارج، فإن هو خرج فقد كان قبله وبعده"،

تیرا یہ کہنا آپ خاتم الأنبیاء ہیں، یہ کافی ہے کیونکہ ہم حضرت عیسی کے بارے میں بات کرتے تھے کہ وہ آنے والے ہیں، سو جب وہ آ گئے تو آپ سے پہلے بھی نبی ہوئے اور بعد میں بھی.

تو در حقیقت یہ قول اس لئے ہے کہ حدیث " لا نبی بعدی "سے کوئی یہ زعم نہ کرے کہ حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے نازل نہ ہوں گے، جبکہ صرف "خاتم النبیین" کے الفاظ کہنے سے یہ وہم پیدا نہ ہوگا. اس لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس ارشاد کہ آپ "خاتم النبیین" پر اکتفاء کریں، کیونکہ اس کا معنی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کے آخری ہیں کہ ان کے بعد منصب نبوت کسی کو حاصل نہ ہوگا، اور" لا نبی بعدی"کا عدم استعمال صرف اس غرض سے کہ نزول عیسی علیہ السلام کے باب میں کوئی وہم میں مبتلا ہو جائے.

پھر حضرت ام المؤمنین کے لا نبی بعدی کے عدم استعمال کے مقصود کو کنز العمال

کی یہ روایت بھی خوب واضح کرتی ہے جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتی ہیں کہ

"لا يبقي بعدي من النبوة إلاّ المبشرات".

میرے بعد نبوت میں سے صرف مبشرات باقی رہ جائیں گیں

لہذا قادیانیت کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول **"لا تقولوا لا نبي بعده"**، سے حدیث مبارکہ **"لا نبي بعدي"** میں مغالطہ ڈالنا شرعاً مردود اور مرفوض ہے.

امام ترمذی نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أنا العاقب، والعاقب الذي ليس بعده نبي".

میں عاقب ہوں، اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں

امام ابوداؤد نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إنه سيكون في أمتي كذابون ثلاثون، كلهم يزعم أنه نبي، وأنا خاتم النبيين، لا نبي بعدي".

میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے اور ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے، جب کہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں.

تو حدیث مبارکہ **"لا نبي بعدي"** مذکورہ تمام روایات میں وارد ہے جو حدیث

لا نبی بعدی کو تقویت بخشتا ہے، اور یہ حق ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا وجود نہیں اور آپ کے بعد ہر مدعی نبوت جھوٹا اور دجال ہوگا.

رہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول، تو اولاً اس کا ثبوت نہیں ہے، لیکن اگر بالفرض اس کو مان بھی لیا جائے تو اس سے بھی مراد صرف اس وہم اور خیال کا ردّ مقصود ہے کہ " لا نبی بعدی" سے کوئی اس غلط فہمی میں نہ پڑ جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اللہ کے نبی حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول نہ ہوگا، جبکہ امت مسلمہ کا یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ ان کا آسمان سے نزول ہوگا، لہذا قادیانیت کیلئے کسی طرح بھی مغالطہ پیدا کرنے کا امکان نہیں رہتا.

چوتھا مغالطہ

قادیانیت کا حدیث مبارکہ " لا نبی بعدی" کے متعلق چوتھا مغالطہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف کوئی تشریعی نبی نہیں آسکتا.

ہم اس کے ردّ میں کہتے ہیں کہ:

اولاً - قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد حمامۃ البشری ص ۲۰ مندرج روحانی خزائن ۷/۲۰۰ پر عربی زبان میں اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ:

"ألا تعلم أن الرب الرحيم المتفضل سمى نبينا ﷺ خاتم الأنبياء بغير استثناء، وفسره نبينا في قوله "لا نبي بعدي" ببيان واضح للطالبين، ولو جوزنا ظهور نبي بعد نبينا ﷺ لجوّزنا انفتاح باب وحي النبوة بعد تغليقها، وهذا خلف، كما لا يخفى على

المسلمين، وكيف يجيئ نبي بعد رسولنا ﷺ، وقد انقطع الوحي بعد وفاته، وختم الله به النبيين".

کیاتو نہیں جانتا کہ رب رحیم (صاحب فضل) نے ہمارے نبی کا نام بغیر کسی استثناء کے خاتم النبیین رکھا اور ہمارے نبی نے اس کی تفسیر اپنے کلام مبارک "لا نبي بعدي" سے صاف صاف کر دیا، اگر ہم نے اپنے نبی کے بعد کسی نبی کے آنے کو جائز کہا تو اس طرح ہم نے نبوت کے بند دروازے کو کھولنے کا جواز فراہم کر دیا اور یہ صحیح نہیں اور مسلمانوں کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نبوت کا دروازہ تو آپ کے وفات سے بند ہو چکا ہے تو کس طرح کوئی نبی آپ کے بعد آسکتا ہے؟

ثانیاً: حدیث شریف میں وارد کلمۃ" لا " جو لفظ"نبی "پر داخل ہے، یہ نافیہ ہے، جس طرح کلمہ توحید میں لفظ "جلالہ"پر "لا" ہے ،اور لا الہ الا اللہ کا معنی ہے "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے"، تو جس طرح اللہ کے سوا کوئی ظلی ، بروزی الہ نہیں ہے، اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ظلی، بروزی، تشریعی یا غیر تشریعی نبی نہیں ہے

ثالثاً: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقولہ "قولوا خاتم النبيين ولا تقولوا لا نبی بعده"تم خاتم النبیین کہو، یہ نہ کہو کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، یہ قول حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول کے تناظر میں ہے، کیونکہ وہ نبی ہیں، اور ان کا دوبارہ آنا امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے، اور وہ آمد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ہو گی، مگر چونکہ ان کی بعثت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے

ہوئی ہے تو اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد کسی کو نبوت کا منصب ملنے کا امکان نہیں رہتا، ہاں ان کی آمد یقینی اور مجمع علیہ ہے.

مجمع البحار اور دُرّ منثور میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مذکورہ قول کے ساتھ اس امر کی تصریح موجود ہے کہ ام المؤمنین کا یہ فرمان حضرت عیسی علیہ السلام کی دوبارہ آمد کے تناظر میں ہے.

امام زمحشری اپنی تفسیر زمحشری ۳/۵۴۴ پر لکھتے ہیں:

"فإن قلت: كيف كان آخر الأنبياء وعيسى ينزل في آخر الزمان؟ قلت: معنى كونه آخر الأنبياء أنه لا ينبأ أحد بعده، وعيسى ممن نبئ قبله".

اگر تم کہو کہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے آخری نبی ہیں جبکہ حضرت عیسی علیہ السلام آخری زمانہ میں نازل ہوں گے؟ تو میں کہوں گا کہ آپ کے آخری نبی ہونے کا معنی ہے کہ آپ کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی اور حضرت عیسی علیہ السلام کو تو پہلے نبوت مل چکی ہے.

ہم مزید یہ کہتے ہیں کہ:

اگر ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک خاتم النبیین کی تفسیر وہی ہوتی جو قادیانیت کے ہاں ہے (کہ آپ کے بعد نبی آتے رہیں) تو ان سے ہرگز ہرگز یہ روایات منقول نہ ہوتیں جیسے کہ ان سے مروی ہے :

اولاً:

"لا يبقي (بعده) من النبوة إلاّ المبشرات".

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد سوائے مبشرات کے نبوت سے کچھ باقی نہ رہا

ثانیا:

حضرت عائشہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے، آپ نے فرمایا:

"أنا خاتم الأنبياء، ومسجدي خاتم مساجد الأنبياء".

میں خاتم الانبیاء ہوں، اور میری مسجد انبیاء کی مساجد کی خاتم ہے

(یعنی آپ کے بعد نبی نہیں اور آپ کی مسجد کے بعد کوئی ایسی مسجد نہیں جسے کوئی نبی تعمیر کرے)

ثالثا:

صاحب کنز العمال نے ۶۲۰/۱۴ پر حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے اور اور ابن عساکر نے جو حدیث ان سے روایت کی ہے کہ:

"قالت قلت: يا رسول الله! إني أرى أني أعيش بعدك فتأذن لي أن أدفن إلى جنبك! فقال: "وأنى لك بذلك الموضع! ما فيه إلا موضع قبري وقبر أبي بكر وعمر وعيسى ابن مريم".

فرماتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! میں چاہتی ہوں کہ آپ کے بعد زندہ رہی تو آپ اجازت دیں کہ آپ کے پہلو میں دفن ہوں، تو آپ

نے فرمایا کہ تمہارے لئے جگہ کہاں ہے؟ وہاں تو میری قبر، ابو بکر و عمر
کی قبر اور عیسی بن مریم کی قبر کی جگہ ہے

رابعاً

مسند امام احمد ۴۱/۱۶ میں اور در منثور میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

"عن عائشة رضي الله عنها قالت دخل عليّ رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال حتى يأتي (أي دجال) فلسطين باب لد، فينزل عيسى عليه السلام، فيقتله، ثم يمكث عليه السلام في الأرض أربعين سنة إماماً عدلاً وحكماً مقسطاً".

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے اور فرمایا کہ حتی کہ وہ (دجال) فلسطین کے باب لد میں آئے گا تو حضرت عیسی علیہ السلام نازل ہوں گے اور وہ اسے قتل کر دیں گے، پھر زمین میں چالیس سال تک ایک عادل اور منصف حکمران کے طور پر زندہ رہیں گے

سو یہ تمام روایات ام المؤمنین حضرت عائشہ سے مروی ہیں اور سبھی نبی خاتم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور حضرت عیسی علیہ السلام کی حیات اور ان کے نزول کے ابواب میں امت مسلمہ کے عقیدہ کی مؤید ہیں

لہذا اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان تمام عقائد میں امت مسلمہ کے ساتھ ہیں، رہا قادیانیت کا قول تو وہ محض افتراء پردازی ہے۔

پانچواں مغالطہ

حدیث مذکور" لا نبي بعدي "کے متعلق قادیانیت کا پانچواں مغالطہ یہ ہے کہ حدیث میں مذکور (بعدی) سے مراد مغایرت و مخالفت ہے، اور یہ اللہ تعالی کے ارشاد گرامی: ﴿فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ ٱللَّهِ وَءَايَٰتِهِۦ يُؤْمِنُونَ﴾[الجاثية:6] کی مانند ہے کہ تم اللہ کے خلاف کس بات پر اور اس کی کن آیات پر ایمان لاتے ہو. حدیث مذکور کا معنی یہ ہوگا کہ میرے بعد کوئی مدعی نبوت میرا معارض و مخالف نہ ہوگا.

امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب المغازی میں اسی طرح نقل کیا ہے:

"فأولتهما كذابين، يخرجان بعدي، أحدهما: العنسي، والآخر: مسيلمة".

میں نے اس کی تاویل دو جھوٹوں سے کی جو میرے معارضہ اور مخالفت میں نکلیں گے، ایک عنسی اور دوسرا مسیلمہ ہے،

تو معنی حدیث یوں ہوا کہ وہ دونوں میرے معارض نکلیں گے.

اس مغالطہ کے ردّ میں ہم کہتے ہیں:

اولاً

مرزا غلام احمد قادیانی نے اس حدیث مبارک لا نبی بعدی کو مشہور کہتے ہوئے اس کے اصل اور صحیح مفہوم کا اقرار کیا ہے، اور امت مسلمہ کے مسلمہ عقیدہ کی طرح اسے سمجھا ہے جیسا کہ وہ کتاب البریہ کے صفحہ نمبر ۱۸۴ مندرج در روحانی خزائن ۱۳/۲۱۷ پر لکھتا ہے:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرمادیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا،اور حدیث "لا نبي بعدي" ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا،اور قرآن شریف جس کا لفظ قطعی ہے اپنی آیت کریمہ ﴿وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ﴾ [احزاب: ۴۰]، بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوچکی ہے".

ثانیاً:

حدیث میں مذکور لفظ (بعد) کو مخالفت پر حمل کرنا لغت کی مخالفت ہے، کہ لغت عرب اور محاورات عربیہ میں اس کی کوئی بھی مثال موجود نہیں ہے، اور پھر دیگر احادیث جیسے کہ "لم يبق من النبوة إلاّ المبشرات" نبوت میں کچھ بھی باقی نہ رہا سوائے مبشرات کے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ "إني آخر الأنبياء" میں انبیاء کا آخری ہوں،ان میں بعد کا لفظ نہیں ہے اور ان میں تو مطلقاً نبی خاتم کے بعد نبوت کی نفی وارد ہے،وہ موافق ہو یا مخالف.

رہا باری تعالی کا یہ ارشاد گرامی کہ: ﴿فَبِأَيِّ حَدِيثٍۭ بَعْدَ ٱللَّهِ وَءَايَٰتِهِۦ يُؤْمِنُونَ﴾ [الجاثیۃ: 6] ،تو حضرات مفسرین نے جیسے کہ خازن،ابن جریر،اور کشاف ہیں،ان سب نے لفظ "بعد" کے بعد کتاب اللہ کو محذوف مانا ہے، جس کی طرف لفظ "بعد" کو مضاف کہا ہے.

باقی رہا بخاری شریف کی حدیث "يخرجان بعدي" کہ میرے بعد دو نکلیں گے

،شارحین حدیث اس کا یہ معنی کرتے ہیں کہ "بعد نبوتي"کہ میری نبوت کے بعد

نیز بخاری شریف کی ایک دوسری حدیث میں ہے:

"الكذابين الذين أنا بينهما، فظهر الأسود العنسي في زمن النبي ﷺ، كما ظهر المسيلمة الكذاب بعد وفاته ﷺ في خلافة أبي بكر الصديق، والمعروف إن المسيلمة الكذاب قد ادّعى النبوة، ولم يكن مخالفاً له ﷺ، بل الأذان الذي يقام عنده فيه "أشهد أن محمد رسول الله"، وكان يدعي بأن النبي ﷺ هو للمدن، وأنا للقرى، والنبوة مشتركة بيننا، كما ذكر الطبري في "تاريخه".

مسیلمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر کے زمانے میں ظاہر ہوا اور معروف ہے کہ مسیلمہ کذاب نے جو دعویٰ نبوت کیا آپ کی مخالفت میں نہیں بلکہ اس کے ہاں تو اذان میں أشهد أن محمد رسول الله کی ندا بلند ہوتی اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہروں کو نبی اور اپنے آپ کو بستیوں کا نبی کہتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ نبوت ہم دونوں میں مشترک ہے (طبرانی نے تاریخ میں یہ ذکر کیا ہے)

ثالثاً

امام مسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے اسی نص کے ساتھ حدیث نقل کی ہے (لا نبوة بعدى) میرے بعد نبوت نہیں. جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت کسی کو نہیں ملنی ہے، جس کا صاف معنی یہ ہے کہ نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت نہ ملے گی،

اس میں مخالف یا موافق کی کی تاویل کی ہر گز گنجائش نہیں ہے.

الحمد للہ ہم نے یہاں تک حدیث "لا نبي بعدي" پر قادیانی مغالطات اور ان کے ردود کو بطور احسن ترتیب دے دیا ہے. فللہ الحمد والمنۃ.

هـذا وصـلى الله وسـلم علـى الـنبي الخـاتم ﷺ وعلـى آلـه وصـحبه أجمعين.

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

از سلسلہ "دین بھلائی ہے"

مغالطات

نواں مغالطہ بعنوان:

قادیانیت کا
مہدی اور مسیح موعود
میں مغالطہ

نویں مغالطہ کا خلاصہ

1- مرزا قادیانی کا اپنے لئے متناقض دعاوی کو جمع کرنا

۲- مرزا قادیانی کا حضرت نبی خاتم،مہبط وحی ربانی حضرت نبی خاتم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں عجیب وغریب نقطہ نظر کہ ان پر مسیح موعود، مہدی اور دجال کی حقیقت منکشف نہ ہو سکی.

۳- مرزا کا اپنے لئے مسیح موعود اور مہدی منتظر ہونے کا دعوی اور اس پر واہی طریقہ استدلال

۴- مرزا قادیانی کے دلائل اور ہمارا مناقشہ

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد الرسل وخاتم النبيين، وعلى آله وصحبه أجمعين، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، وبعد! ...

{أعوذ بالله من الشيطان الرجيم}

{بسم الله الرحمن الرحيم}.

يقول الله عزّ وجلّ: ﴿إِنَّمَا ٱلْمَسِيحُ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ ٱللَّهِ﴾ [النساء: ١٧١].

وقال النبي ﷺ: "لينزلن فيكم عيسى ابن مريم".

وقال النبي ﷺ: "الدين النصيحة".

صدق الله العظيم، وصدق رسوله النبي الكريم.

دین بھلائی ہے، ہمارے اس سلسلے کے شعبہ مغالطات کا یہ نواں مغالطہ ہے، جس کا عنوان ہے " قادیانیت کا مہدی اور مسیح موعود کے بارے میں مغالطہ " یہ مغالطہ کئی خطرناک مغالطات پر مشتمل ہے

تمہید

بانیٔ قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے لئے بہت سے متناقض دعاوی کئے ہیں، اس کے دعاوی میں اس کے پیروکاروں میں بھی اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں کہ:

مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت تھا.

بعض کہتے ہیں: وہ مدعی نبوت نہ تھا بلکہ صرف مدعی مسیحیت تھا.

بعض کہتے ہیں: وہ صرف مہدیٔ زمان ہونے کا مدعی تھا.

بعض کے نزدیک وہ مجدد العصر اور امام العہد ہونے کا مدعی تھا.

ان مختلف دعاوی کے کلمات، امت مسلمہ کے ہاں معروف بھی ہیں اور ان کے مفاہیم و مدلولات بھی متعین ہیں، کثرت دعاوی سے مرزا کی غرض امت مسلمہ میں سے قدر امکان افراد کو اپنی طرف کھینچنا اور مسلم امت میں تفریق پیدا کرنا تھا.

بانیٔ قادیانیت نے موسی ہونے کا بھی دعوی کیا، شاید اس سے اس کی غرض یہود کو اپنی طرف متوجہ کرنا تھا.

اس نے مثیل مسیح ہونے کا بھی دعوی کیا شاید اس کی غرض نصاری کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی ہو.

اس نے مسیح موعود ہونے کا بھی دعوی کیا کہ شاید مسلم امت اس کی طرف متوجہ ہو.

اس نے ہندو کمیونٹی کی توجہ حاصل کرنے کی غرض سے کرشن ہونے کا بھی دعوی کیا.

اس کے علاوہ بھی اس کے مختلف دعاوی ہیں جو سو کے عدد تک پہنچتے ہیں.

ان مختلف اور متناقض دعاوی کے بعد بھی مرزا قادیانی خود کو مسلمان کہتے ہوئے امت مسلمہ کا حصہ سمجھتا رہا اور یہ کہتا کہ وہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطیع کامل ہے، اس کے دعاوی کو دوسرے مذاہب میں سے تو کسی نے سنجیدہ طور پر نہ

لیااور نہ وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے، نہ اسے کسی نے اپنا رہبر و رہنما مانا.

اگر اسے کچھ پیروکار مل گئے اور اس کے متضاد دعاوی کی کچھ شنوائی ہوئی تو وہ بعض کم علم، اور دینی ثقافت سے نابلد مسلمانوں کا ایک طبقہ اسے ملا، وہ بھی اس غلط فہمی سے کہ یہ کلمہ کا اقرار کرتا ہے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے تو یہ شاید اور اس کے پیروکار مسلمان ہی ہوں گے.

الغرض مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی نے دیگر مذاہب اور دیانات پر کوئی سلبی اثر نہیں چھوڑا اور نہ ہی ان کے پیروکاروں کے درمیان وہ تفریق ڈال سکا مگر امت مسلمہ میں سے ہی اسے کچھ متبع مل گئے جنہوں نے اس کی پیروی اختیار کی، اور اس کی وجہ اس کی مسلمات اسلامیہ کے بارے میں وہ مغالطات ہیں جن کے ذریعے اس نے ان کے ایمان کو متزلزل کیا.

ہم اپنے اس مقالہ میں مرزا قادیانی کے ان مغالطات کو جو "مسیح موعود" اور "مہدی منتظر" کے بارے میں ہیں، ہم ان کا ذکر ان پر مع ردود کے کرتے ہیں اور اللہ پر توکل کرتے ہوئے کہتے ہیں:

تمہید

یاد رہے کہ:

اولا: مرزا غلام احمد قادیانی نے خود کو ایسی دو شخصیتوں کا اکیلا مصداق بنادیا جو دو اپنی مستقل شخصیتیں اور علامات رکھتی ہیں.

ثانیا۔ حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانہ نزول اور مہدی منتظر کے زمانہ ظہور کے قرب سے اس نے ناجائز فائدہ اٹھانے کی ناکام سعی کی.

ثالثاً۔ مسیح موعود اور مہدی اس عالم سے ظلم کے قلع و قمع اور عدل وانصاف کی اقامت میں شریک ہوں گے، مگر مرزا قادیانی نے اس باب میں تو کچھ بھی نہیں کیا.

رابعاً۔ مہدی کے ظہور اور حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول کے زمانہ میں اس عالم میں آسمانی وزمینی جن برکات کی کثرت ہو گی مرزا کے زمانہ میں ایسا کچھ بھی نہیں ہوا.

یہ امر بھی لائق تامل ہے کہ :

مرزا قادیانی کے دور میں اللہ تعالی کے ان وعدوں میں سے جو جو حضرت مسیح موعود کے نزول اور حضرت مہدی کے ظہور سے وابستہ ہیں اور حضرت نبی کریم علیہ السلام کی ذات گرامی سے صحیح طور پر ثابت ہیں، ان میں سے کوئی وعدہ بھی مرزا کے زمانہ میں پورا نہیں ہوا جو مرزا قادیانی کے کذب اور اس کے دعاوی کی تکذیب کی واضح دلیل ہے پھر اس واقعاتی حقیقت کے باوجود مرزا قادیانی یہ ناکام کوشش کرتا رہا کہ وہ "مسیح موعود" بھی ہے اور "مہدی منتظر" بھی ہے،

اب ہم اس کے اس باب میں دعاوی اور ان کے ابطال کی طرف آتے ہیں:

مرزا قادیانی کا نبی خاتم کے بارے میں عجیب وغریب نقطہ نظر

قبل اس کے کہ ہم اس قادیانی مغالطہ اور اپنے مناقشہ کا ذکر کریں، مناسب ہو گا

کہ ہم خود مرزا قادیانی کے حضرت نبی خاتم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے بارے میں ایک عجیب وغریب اور باطل نقطہ نظر کی طرف اشارہ کریں.

جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحی ربانی کے مہبط ہیں، وہ اللہ تعالی کی رسالت ونبوت کے امین ہیں، انہیں باری تعالی نے اپنی تمام مخلوق کی طرف تا قیامت کیلئے مبعوث ربانی، نبی خاتم اور رحمت للعالمین بنا کر بھیجا ہے، آپ نے تمام بشریت پر حق وصداقت اور ربّانی شریعت کو کھول کھول کر بیان فرمایا ہے اور یہ سب کچھ باری تعالی کی طرف سے وحی کے ذریعہ ہی آپ کو بتایا گیا.

مرزا قادیانی جو کچھ کہتا ہے، ملاحظہ فرمائیں:

وہ ازالۃ الاوہام مندرج روحانی خزائن ۳/۴۷۳ پر رقمطراز ہے:

"اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقتِ کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے منکشف نہ ہوئی ہو، اور نہ دجال کے ستّر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو، اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الہی نے اطلاع دی ہو، اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت "كَمَا هِيَ" ظاہر فرمائی گئی.... تو کچھ تعجب کی بات نہیں".

ابنائے ملت قادیانیت تامل کریں

مرزا کا مذکورہ بیان جو حضرت سید المرسلین اور رحمت للعالمین کے بارے میں ہے آپ کے مندرجہ ذیل امور کی حقیقت سے (العیاذ باللہ) ناواقف ہونے کو بتاتا ہے

:

۱- مسیح بن مریم کی حقیقت

۲-دجال کی حقیقت

۳-دجال کے گدھے کی حقیقت

۴-یاجوج وماجوج کی حقیقت

۵-دابۃالارض کی حقیقت

ہم اپنے مناقشہ میں کہتے ہیں:

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کوان امور کے بارے میں خبر دار فرمایا، آپ نے اللہ تعالی کی طرف سے ملنے والے علم کی روشنی میں ان کی حقائق کو ایسے طور پر واضح فرمایا کہ اس میں کسی خفا یا باطل تاویل کی کوئی گنجائش نہیں ہے بلکہ ہر تاویل کرنے والے کی تاویل آپ کے بیان کے بعد مردوداور قائل ہی پر واجب الردّ ہے، کیونکہ یہ تمام امور ثابت شدہ شرعی حقائق ہیں، ان میں قادیانی قیاسات ہوں یا کسی دیگر کے خود ساختہ مزاعم ہر گز نہیں چل سکتے، نہ ہی کسی کی ذاتی تجدیدات وتحقیقات کی ان میں کوئی گنجائش ہے.

جناب سید الرسل نبی خاتم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مرزا کا مذکورہ قول انتہائی بدترین، قبیح ترین اور غلیظ ترین جسارت کے مترادف ہے، یہ اس عظیم شخصیت کے بارے میں بڑی ہی منکر جرأت ہے جس کے بارے میں باری تعالی کا ارشاد گرامی ہے : ﴿ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ

يُوحَىٰ ﴿٤﴾ ﴾[النجم: -4].

کہ آپ کا نطق خواہش نفس سے نہیں، محض وحی ربانی سے ہوتا ہے.

مرزا قادیانی تتمہ حقیقت الوحی مندرج روحانی خزائن ۴۳۸/۲۲ میں خود یوں گویاں ہے:

"ملہم سے زیادہ کوئی الہام کے معنی نہیں سمجھ سکتا".

ہم کہتے ہیں کہ:

باری تعالی کا ارشاد ہے کہ إنا أوحينا إليك —ہم نے آپ کی طرف وحی کی، نیز ارشاد گرامی ہے کہ وما هو على الغيب بظنين کہ وہ(نبی خاتم) غیب پر بخیل نہیں ،تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ حقائق کے بارے میں اپنے واضح بیانات میں وہ سب کچھ بتادیا جو حق تھا کہ کسی ذی عقل وشعور کو کسی قسم کا کوئی شبہ نہ رہے،اور قیامت سے قبل پیش آنے والے جن امور کو واضح بیان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو خبر دار کیا ہے ان میں سے حضرت "مسیح موعود"کا نزول ہے،انہی میں سے "حضرت مہدی"کا ظہور ہے،انہی امور میں سے دجال ،یاجوج وماجوج اور دابۃ الارض بھی ہیں.

ہم اپنے اس مقالہ میں صرف "مسیح موعود"اور"مہدی منتظر"کا ذکر کرتے ہیں اوران شاءاللہ بقیہ امور کو دیگر مستقل مقالات میں بیان کریں گے

ہم اللہ کی توفیق سے کہتے ہیں:

کہ حضرت مسیح حق، مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق سید الرسل حضرت نبی

خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں ان کے بارے میں کسی بھی امر میں کچھ اشتباہ باقی نہیں رہتا، اسی طرح حضرت مہدی منتظر کے بارے میں بھی آپ کے بیان میں ان کی تمام علامات کو واضح طور پر بیان فرمایا گیا ہے، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شخصیتوں کے بارے میں تفصیلی بیان کے بعد کسی ذی عقل و شعور انسان کو ان کی شخصیات کے بارے میں کسی شک وشبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان مفصل ہے اور جو حضرت صادق ومصدوق علیہ السلام کی مبارک زبان سے صادر ہوا اسی میں بالغ حکمت ربّانی ہے کیونکہ ذات علام الغیوب ہی اپنے نبی بر حق کو وحی فرمانے والے ہیں، وہ ذات عالی خوب جانتی ہے کہ اس امت میں ایسے کذابین ودجالین بھی ظاہر ہوں گے جو اپنے تئیں مسیح ومہدی کہلوانے کے مدعی ہوں گے ، وہ ذات علام الغیوب خوب جانتی ہے کہ ان حقائق شرعیہ جیسے کہ مسیح موعود، مہدی منتظر، دجال ، یاجوج وماجوج اور دابۃ الأرض کے بارے میں باطل تاویلیں کرنے والے بھی نمودار ہوں گے، تو باری تعالی جل جلالہ نے حضرت نبی خاتم کو ان حقائق پر خوب مطلع فرمایا، ان کی ماہیات وکنہ سے اپنے نبی کو خوب واقف فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ان پر بایں طور مطلع فرمادیا کہ ان میں کسی شبہ کرنے والے کے شبہ کی اور کسی تاویل کرنے والے کی تاویل کی گنجائش باقی نہ رہے بلکہ یہ پیش گوئیاں تو بذات خود نبی خاتم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزانہ بیانات ہیں جو تا قیامت آپ کی صداقت پر دال رہیں گے .

قبل اس کے کہ ہم شارع کے ان بیانات کو پیش کریں، ہم مرزا قادیانی کے اپنے

لئے مسیح موعود اور مہدی منتظر ہونے کے اسلوب کو پیش کرتے ہیں.

مرزا کا اپنے لئے "مسیح موعود" اور "مہدی" ہونے پر استدلال

مرزا قادیانی نے اپنے مسیح موعود اور مہدی منتظر ہونے پر شرعی نصوص سے استدلال نہیں کیا ہے کیونکہ وہ تو اس کی تکذیب کرتی ہیں، کہ نہ تو اس پر مسیح موعود کے اوصاف منطبق ہوتے ہیں اور نہ مہدی منتظر کی علامات، مسیح موعود تو وہی مسیح بن مریم ہیں جو بغیر باپ پیدا ہوئے پھر ان کا رفع ہوا جبکہ مرزا غلام احمد بن چراغ بی بی ہے، مسیح بن مریم تو آسمان سے نازل ہوں گے جبکہ مرزا غلام احمد اپنے گاؤں قادیان میں اپنے والدین کے گھر پیدا ہوئے ہیں.

مہدی منتظر، وہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں، اور مرزا مغل خاندان سے تعلق رکھتا ہے.

اب جانیئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مسیح موعود اور مہدی منتظر ہونے کیلئے اپنے پیروکاروں کو کیسے مغالطہ میں ڈالا؟

وہ تحفہ گولڑویہ مندرج روحانی خزائن ۱۷/ ۲۸۲ پر لکھتا ہے:

"پہلی دلیل: اس بات پر کہ میں ہی مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں یہ کہ میرا یہ دعوی مہدی اور مسیح ہونے کا قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے، یعنی قرآن شریف اپنے نصوص قطعیہ سے اس بات کو واجب کرتا ہے، کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے مقابل پر جو موسوی خلیفوں کے خاتم الانبیاء ہیں، اس امت میں سے بھی ایک آخری خلیفہ پیدا ہوگا،

کہ وہ اسی طرح محمدی سلسلۂ خلافت کا خاتم الاولیاء ہو، اور مجدّدانہ
حیثیت اور لوازم میں حضرت عیسی علیہ السلام کی مانند ہو، اور اسی پر
سلسلہ خلافتِ محمدیہ ختم ہو، جیسا کہ حضرت مسیح علیہ السلام پر سلسلۂ
خلافتِ موسویہ ختم ہو گیا ہے".

یاد رہے کہ مرزا قادیانی نے اپنے لئے مہدویت اور مسیحیت ہر دو دعووں کو جمع
کیا ہے—اور اس پر کس طرح استدلال کیا ہے؟ آیئے مشاہدہ کریں
وہ تحفہ گولڑویہ مندرج روحانی خزائن صفحہ ۱۷/۱۹۴ پر لکھتا ہے:

"اور منجملہ ان دلائل کے جو میرے مسیح موعود ہونے پر دلالت
کرتے ہیں، خدا تعالی کے وہ دو نشان ہیں، جو دنیا کو کبھی نہیں بھولیں گے،
یعنی ایک وہ نشان جو آسمان میں ظاہر ہوا، اور دوسرا وہ نشان جو زمین نے
ظاہر کیا، آسمان کا نشان "کسوف" ہے، جو ٹھیک ٹھیک مطابق آیت
کریمہ ﴿ وَجُمِعَ ٱلشَّمْسُ وَٱلْقَمَرُ ﴿٩﴾ ﴾ {قیامہ: ۹}، اور نیز "دار قطنی"
کی حدیث کے موافق رمضان میں واقع ہوا، اور زمین کا نشان وہ ہے،
جس کی طرف یہ آیت کریمہ قرآن شریف کی یعنی
﴿ وَإِذَا ٱلْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿٤﴾ ﴾ {تکویر: ۴}، اشارہ کرتی ہے، جس
کی تصدیق میں "مسلم" میں یہ حدیث موجود ہے "ويترك القلاص، فلا
يسعى عليها".

مرزا قادیانی مذکورہ حوالہ کے حاشیہ پر لکھتا ہے:

"شوکانی اپنی کتاب "توضیح" میں لکھتا ہے، کہ آثارِ واردہ جو مسیح اور
مہدی کے بارے میں ہیں، وہ "رفع" کے حکم میں ہیں، کیونکہ
پیشگوئیوں میں "اجتہاد" کو راہ نہیں، مگر میں کہتا ہوں کہ بہت سی
پیشگوئیاں مہدی اور مسیح کے بارے میں ایسی ہیں، جو باہم "تناقض"
رکھتی ہیں، یا قرآن شریف کے مخالف ہیں، یا سنت اللہ کی ضد ہیں، اس
صورت میں اگر ان کا "رفع" بھی ہوتا تاہم بعض ان میں ہرگز قبول کے
لائق نہ تھیں، ہاں! حسب اقرارِ شوکانی صاحبِ کسوف خسوف کی
پیشگوئی بلاشبہ "رفع" کے حکم میں ہے، بلکہ یہ پیشگوئی مرفوع متصل
حدیث سے بھی صدہا درجہ قوی تر ہے، کیونکہ اس نے اپنے وقوع سے
اپنی سچائی آپ ظاہر کردی، اور قرآن شریف نے اس کے مضمون کی
تصدیق کی، اور نیز قرآن شریف نے اس کے مقابل کی ایک پیشگوئی
بیان فرمائی، یعنی اونٹوں کے بیکار ہونے کی پیشگوئی، اس زمینی نشان کا ذکر
آسمانی نشان یعنی کسوف خسوف کا مصدق ہے، کیونکہ یہ دونوں نشان
ایک دوسرے کے مقابل پڑے ہیں".

مرزا غلام احمد تحفہ گولڑویہ مندرج روحانی خزائن 198/17 پر رقمطراز
ہے:

"تیسری دلیل جو دلائل گذشتہ مذکورہ کی طرح وہ بھی قرآن
شریف سے ہی مستنبط ہے سورہ فاتحہ کی اس آیت کی بنا پر ہے کہ
﴿ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ

عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ ٱلۡمَغۡضُوبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ ۝٧ ﴾ {الفاتحة: -۷}،
یعنی اے ہمارے خدا ہمیں وہ سیدھی راہ عنایت کر جو ان لوگوں کی راہ
ہے جن پر تیرا انعام ہے اور بچا ہم کو ان لوگوں کی راہ سے جن پر تیرا
غضب ہے اور جو راہ کو بھول گئے ہیں، فتح الباری شرح صحیح بخاری میں
لکھا ہے کہ اسلام کے تمام اکابر اور ائمہ کے اتفاق سے مغضوب علیہم سے
مراد یہودی لوگ ہیں اور ضالین سے مراد نصاری ہیں اور قرآن شریف
کی آیت: ﴿ يَٰعِيسَىٰٓ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ
إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَجَاعِلُ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوكَ فَوۡقَ
ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ إِلَىٰ يَوۡمِ ٱلۡقِيَٰمَةِۖ ﴾ {آل عمران: ۵۵} سے ثابت
ہوتا ہے کہ یہودیوں کے مغضوب علیہم ہونے کی بڑی وجہ جس کی سزا
ان کو قیامت تک دی گئی اور دائمی ذلت اور محکومیت میں گرفتار کئے گئے
یہی ہے کہ انہوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کے ہاتھ پر خدا تعالی کے
نشان بھی دیکھ کر پھر بھی پورے عناد اور شرارت اور جوش سے ان کی
تکفیر اور توہین اور تفسیق اور تکذیب کی اور ان پر ان کی والدہ صدیقہ پر
جھوٹے الزام لگائے جیسا کہ

آیت: ﴿ وَجَاعِلُ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوكَ فَوۡقَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ
إِلَىٰ يَوۡمِ ٱلۡقِيَٰمَةِۖ ﴾ {آل عمران: ۵۵}، سے صریح سمجھا جاتا ہے
کیونکہ ہمیشہ کی محکومیت جیسی اور کوئی ذلت نہیں، اور دائمی ذلت کے
ساتھ دائمی عذاب لازم پڑا ہوا ہے اور اسی آیت کی تائید ایک دوسری

آیت کرتی ہے جو جزء نمبر ۹ سورہ اعراف میں ہے اور وہ یہ ہے
:﴿ وَإِذۡ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبۡعَثَنَّ عَلَيۡهِمۡ إِلَىٰ يَوۡمِ ٱلۡقِيَٰمَةِ مَن
يَسُومُهُمۡ سُوٓءَ ٱلۡعَذَابِۗ ﴾[الاعراف:۷] یعنی خدا نے یہود
کیلئے ہمیشہ کے لئے یہ وعدہ کیا ہے کہ ایسے بادشاہ ان پر مقرر کرتا رہیگا جو
انواع واقسام کے عذاب ان کو دیتے رہیں گے. اس آیت سے یہ بھی
معلوم ہوا کہ بڑی وجہ یہود کے مغضوب علیہم ہونے کی یہی ہے کہ
انہوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کو سخت ایذاء دی، ان کی تکفیر کی، ان
کی تفسیق کی، ان کی توہین کی، ان کو مصلوب قرار دیا تا وہ نعوذ باللہ لعنتی
قرار دیئے جائیں اور ان کو اس حد تک دکھ دیا کہ حسب منطوق آیت
﴿ وَقَوۡلِهِمۡ عَلَىٰ مَرۡيَمَ بُهۡتَٰنًا عَظِيمٗا ﴿١٥٦﴾ ﴾[النساء:۱۵۶]. ان کی
ماں پر بھی سخت بہتان لگایا، غرض جس قدر ایذاء کی قسمیں ہوسکتی ہیں
کہ تکذیب کرنا، گالیاں دینا، اور افترا کے طور پر کئی تہمتیں لگانا اور کفر کا
فتوی دینا اور ان کی جماعت کو متفرق کرنے کیلئے کوشش کرنا اور حکام
کے حضور میں ان کی نسبت جھوٹی مخبریاں کرنا اور کوئی دقیقہ توہین کا نہ
چھوڑنا اور بالآخر قتل کیلئے آمادہ ہونا—یہ سب کچھ حضرت عیسی علیہ
السلام کی نسبت یہود بد قسمت سے ظہور میں آیا اور آیت
﴿ وَجَاعِلُ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوكَ فَوۡقَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ إِلَىٰ يَوۡمِ
ٱلۡقِيَٰمَةِۖ ﴾ {آل عمران: ۵۵} کو غور سے پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ
آیت ﴿ وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ ٱلذِّلَّةُ وَٱلۡمَسۡكَنَةُ وَبَآءُو بِغَضَبٖ

مِّنَ ٱللَّهِ ﴾[البقرۃ:٦١] کی سزا بھی حضرت مسیح کی ایذا کی وجہ سے ہی یہود کو دی گئی ہے کیونکہ آیت موصوفہ بالا میں یہود کیلئے یہ دائمی وعید ہے کہ وہ ہمیشہ محکومیت میں جو ہر ایک عذاب اور ذلت کی جڑ ہے زندگی بسر کریں گے جیسا کہ اب بھی یہود کی ذلت کے حالات کو دیکھ کر یہ ثابت ہوتا ہے کہ اب تک خدا تعالیٰ کا وہ غصہ نہیں اترا جو اس وقت بھڑکا تھا جبکہ اس وجیہہ نبی کو گرفتار کرا کر مصلوب کرنے کیلئے کھوپری کے مقام پر لے گئے تھے اور جہاں تک بس چلا تھا ہر ایک قسم کی ذلت پہنچائی تھی اور کوشش کی گئی تھی کہ وہ مصلوب ہو کر توریت کی نصوص صریحہ کے رو سے ملعون سمجھا جائے اور اس کا نام ان میں لکھا جائے جو مرنے کے بعد تحت الثریٰ کی طرف جاتے ہیں اور خدا کی طرف ان کا رفع نہیں ہوتا. غرض جبکہ یہ مقدمہ قرآن شریف کی نصوص صریحہ سے ثابت ہو گیا کہ مغضوب علیہم سے مراد یہود ہیں اور ضالین سے مراد نصاریٰ اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ مغضوب علیہم کا پُر غضب خطاب جو یہودیوں کو دیا گیا، یہ ان یہودیوں کو خطاب ملا تھا جنہوں نے شرارت اور بے ایمانی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی اور ان پر کفر کا فتویٰ لکھا اور ہر ایک طرح سے ان کی توہین کی اور ان کو اپنے خیال میں قتل کر دیا اور ان کے رفع سے انکار کیا بلکہ ان کا نام لعنتی رکھا، تو اب اس جگہ طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے کیوں مسلمانوں کو یہ دعا سکھلائی؟ بلکہ قرآن شریف کا افتتاح بھی اسی دعا سے کیا اور اس دعا کو مسلمانوں کے لئے ایک ایسا ورد لازمی اور وظیفہ دائمی کر دیا کہ پانچ وقت قریباً نوے

کروڑ مسلمان مختلف دیار اور بلاد میں یہی دعا اپنی نمازوں میں پڑھتے ہیں اور باوجود بہت سے اختلافات کے جوان میں اور ان کے نماز کے طریق میں پائے جاتے ہیں کوئی فرقہ مسلمانوں کا ایسا نہیں ہے کہ جو اپنی نماز میں یہ دعا نہ پڑھتا ہو. اس سوال کا جواب خود قرآن شریف نے اپنے دوسرے مقامات میں دے دیا ہے مثلاً جیسا کہ آیت ﴿ كَمَا ٱسْتَخْلَفَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ﴾[النور:۵۵] سے صریح اور صاف طور پر سمجھا جاتا ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، یعنی جبکہ مماثلت کی ضرورت کی وجہ سے واجب تھا کہ اس امت کے خلیفوں کا سلسلہ ایک ایسے خلیفہ پر ختم ہو جو حضرت عیسی علیہ السلام کا مثیل ہو تو منجملہ وجوہ مماثلت کے ایک وجہ یہ بھی ضروری الوقوع تھی کہ جیسے حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت کے فقیہ اور مولوی ان کے دشمن ہو گئے تھے اور ان پر کفر کا فتوی لکھا تھا اور ان کو سخت سخت گالیاں دیتے اور ان کی اور ان کی پردہ نشین عورتوں کی توہین کرتے اور ان کے ذاتی نقص نکالتے تھے اور کوشش کرتے تھے کہ ان کو لعنتی ثابت کریں، ایسا ہی اسلام کے مسیح موعود پر اس زمانہ کے مولوی کفر کا فتوی لکھیں اور اس کی توہین کریں اور اس کو بے ایمان اور لعنتی قرار دیں اور گالیاں دیں اور اس کے پرائیویٹ امور میں میں دخل دیں اور طرح طرح کے اس پر افترا کریں اور قتل کا فتوی دیں — پس چونکہ یہ امت مرحومہ ہے اور خدا نہیں چاہتا کہ ہلاک ہوں اس لئے اس نے یہ دعا غیر المغضوب علیہم کی سکھلا دی اور اس کو قرآن میں نازل کیا اور قرآن اسی سے شروع ہوا اور یہ دعا

مسلمانوں کی نمازوں میں داخل کردی تاکہ وہ کسی وقت سوچیں اور سمجھیں کہ کیوں ان کو یہود کی اس سیرت سے ڈرایا گیا جس سیرت کو یہود نے نہایت برے طور سے حضرت عیسی علیہ السلام پر ظاہر کیا تھا، یہ بات صاف طور پر سمجھ میں آتی ہے کہ اس دعا میں جو سورہ فاتحہ میں مسلمانوں کو سکھلائی گئی ہے فرقہ غیر المغضوب علیہم سے مسلمانوں کا بظاہر کچھ بھی تعلق نہ تھا کیونکہ جبکہ قرآن شریف اور احادیث اور اتفاق علمائے اسلام سے ثابت ہو گیا ہے کہ مغضوب علیہم سے مراد یہود ہیں اور یہود بھی وہ جنہوں نے حضرت مسیح کو بہت ستایا اور دکھ دیا تھا اور ان کا نام کافر اور لعنتی رکھا تھا اور ان کے قتل کرنے میں کچھ فرق نہیں کیا تھا اور توہین کو ان کی مستورات تک پہنچادیا تھا تو پھر مسلمانوں کو اس دعا سے کیا تعلق تھا اور کیوں یہ دعا ان کو سکھلائی گئی—اب معلوم ہوا کہ یہ تعلق تھا کہ اس جگہ بھی پہلے مسیح کی مانند ایک مسیح آنے والا تھا اور مقدر تھا کہ اس کی بھی ویسی ہی توہین اور تکفیر ہو، لہذا یہ دعا سکھلائی گئی جس کے یہ معنی ہیں کہ اے خدا ہمیں اس گناہ سے محفوظ رکھ کہ ہم تیرے مسیح موعود کو دکھ دیں اور اس پر کفر کا فتوی لکھیں اور اس کو سزا دلانے کیلئے عدالتوں کی طرف کھینچیں اور اس کی پاکدامن اہل بیت کی توہین کریں اور اس پر طرح طرح کے بہتان لگائیں اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیں، غرض صاف ظاہر ہے کہ یہ دعا اسی لئے سکھلائی گئی تاکہ قوم کو اس یادداشت کے پرچہ کی طرح جس کو ہر وقت اپنی جیب میں رکھتے ہیں یا اپنی نشست گاہ کی دیوار پر لگاتے ہیں اس طرف توجہ دی جائے کہ تم میں

بھی ایک مسیح موعود آنے والا ہے اور تم میں بھی وہ مادہ موجود ہے جو یہودیوں میں تھا.

غرض اس آیت پر ایک محققانہ نظر کے ساتھ غور کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ کہ یہ ایک پیش گوئی ہے جو دعا کے رنگ میں فرمائی گئی ،چونکہ اللہ تعالی جانتا تھا کہ حسب وعدہ ﴿ كَمَا ٱسۡتَخۡلَفَ ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِهِمۡ ﴾[النور: ۵۵] آخری خلیفہ اس امت کا حضرت عیسی علیہ السلام کے رنگ میں آئے گا اور ضرور ہے کہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کی طرح قوم کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے اور اس پر کفر کا فتوی لکھا جائے اور اس کے قتل کے ارادے کئے جائیں.

اس لئے ترحم کے طور پر تمام مسلمانوں کو یہ دعا سکھلائی کہ تم خدا سے پناہ چاہو کہ تم ان یہودیوں کی طرح نہ بن جاؤ جنہوں نے موسوی سلسلہ کے مسیح موعود کو کافر ٹھہرایا تھا اور اس کی توہین کرتے تھے اور ان کو گالیاں دیتے تھے اور اس دعا میں صاف اشارہ ہے کہ تم پر بھی یہ وقت آنے والا ہے اور تم میں سے بھی بہتوں میں یہ مادہ موجود ہے. پس خبردار رہو اور دعا میں مشغول رہو تا کہ ٹھوکر نہ کھاؤ. اور اس آیت کا دوسرا فقرہ جو الضالین ہے جس کیلئے یہ معنی ہیں کہ ہمیں اے ہمارے پروردگار اس بات سے بھی بچا کہ ہم عیسائی بن جائیں. یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس زمانہ میں جب کہ مسیح موعود ظاہر ہوگا عیسائیوں کا بہت زور ہوگا اور عیسائیت کی ضلالت ایک سیلاب کی طرح زمین پر پھیلے گی اور

اس قدر طوفانِ ضلالت جوش مارے گا کہ بجز دعا کے اور کوئی چارہ نہ ہو گا
اور تثلیث کے واعظ اس قدر مکر کا جال پھیلائیں گے کہ قریب ہو گا کہ
راست بازوں کو بھی گمراہ کریں. لہذا اس دعا کو بھی پہلی دعا کے ساتھ
شامل کر دیا گیا اور اسی ضلالت کے زمانہ کی طرف اشارہ ہے جو حدیث
میں آیا ہے کہ جب تم دجال کو دیکھو تو سورہ کہف کی پہلی آیتیں پڑھو"

طرز استدلال اور مغالطہ

مرزا قادیانی کے اس طرزِ استدلال سے ہمیں یہ علم ہوا کہ وہ یہ دعوی کر رہا ہے کہ وہ مسیح موعود اور مہدی منتظر ہے کیونکہ:

اولاً-وہ محمدی سلسلہ کے خلفاء کا آخری خلیفہ ہے

ثانیاً-اس کے زمانے میں خسوف اور کسوف وقوع پذیر ہوئے

ثالثاً-علمائے اسلام کا اس کی تکفیر کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ یہود کے فقہاء اور علماء نے حضرت عیسی علیہ السلام کی تکفیر کی.

ہم اس مغالطہ کے ازالہ کے لئے کہتے ہیں کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح موعود اور مہدی منتظر کی جو علامات اور ان کے جو اوصاف بیان فرمائے ہیں ان کے اندر مجرد نظر کرنے سے ہی مرزا غلام احمد قادیانی کے اس واہیات دعاوی کی قلعی کھل جاتی ہے.

ہم یہاں حضرت مسیح موعود برحق اور مہدی منتظر برحق کے بارے میں جو بیان کریں گے اور ان کے اوصاف وعلامات کو نصوص شرعیہ سے ثابت کریں گے وہ کسی

طرح بھی مرزا غلام احمد قادیانی پر منطبق نہیں ہوتیں اور وہ محض کذب اور دحل ان امور کا دعوی کرتا ہے.

برحق مسیح موعود کون ہے؟

حقیقی مسیح موعود کا نزول آسمان سے ہوگا، اور وہ وہی ہے جس کا رفع اللہ تعالی نے فرمایا تھا، اور وہ حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام کی شخصیت مبارکہ ہے جو اپنے زمانہ بعثت میں بنی اسرائیل میں نبی بنا کر بھیجے گئے تھے.

امت مسلمہ کے نزدیک مسیح موعود وہی ہے جو اللہ کے حکم سے صدیقہ اور عفیفہ حضرت مریم علیہا السلام کے بطن سے بغیر والد کے پیدا ہوئے، ہم نے ان کے رفع ونزول کے موضوع کو اپنے مقالات مکیہ میں اپنے مقام پر تفصیل سے بیان کیا ہے، یہاں مختصراً اس کا خاکہ پیش کیا جاتا ہے.

اور ہم کہتے ہیں کہ:

قرآن کریم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں صراحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے: ﴿ إِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَـٰعِيسَىٰٓ إِنِّى مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ﴾ آل عمران: ٥٥

اسی طرح ارشاد گرامی ہے: ﴿وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَـٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ ٱلَّذِينَ ٱخْتَلَفُوا۟ فِيهِ لَفِى شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِۦ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا ٱتِّبَاعَ ٱلظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًۢا ﴿١٥٧﴾ بَل رَّفَعَهُ ٱللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٥٨﴾ ﴾[النساء: -158]،

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ اپنی ملاقات کا ذکر معراج والی

رات میں فرمایا ہے جس میں حضرت عیسی علیہ السلام نے خود اس بات کی تصریح فرمائی ہے کہ وہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں اور وہ آسمان سے اتریں گے اور وہ دجال کو قتل کریں گے، اس پر تو صحیح مرفوع اور متصل احادیث وارد ہیں جن میں سے ایک یہ ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" واللہ لیوشکن فیکم ابن مریم حکماً وعدلاً..." الخ.

اللہ کی قسم تمہارے اندر مسیح بن مریم بطور عادل حاکم کے اتریں گے... الخ

قرآن کریم نے حضرت عیسی علیہ السلام کی سورہ زخرف می، مثال دي اور آخر میں فرمایا ﴿ وَإِنَّهُۥ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَٱتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾ ﴾ [الزخرف: 61] اور یقیناً وہ قیامت کی نشانی ہیں، تم اس بارے میں ہر گز شک نہ کرو اور میری اتباع کرو یہی سیدھا راستہ ہے. اور یوں حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول کو دیگر علامات کے ساتھ قربِ قیامت کی نشانیوں میں سے بتایا، حضرت عیسی علیہ السلام قادیانیت کے دعوی کے برخلاف اللہ کے حکم سے آسمان پر مرفوع ہیں، اور وہ زندہ ہیں اور ان کی وفات نہیں ہوئی ہے جیسا کہ قادیانیت کا خام خیال ہے.

قرآن کریم نے حضرت عیسی علیہ السلام کی موت کے زمانہ کو یوں بیان فرمایا ﴿ وَإِن مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦ ۖ وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ﴿١٥٩﴾ ﴾ [النساء:159].

اور ان کے موت سے پہلے پہلے تو تمام اہل کتاب دائرہ ایمان میں آجائیں گے.

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اعمال جلیلہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ آکر اس دنیا سے ظلم وجبر کا خاتمہ فرمائیں گے ،اور عدل وانصاف کا بول بالا فرمائیں گے ،ان کے زمانہ میں اعلاء کلمۃ اللہ ہوگا ،اور تمام ملتوں پر ملت اسلام کا غلبہ ہوگا ،اسی طرح دنیا کے امنی اور اقتصادی حالات بہت ہی بہتر ہوں گے ، ان کے نزول کے بعد زمینی اور آسمانی فتوحات کا دور دورا ہوگا .

پس مسیح موعود وہی ہیں جو آسمان سے نازل ہوں گے جو کہ پہلے آسمان پر اٹھائے گئے تھے، قادیان میں پیدا ہونے والا کوئی شخص مسیح موعود نہیں ہو سکتا، حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں ان کے رفع ونزول کا عقیدہ تو مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے جو مسلم امت میں تواتر کے ساتھ ثابت ہے .

مرزا غلام احمد قادیانی نے خود بھی حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول کا اعتراف کیا ہے .

وہ براہین احمدیہ مندرج روحانی خزائن ۵۹۳/۱ پر باری تعالی کے ارشاد گرامی ﴿ هُوَ ٱلَّذِىٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلْهُدَىٰ وَدِينِ ٱلْحَقِّ لِيُظْهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ ﴾ {التوبة:33} کی تفسیر میں رقمطراز ہے :

> یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام

دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع
آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا.

اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی حضرت عیسی علیہ السلام کی حیات کا بھی اعتراف کرتا ہے جو کہ امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے.

وہ براہین احمدیہ مندرج روحانی خزائن ۱/۶۰۱-۶۰۲ پر رقمطراز ہے:

یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا
اشارہ ہے یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف واحسان کو قبول نہیں
کریں گے اور حقِ محض جو دلائل واضحہ اور آیاتِ بینہ سے کھل گیا ہے
اس سے سرکش رہیں گے تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدائے
تعالی مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں
لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں
گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس وخاشاک سے صاف کر دیں گے.

یہ حق اور سچ ہے کہ دلائل شرعیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شخصیت کے بارے میں کوئی بھی اشتباہ باقی نہیں چھوڑا، اور امت مسلمہ کے نزدیک یہ تمام امور معروف اور مسلم ہیں، اسی طرح نصرانی امت کے نزدیک بھی حضرت عیسی علیہ السلام کی شخصیت واضح ہے اور ان کے نزدیک معروف ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا رفع ہوا ہے اور ان کا نزول ہونا باقی ہے، اسی طرح یہ بھی سبھی کے علم میں ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوصاف وعلامات میں

سے کوئی بھی شیء موجود نہیں ہے.

یہ بھی ذہن نشین رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شخصیت ایک مستقل شخصیت ہے اور مہدی منتظر رضی اللہ عنہ کی شخصیت ان سے الگ ایک مستقل شخصیت ہے، اب حضرت نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جو مہدی منتظر کے اوصاف اور علامات بیان ہوئے ہیں، ہم انہیں مختصراً بیان کرتے ہیں.

حق اور اسلامی "مہدی منتظر" اور اس کی نشانیاں

یاد رہے کہ ظہور مہدی کا عقیدہ امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے، اور علمائے عقیدہ نے اپنی مولفات میں اسے اہتمام سے ذکر فرمایا ہے.

سفارینی لوامع الانوار البہیۃ ۲/۸۴ پر رقمطراز ہیں:

"وَالصَّوَابُ الَّذي عَلَيْه أَهْلُ الْحَقِّ أَنَّ الْمَهْدِيَّ غَيْرُ عيسَى وَأَنَّهُ يَخْرُجُ قَبْلَ نُزُول عيسَى عَلَيْه السَّلَامُ، وَقَدْ كَثُرَتْ بِخُرُوجِه الروَايَاتُ حَتَّى بَلَغَتْ حَدَّ التَّوَاتُرِ الْمَعْنَوِيِّ، وَشَاعَ ذَلكَ بَيْنَ عُلَمَاءِ السُّنَّة حَتَّى عُدَّ منْ مُعْتَقَدَاتهمْ".

"اور وہ صواب جس پر اہل حق ہیں یہ ہے کہ مہدی، عیسی علیہ السلام کے علاوہ ہیں اور وہ حضرت عیسی کے نزول سے قبل نکلیں گے اور ان کے ظہور میں متعدد روایات ہیں جو معنوی تواتر کی حد تک پہنچتی ہیں، اور یہ علمائے سنت کے ہاں معروف ہے حتی کہ یہ ان کے معتقدات میں سے شمار ہوتا ہے"

ہم نے اپنی کتاب "الدین النصیحۃ" میں مہدی منتظر کے متعلق مفصل بیان کیا

ہے ،اس کے ظہور کے دلائل ،اور علامات ،اس کے نام ونسب اور پیدائش اور مقامِ ظہور اور اس زمانے میں ہونے والی اقتصادی ترقی اور امن کے بہتر حالات ،اس میں ان تمام امور کا بیان ہے ،اس کا مطالعہ مفید رہے گا، جب کہ ان تمام علامات میں سے کوئی بھی علامت مرزا غلام احمد قادیانی کی شخصیت پر فٹ نہیں ہوتی ، خصوصاً اس وقت کے دنیا کے اقتصادی اور امنی حالات تو بلکل اس کی تکذیب کر رہے ہیں کہ وہ مہدی منتظر ہو ، جیسا کہ وہ اس کی مسیحیت کی تکذیب بھی کر رہے ہیں.

جو شخص احادیث مہدی میں ادنی تامل کرے کہ ان کی پیدائش مدینہ منورہ میں ہو گی اور ان کا ظہور مکہ مکرمہ میں ہو گا، ان کا نام محمد ہو گا اور ان کے والد کا نام عبد اللہ ہو گا، اور وہ ایک عادل اور منصف حاکم کے طور پر نمودار ہوں گے اور اس دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے، اس سے قبل وہ ظلم اور بے انصافی سے بھری ہو گی

ان امور میں غور کرنے والے پر آسانی سے واضح ہو جائے گا کہ :

اولاً— مہدی منتظر مسیح موعود سے الگ ایک مستقل شخصیت ہے

ثانیاً- مرزا قادیانی کا ادعائے مہدویت سفید جھوٹ ہے، کیونکہ اس کا نام غلام احمد ،اور اس کے والد کا نام غلام مرتضی اور اس کی جائے پیدائش قادیان ہندوستان ہے، اور اسے تو مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کی زیارت تک نصیب نہ ہوئی ،اور وہ زندگی بھر استعمار کا محکوم بن کر رہا نہ کہ حاکم کے طور پر، اس نے اپنے اوپر اور اپنے پیروکاروں پر استعمار کی اطاعت کو فرض کر دیا اور وہ اپنے بیان کے مطابق مغل خاندان کا فرزند تھا نہ کہ فاطمی یا حسنی.

یہ تمام حقائق مرزا قادیانی کے ادعائے مسیحیت ومہدویت کی تکذیب کرنے والے ہیں.

مزید حضرت مہدی تو وہ حضرت فاطمہ کی ذریت میں سے ہوں گے ،ان کے بارے میں بعض روایات پیش خدمت ہیں:

نعیم بن حماد کی کتاب الفتن میں ۱/۳۷۰ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سوال فرمایا کہ:

" يَا رَسُولَ اللَّهِ، الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَئِمَّةَ الْهُدَى، أَمْ مِنْ غَيْرِنَا؟ قَالَ: «بَلْ مِنَّا، بِنَا يُخْتَمُ الدِّينُ كَمَا بِنَا فُتِحَ، وَبِنَا يُسْتَنْقَذُونَ مِنْ ضَلَالَةِ الْفِتْنَةِ كَمَا اسْتُنْقِذُوا مِنْ ضَلَالَةِ الشِّرْكِ، وَبِنَا يُؤَلِّفُ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ فِي الدِّينِ بَعْدَ عَدَاوَةِ الْفِتْنَةِ كَمَا أَلَّفَ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَدِينِهِمْ بَعْدَ عَدَاوَةِ الشِّرْكِ»".

"یارسول اللہ! مہدی ہم ائمہ ہدایت میں سے ہوگا یا ہمارے غیر میں سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ وہ ہم میں سے ہوگا، ہم سے دین کا خاتمہ ہوگا جیسے ہم سے اس کا آغاز ہوا تھا، اور ہم سے لوگ فتنہ کی گمراہی سے نجات پاسکیں گے جیسے انہوں نے شرک کی گمراہی سے نجات پائی اور ہم سے ہی اللہ تعالی دین میں ان کے قلوب میں تالیف فرمائیں جیسے کہ اللہ تعالی نے ان کے قلوب اور ان کے دین میں شرک کی عداوت کے بعد تالیف فرمادی "

حدیث کی کتب میں مہدی کی علامات واضح طور پر مذکور ہیں تاکہ دجالوں میں سے کوئی مہدویت کا دعوی کرے تو اس کا دجل واضح ہو جائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کا مہدی کے وصف میں واضح اور مفصل بیان کسی بھی جھوٹے مہدی کی تکذیب کیلئے حجت قاطعہ ثابت ہو سکے۔

مہدی کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بیان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس امت میں جھوٹے مہدی بھی پیدا ہوں گے پھر نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہی ان کے دجل پر مہر ثابت ہو گا۔

پوری انسانیت گواہ ہے کہ مرزا قادیانی کے ہاں ان علامات میں سے کسی کو کچھ بھی نہیں ملتا۔

مہدی کے حلیہ کا بیان

کنزل العمال ۱۴/۵۹۰ میں مہدی منتظر کے حلیہ کے بارے میں یوں مذکور ہے:

"وأما حليته فإنه آدم ضرب من الرجال ربعة أجلى الجبهة، اقنى الأنف، أشمه، أزج، أبلج، أعين، أكحل العينين، براق الثنايا أفرقها في خده الأيمن، خال أسود، يضيء وجهه، كأنه كوكب دري، كث اللحية، في كتفه علامة للنبي ﷺ، أذيل الفخذين، لونه لون عربي، وجسمه جسم إسرائيلي، في لسانه ثقل، وإذا أبطأ عليه الكلام، ضرب فخذه الأيسر بيده اليمنى، ابن أربعين سنة، وفي رواية بين الثلاثين إلى أربعين، خاشع لله خشوع النسر بجناحيه، عليه عبايتان قطوانيتان، يشبه النبي ﷺ في الخلق، لا في الخلق".

امام مہدی کا حلیہ یہ ہے کہ وہ انتہائی گندمی رنگ ہلکے پھلکے جسم والے، متوسط قد و قامت کے مالک، خوبصورت کشادہ پیشانی والے، لمبی ستواں ناک والے ہوں گے، ابرو قوس کی مانند گول اور رنگ کھلتا ہوا

ہوگا، بڑی بڑی سیاہ قدرتی سرمگیں آنکھوں والے ہوں گے، سامنے کے دونوں دانت انتہائی سفید اور ایک دوسرے سے کچھ فاصلے پر ہوں گے (بالکل ملے ہوئے نہ ہوں گے) دائیں رخسار پر سیاہ تل کا نشان ہوگا، روشن ستارے کی طرح ان کا چہرہ چمکتا ہوگا، گھنی داڑھی ہوگی، کندھے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کوئی علامت ہوگی، کشادہ رانیں ہوں گی، رنگ اہل عرب کی طرح اور جسم اسرائیلیوں جیسا ہوگا، زبان میں کچھ ثقل ہوگا جس کی وجہ سے بولتے ہوئے لکنت ہوا کرے گی اور اس سے تنگ آکر اپنی بائیں ران پر اپنا دایاں ہاتھ مارا کریں گے، ظہور کے وقت ۴۰ سال کی عمر ہوگی، اللہ کے سامنے خشوع وخضوع کرتے ہوئے پرندوں کی طرح اپنے بازو پھیلا دیا کریں گے اور دو سفید عبائیں زیب تن کئے ہوئے ہوں گے، اخلاق میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے لیکن خلقی طور پر مکمل مشابہ نہ ہوں گے.

مہدی منتظر کے انصار اور اس کے لشکر کے قائدین

مہدی منتظر کے انصار اور اس کے لشکر کے قائدین کے اوصاف نعیم بن حماد کی کتاب الفتن ۱/۳۵۷ میں یوں مذکور ہے

" قَادَةُ الْمَهْدِيِّ خَيْرُ النَّاسِ، أَهْلُ نُصْرَتِهِ وَبَيْعَتِهِ مِنْ أَهْلِ كُوفَةَ وَالْيَمَنِ، وَأَبْدَالِ الشَّامِ، مُقَدِّمَتُهُ جِبْرِيلُ، وَسَاقَتُهُ مِيكَائِيلُ، مَحْبُوبٌ فِي الْخَلَائِقِ، يُطْفِئُ اللَّهُ تَعَالَى الْفِتْنَةَ الْعَمْيَاءَ، وَتَأْمَنُ الْأَرْضُ، حَتَّى إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَحُجُّ فِي خَمْسِ نِسْوَةٍ مَا مَعَهُنَّ رَجُلٌ، لَا تَتَّقِي شَيْئًا إِلَّا اللَّهَ، تُعْطِي الْأَرْضُ زَكَاتَهَا، وَالسَّمَاءُ بَرَكَتَهَا".

مہدی کے لشکر کے قائدین بہترین لوگ ہوں گے ،ان کے معاون اور ان کی بیعت کرنے والے کوفہ ،بصرہ اور یمن کے لوگ اور شام کے ابدال ہوں گے ،ان کے لشکر کا ہراول دستہ حضرت جبریل علیہ السلام اور پیچھے کا محافظ دستہ حضرت میکائیل علیہ السلام ہوں گے ، وہ محبوب خلائق ہوں گے ، اللہ تعالی ان کے ذریعے انتہائی خطرناک فتنہ کو ختم فرمائیں گے اور زمین میں ایسا امن قائم جائے گا کہ ایک عورت پانچ عورتوں کے ساتھ مل کر بغیر کسی مرد کی موجودگی کے اطمینان سے حج کرلے گی ، وہ صرف اللہ سے ڈرتی ہوگی ،زمین اپنی پیداوار اور آسمان اپنی برکتیں برسادے گا.

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ مہدی منتظر کے اوصاف کو یوں بیان فرمایا نعیم بن حماد کتاب الفتن ۳۶۶/۱ پر لکھتے ہیں:

" كَثُّ اللِّحْيَةِ، أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ، بَرَّاقُ الثَّنَايَا، فِي وَجْهِهِ خَالٌ، أَقْنَى أَجْلَى، فِي كَتِفِهِ عَلَامَةُ النَّبِيِّ، يَخْرُجُ بِرَايَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِرْطٍ مُخْمَلَةٍ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةٍ، فِيهَا حَجَرٌ لَمْ يُنْشَرْ مُنْذُ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا تُنْشَرُ حَتَّى يَخْرُجَ الْمَهْدِيُّ، يَمُدُّهُ اللَّهُ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَضْرِبُونَ وُجُوهَ مَنْ خَالَفَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ، يُبْعَثُ وَهُوَ مَا بَيْنَ الثَّلَاثِينَ وَالْأَرْبَعِينَ".

ترجمہ

امام مہدی کی داڑھی گھنی ہوگی، بڑی سیاہ آنکھوں والے ہوں گے ،اگلے دو دانت انتہائی سفید ہوں گے، چہرے پر تل کا نشان ہوگا، لمبی ستواں ناک والے ہوں گے، کندھے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

علامت ہو گی، خروج کے وقت ان کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا
چکور سیاہ ریشمی روئیں دار جھنڈا ہو گا جس میں ایسی روحانی بندش ہو گی کہ
جس کی وجہ سے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے لے کر ظہور
مہدی سے قبل کبھی نہیں پھیلایا جاسکا ہو گا، اللہ تعالی تین ہزار فرشتوں
کے ذریعے ان کی مدد فرمائیں گے جو ان کے مخالفین کے چہروں
اور کولہوں پر مارتے ہوں گے، ظہور کے وقت ان کی عمر ۳۰ سے ۴۰
سال کے درمیان ہوں گی.

نعیم بن حماد کی کتاب الفتن ۱/۳۴۵ میں مہدی منتظر کی علامات کا تذکرہ
یوں ہے:

"مَعَهُ رَايَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَمِيصُهُ وَسَيْفُهُ، وَعَلَامَاتٌ وَنُورٌ وَبَيَانٌ".

اس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہو گا اور آپ کی
قمیص اور تلوار اور علامات اور نور و بیان

"كما يعلن بهذا النداء: هذا المهدي خليفة الله، فاتبعوه".

آسمان میں یہ ندا بلند ہو گی کہ یہ مہدی ہے، یہ اللہ کا خلیفہ ہے، اس کی
پیروی کرو.

مہدی منتظر کے باب میں یہ تمام شرعی حقائق ہیں جنکی روشنی ہر ذی عقل
و شعور پکار اٹھتا ہے کہ قادیانی اپنے دعویٔ مہدویت میں کذاب صریح
ہے.

مرزا پر کافی وشافی ردّ

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں حضرت مسیح موعود کے وصف اور حضرت مہدی منتظر کی خصوصیات کا ذکر مرزا غلام احمد قادیانی کے ادعائے مسیحیت ومہدویت کے لئے کافی وشافی ردّ ہے۔

مغالطات اور اس کا ابطال

مرزا غلام احمد قادیانی اس باب میں اپنے مغالطہ اور طرزِ استدلال میں کہ وہ مسیح موعود اور مہدی معہود ہے یوں کہتا ہے:

"پہلی دلیل: اس بات پر کہ میں ہی مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں یہ کہ میرا یہ دعوی مہدی اور مسیح ہونے کا قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے، یعنی قرآن شریف اپنے نصوص قطعیہ سے اس بات کو واجب کرتا ہے، کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے مقابل پر جو موسوی خلیفوں کے خاتم الانبیاء ہیں، اس امت میں سے بھی ایک آخری خلیفہ پیدا ہو گا، کہ وہ اسی طرح محمدی سلسلۂ خلافت کا خاتم الاولیاء ہو، اور مجدّدانہ حیثیت اور لوازم میں حضرت عیسی علیہ السلام کی مانند ہو، اور اسی پر سلسلہ خلافتِ محمدیہ ختم ہو، جیسا کہ حضرت مسیح علیہ السلام پر سلسلۂ خلافتِ موسویہ ختم ہو گیا ہے".

ہم اس کے ردّ میں کہتے ہیں کہ

یہ قول اللہ تبارک وتعالی پر صریح افترا ہے جب کہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں

اس طرح کی کوئی بات نہیں فرمائی.

اسی طرح مرزا قادیانی کا خود کو مثیل عیسی کہنے کے قول میں بھی اس کے پاس کتاب وسنت سے کوئی شرعی دلیل نہیں ہے،اور نہ اس طرح کی کوئی بات سلف امت کی زبانوں پر رہی اور نہ ہی خلف نے ایسا کہا، صحابہ کرام تابعین،اور اس امت کے علمائے تفسیر اور شارحین حدیث،اور نہ ہی ان مجددین میں سے جن کے اسماء قادیانیت عسل مصفی میں مذکور ہیں ان میں سے کسی نے ایسی بات کہی ہے.

دوسری دلیل

دوسری دلیل جس کے اندر مرزا قادیانی یہ کہتا ہے کہ:

"اور منجملہ ان دلائل کے جو میرے مسیح موعود ہونے پر دلالت کرتے ہیں، خدا تعالی کے وہ دو نشان ہیں، جو دنیا کو کبھی نہیں بھولیں گے، یعنی ایک وہ نشان جو آسمان میں ظاہر ہوا،اور دوسرا وہ نشان جو زمین نے ظاہر کیا، آسمان کا نشان "کسوف" ہے، جو ٹھیک ٹھیک مطابق آیت کریمہ ﴿ وَجُمِعَ ٱلشَّمۡسُ وَٱلۡقَمَرُ ٩ ﴾ {قیامہ: ٩}،اور نیز "دار قطنی" کی حدیث کے موافق رمضان میں واقع ہوا،اور زمین کا نشان وہ ہے، جس کی طرف یہ آیت کریمہ قرآن شریف کی یعنی ﴿ وَإِذَا ٱلۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ ٤ ﴾ {تکویر: ۴}، اشارہ کرتی ہے، جس کی تصدیق میں "مسلم" میں یہ حدیث موجود ہے "ويترك القلاص، فلا يسعى عليها".

کسوف اور خسوف کے مغالطہ اور اس کے ازالہ کے متعلق ہم کہتے ہیں کہ :

اولاً—دار قطنی میں جو وارد ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہیں ہے بلکہ وہ محمد (اگر امام محمد باقر بھی ہے) کی طرف شدید ضعف کے ساتھ مسند ایک قول ہے اور اس کی وجہ ضعف اس کے کذاب اور وضاع راوی ہیں، قادیانیت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس قول کی نسبت کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وعید کی موجب ہے کہ "جس شخص نے مجھ پر جھوٹ بولا تو اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا ہے".

اس قول پر ہمارا مفصل مناقشہ پانچویں مغالطہ میں ثبت ہے، اس کا وہاں مراجعہ کر لیا جائے.

ثانیاً- مذکورہ قول میں چاند گرہن رمضان کی پہلی رات کو اور سورج گرہن رمضان کے نصف میں ہونا مذکور ہے، نیز یہ بھی ذکر ہے کہ ایسا گرہن خرق عادت ہوگا کہ خلقت ارض وسماء سے ایسا نہ ہوا ہوگا.

روایت کی نص یوں ہے:

"إن لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق الله السموات والأرض، ينكسف القمر لأول ليلة من "رمضان"، وتنكسف الشمس في النصف منه، ولم تكونا منذ خلق الله السموات والأرض".

ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں جو خلقت آسمان و زمین سے وجود میں نہیں آئیں، چاند گرہن رمضان کی پہلی رات اور سورج گرہن اس

کے نصف میں ہو اور یہ دونوں آسمان وزمین کی پیدائش سے لے کر اب
تک وقوع پذیر نہیں ہوئیں

ہم کہتے ہیں کہ:

ایسا تو آج تک نہیں ہوا، نہ مرزا کے زمانہ میں ہی ایسا ہوا، اس کے زمانے میں جو چاند گرہن اور سورج گرہن ہوا تھا وہ تو معمول کے مطابق ہی تھا جیسا کہ عادتاً ہمیشہ ہوتا ہے، کیونکہ چاند گرہن رمضان کے مہینے کی تیرہ کی رات کو ہوا تھا، وہ مہینے کے پہلی تاریخ کو نہیں ہوا کہ خلاف معمول ہوتا ،اور سورج گرہن رمضان کے اٹھائیسویں دن کو ہوا جو کہ مہینے کا درمیان نہیں اور یہی سورج گرہن کا معتاد وقت ہوتا ہے .

اس لئے مرزا قادیانی کا یہ استدلال یکسر باطل ہوااوراس کی یہ بات جھوٹی ثابت ہوگئی کہ اس کے زمانہ میں سورج اور چاند گرہنیں روایت کے مطابق ہوئیں (اس کی تفصیل ہم نے پانچویں مغالطہ میں بیان کی ہے، وہاں اس کا مطالعہ کیا جائے)اس مقام پراس کے رد کیلئے اتنا ہی کافی ہے.

تیسرا طرز استدلال

مرزا کا تیسرا استدلال کہ وہ مسیح موعود ہے، وہ کہتا ہے کہ:

"تیسری دلیل جو دلائل گذشتہ مذکورہ کی طرح وہ بھی قرآن شریف سے ہی مستنبط ہے سورہ فاتحہ کی اس آیت کی بنا پر ہے کہ﴿ اَهْدِنَا

ٱلصِّرَٰطَ ٱلۡمُسۡتَقِيمَ ٦ صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ ٱلۡمَغۡضُوبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ ٧ ﴾ یعنی اے ہمارے خدا ہمیں وہ سیدھی راہ عنایت کر جو ان لوگوں کی راہ ہے جن پر تیرا انعام ہے اور بچا ہم کو ان لوگوں کی راہ سے جن پر تیرا غضب ہے اور جو راہ کو بھول گئے ہیں، فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ اسلام کے تمام اکابر اور ائمہ کے اتفاق سے مغضوب علیہم سے مراد یہودی لوگ ہیں اور ضالین سے مراد نصاری ہیں اور قرآن شریف کی آیت: ﴿ يَٰعِيسَىٰٓ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَجَاعِلُ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوكَ فَوۡقَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ إِلَىٰ يَوۡمِ ٱلۡقِيَٰمَةِۖ ﴾ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہودیوں کے مغضوب علیہم ہونے کی بڑی وجہ جس کی سزا ان کو قیامت تک دی گئی اور دائمی ذلت اور محکومیت میں گرفتار کئے گئے یہی ہے کہ انہوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کے ہاتھ پر خدا تعالی کے نشان بھی دیکھ کر پھر بھی پورے عناد اور شرارت اور جوش سے ان کی تکفیر اور توہین اور تفسیق اور تکذیب کی اور ان پر ان کی والدہ صدیقہ پر جھوٹے الزام لگائے جیسا کہ آیت: ﴿ وَجَاعِلُ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوكَ فَوۡقَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ إِلَىٰ يَوۡمِ ٱلۡقِيَٰمَةِۖ ﴾ {آل عمران: 55} کو غور سے پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ آیت ﴿ وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ ٱلذِّلَّةُ وَٱلۡمَسۡكَنَةُ وَبَآءُو بِغَضَبٖ مِّنَ ٱللَّهِۗ ﴾ [البقرة: 61] کی سزا بھی حضرت مسیح کی ایذا کی وجہ سے ہی یہود کو دی گئی ہے کیونکہ آیت موصوفہ بالا میں یہود کیلئے یہ دائمی وعید ہے کہ وہ ہمیشہ محکومیت میں جو ہر ایک عذاب اور ذلت کی جڑ ہے زندگی بسر کریں گے.

اس استدلال کے رد میں ہم کہتے ہیں کہ

مرزا قادیانی کا خود کو حضرت عیسی علیہ السلام پر قیاس کرنا، قیاس مع الفارق ہے، جن لوگوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کا انکار کیا اور انہیں کافر کہا وہ کفار اور نبی کے دشمن تھے اور وہ اللہ تعالی کے مبارک کلام کے مخالف تھے ،اور ان لوگوں نے جو کچھ کہا اور کیا بغیر کسی شرعی متدل اور معقول وجہ کے کیا.

مگر جن لوگوں نے مرزا قادیانی کی تکفیر کی وہ امت مسلمہ کے علمائے کرام تھے، جو وارثان نبوت تھے وہ حضرت نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطیع اور جانثار تھے،اور اللہ تعالی کے ارشادات گرامی کے پیروکار ، اور سبیل المؤمنین پر گامزن لوگ تھے. وہ سلف صالح کے منہج پر تھے،ان لوگوں نے مرزا کی تکفیر اس کے اجماع امت سے انکار کی وجہ سے کی، یعنی مرزا قادیانی نے اپنے معتقدات میں صحابہ کرام کا اجماع، تابعین اور ائمہ مجتہدین اور مفسرین اور محدثین کا اجماع،اس امت کے خواص اور عوام کا اجماع سبھی سے انحراف کیا،اور اس نے قرآن وسنت کی روشنی میں ثابت شدہ مسلمات اسلامیہ کا انکار کیا اور اس نے امت کی اس نقل متواتر کو جو اسلام کے عہد اول سے لیکر آج تک جاری ہے اس کو نہیں مانا .

مرزا قادیانی کا یہ مغالطہ کہ وہی مسیح موعود اور مہدی منتظر ہے اس کے ازالہ اور اس باب میں حق وصواب تک پہنچنے کیلئے ہماری ترتیب کردہ یہ سطور ان شاء اللہ کافی وشافی رہیں گی. —فللہ الحمد والمنۃ-

هـذا وصـلى الله وسـلم عـلـى الـنبي الخـاتم ﷺ وعلـى آلـه وصـحبه أجمعين.

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

از سلسلہ "دین بھلائی ہے"

مغالطات

دسواں مغالطہ بعنوان:

قادیانیت کا
دجال کے بارے میں
مغالطہ

دسویں مغالطے کا خلاصہ

1. مرزا کا دعوی کہ حضرت نبی خاتم پر دجال کی حقیقت کاملہ ظاہر نہ ہوئی.
2. دجال کی تعیین میں مرزا قادیانی کی قلابازیاں.
3. اقوال مرزا،اول تا سولہواں قول.

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد الرسل وخاتم النبيين، وعلى آله، وصحبه أجمعين، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، وبعد! .....

{أعوذ بالله من الشيطان الرجيم}

{بسم الله الرحمن الرحيم}

يقول الله عزّ وجلّ: ﴿ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِـَٔايَـٰتِهِۦٓ ﴾[الأنعام: ٢١].

ويقول أيضاً: ﴿ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِىَ إِلَىَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَىْءٌ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ ﴾[الأنعام: ٢١].

وقال النبي ﷺ: "الدين النصيحة".

صدق الله العظيم، وصدق رسوله النبي الكريم.

دین بھلائی ہے ،ہمارے اس سلسلے کے شعبہ مغالطات کا یہ دسواں مغالطہ ہے، جس کا عنوان ہے " قادیانیت کا دجال کے بارے میں مغالطہ "یہ مغالطہ کئی خطرناک مغالطات پر مشتمل ہے

تمہید

بانیٔ قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی نے دجال کے بارے میں عوام کو مغالطہ میں

ڈالنے کیلئے بھی اسی طرح سعی کی ہے جس طرح اس نے مسیح موعود اور مہدی منتظر کے بارے میں کیا.

وہ ازالہ اوہام مندرج درروحانی خزائن ص ۳/۴۷ ۳پر لکھتا ہے:

"اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقتِ کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے بموجب منکشف نہ ہوئی ہو، اور نہ دجال کے ستّر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو، اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الہی نے اطلاع دی ہو، اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت "کَمَا هِيَ" ظاہر فرمائی گئی.... تو کچھ تعجب کی بات نہیں".

مرزا کے مذکورہ قول سے اس کی غرض دجال کے بارے میں مغالطہ میں ڈالنا ہے حالانکہ باری تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کی حقیقت کاملہ پر مطلع فرمایا اور اس کی علامات اور اس دنیا میں اس کی نقل وحرکت اور گمراہی پھیلانے کی خاطر اس کی مساعی کا علم آپ کو عطا فرمایا.

قبل اس کے کہ ہم ان امور کا ذکر کریں مناسب ہو گا کہ دجال کے بارے میں قادیانی نقطہ نظر کو پیش کریں.

دجال اور قادیانی نقطہ نظر

دجال کے بارے میں بانئ قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی کے عجیب وغریب قلا بازیاں اور باہم متناقض اقوال ہیں اور وہ سبھی بلاسند شرعی ہیں.

پہلا قول (دجال معہود نصاری ہیں)

وہ تحفہ گولڑویہ مندرج در روحانی خزائن ۱۷/۲۱۱-۲۱۲ پر رقمطراز ہے:

... یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس زمانہ میں جب کہ مسیح موعود ظاہر ہوگا عیسائیوں کا بہت زور ہوگا اور عیسائیت کی ضلالت ایک سیلاب کی طرح زمین پر پھیلے گی اور اس قدر طوفان ضلالت جوش مارے گا کہ بجز دعا کے اور کوئی چارہ نہ ہوگا اور تثلیث کے واعظ اس قدر مکر کا جال پھیلائیں گے کہ قریب ہوگا کہ راستبازوں کو بھی گمراہ کردیں۔ لہذا اس دعا کے ساتھ شامل کردیا گیا اور اسی ضلالت کے زمانہ کی طرف اشارہ ہے جو حدیث میں آیا ہے کہ جب تم دجال کو دیکھو تو سورہ کہف کی پہلی آیتیں پڑھو اور وہ یہ ہیں: ﴿ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ عَلَىٰ عَبْدِهِ ٱلْكِتَـٰبَ وَلَمْ يَجْعَل لَّهُۥ عِوَجَا ۜ ﴿١﴾ قَيِّمًا لِّيُنذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا مِّن لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱلَّذِينَ يَعْمَلُونَ ٱلصَّـٰلِحَـٰتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا ﴿٢﴾ مَّـٰكِثِينَ فِيهِ أَبَدًا ﴿٣﴾ وَيُنذِرَ ٱلَّذِينَ قَالُوا۟ ٱتَّخَذَ ٱللَّهُ وَلَدًا ﴿٤﴾ مَّا لَهُم بِهِۦ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِـَٔابَآئِهِمْ ۚ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَٰهِهِمْ ۚ إِن يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا ﴿٥﴾ [الکهف:۱-۵].

اس قول کے بارے ہمارا مناقشہ:

مرزا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو پیش کرکے عوام کو یہ مغالطہ دیا ہے کہ نصاری کو دجال قرار دینے والے گویا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

مرزا قادیانی نہیں. جبکہ حق یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے عوام کو دھوکہ دہی اور مغالطہ کے اس اسلوب کو اختیار کر کے اور یہ تاثر دیکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمداً کذب بیانی کی ہے اور یوں مرزا اپنے مغالطہ دینے اور کذب بیانی کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی میں مذکورہ وعید کا مستحق ٹھہرا.

"من كذب عليّ متعمداً فليتبؤ مقعده من النار".

جس نے مجھ پر جان بوجھ کر کذب بیانی کی اس کا ٹھکانہ جہنم ہے

رہا مرزا کا نصاری کو دجال قرار دینا تو یہ مندرجہ ذیل وجوہ سے باطل ہے.

اولا- نص حدیث اس کی تکذیب کرتی ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے(إذا رأيتم الدجال...الخ)جب تم دجال کو دیکھو...الخ.

تو یہ فرمان نبوی اس امر پر دال ہے کہ دجال اس وقت موجود نہ تھا جبکہ نصاری تو اس زمانے میں موجود تھے اور انہیں اصحاب رسول نے دیکھا بھی تھا.

ثانیاً- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی کوئی روایت مروی نہیں ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاری کو دجال قرار دیا ہو.

لہذا مرزا غلام احمد قادیانی کا نصاری کو دجال قرار دینا سراسر باطل قول ہے.

دوسرا قول(دجال نصاری کے واعظ)

مرزا کا یہ دعوی ہے کہ وہ ہر طرح کی غلطی سے پاک ہے مگر وہ دجال کے بارے میں اپنی پہلی بات پر قائم نہ رہا، شاید کہ نصاری کے رعب سے اسے اپنی بات بدلنی پڑی اور اس نے اپنی پہلی رائے تبدیل کر کے نصاری کے واعظوں کو دجال قرار دیا.

وہ حقیقت وحی مندرج درروحانی خزائن ۲۲/۱۴۱ پر لکھتا ہے:

"اگر دجال کو نصرانیت کے گمراہ واعظوں سے الگ سمجھا جائے تو
ایک محذور لازم آتا ہے".

ہم کہتے ہیں:

مرزا کا اپنے پہلے قول سے انحراف جس میں اس نے مطلقاً نصاری کو دجال قرار دیا پھر اس نے نصرانیت کے واعظوں کو دجال کہا ہے. یہ اس کے ادعائے عصمت کو توڑنے والا. نیز یہ اس امر کی بھی دلیل ہے کہ مرزا نصرانی استعمار کی ہیبت سے خائف تھا.

تیسرا قول (دجال دھوکہ دہ شخص ہے)

مرزا قادیانی حقیقت وحی مندرج درروحانی خزائن صفحہ ۲۲/۵۶ پر لکھتا ہے:

"دجال" کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں، جو شخص دھوکہ دینے
والا ہو اس کو دجال کہتے ہیں، سو ظاہر ہے کہ پادری لوگ اس کام میں
سب سے بڑھ کر ہیں،..... پس اس وجہ سے وہ دجال اکبر ہیں، کیونکہ
لکھا ہے کہ دجال "گرجا" سے سے نکلے گا، اور جس قوم میں سے ہوگا وہ
قوم تمام دنیا میں سلطنت کرے گی".

ہم کہتے ہیں:

مرزا قادیانی نے اس مقام پر دجل اور چاپلوسی ہر دو کو اختیار کر لیا، وہ اس طرح کہ نصاری کو پورے عالم کا حاکم قرار دیا، یہ تو اس کی چاپلوسی ہوئی، باقی رہا اس کا دجل تو وہ

اس کا یہ قول ہے کہ دجال گرجا گھر سے نکلے گا اور پادری دجال اکبر ہیں، کیونکہ اس کے اس بیان سے غرض دجال کی اس حقیقت میں تلبیس کرنا ہے جو نبی خاتم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان سے ثابت ہوتی ہے.

چوتھا قول (پادری دجال اکبر ہیں)

مرزا قادیانی انجام آتھم مندرج در روحانی خزائن ۱۱/۷ ۴ پر لکھتا ہے:

"خدا نے اپنے پاک کلام میں پادریوں کو سب سے بڑا دجال بیان فرمایا ہے، تو نہایت بے ایمانی ہو گی کہ خدا کے کلام کی مخالفت کر کے کسی اور کو بڑا دجال ٹھہرائے".

ہم کہتے ہیں:

یہاں ہم قادیانیت سے یہ سوال کرتے ہیں کہ آپ ہمیں کوئی آیت قرآنی دکھائیں جس کی روشنی میں آپ کے مرزا قادیانی نے نصاری کے پادریوں کو بڑا دجال کہا ہے.

اسی طرح اس کی دلیل میں کوئی حدیث مبارکہ ہو تو وہ بھی پیش کی جائے، ورنہ بصورت دیگر اس کا جھوٹا ہونا ظاہر ہے، اور اسے وہ تسلیم کریں.

نیز ہم کہتے ہیں کہ مرزا کا یہ قول عوام الناس کو مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں اور یہ اللہ اور اس کے رسول پر بھی صریح افتراء ہے.

پانچواں قول (دجال نصرانیت کا بھوت ہے.)

مرزا قادیانی انجام آتھم صفحہ ۴۴ پر یوں رقمطراز ہے:

"اس میں کیا شک ہے کہ دجال جس سے مراد عیسائیت کا بھوت ہے، ایک مدت تک گرجا میں قید رہا، اور اپنے دجالی تصرفات سے رکا رہا، مگر اب آخری زمانہ میں اس نے اس قید سے پوری رہائی پائی ہے، اور اس کی مشکیں کھولی گئی ہیں".

ہم کہتے ہیں:

ابنائے قادیانیت کو مرزا کے ان تصرفات اور دجال کے باب میں قلابازیوں میں تامل کرنا چاہئے.

چھٹا قول (دجال پادری یا یورپ کے فلاسفر ہیں.)

مرزا قادیانی کتاب البریہ مندرج در روحانی خزائن ۱۳/۲۵۲-۲۵۳ پر رقمطراز ہے:

"اس تمام تقریر سے ہماری غرض یہ ہے کہ دراصل یہی لوگ دجال ہیں، جن کو پادری یا یوروپین فلاسفر کہا جاتا ہے، یہ پادری اور یوروپین فلاسفر دجال معہود کے دو جبڑے ہیں، جن سے وہ ایک ازدھا کی طرح لوگوں کے ایمان کو کھاتا جاتا ہے، اول تو احمق اور نادان لوگ پادریوں کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں، اور اگر اور کوئی شخص ان کے ذلیل اور جھوٹے خیالات سے کراہت کر کے ان کے پنجے سے بچا رہتا ہے، تو وہ یوروپین فلاسفروں کے پنجے میں ضرور آجاتا ہے، میں دیکھتا ہوں کہ عوام کو پادریوں کے دجل کا زیادہ خطرہ ہے، اور خواص کو فلاسفروں کے دجل کا زیادہ خطرہ، اب یقیناً سمجھو کہ یہ دجال ہے جس

کی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی، کہ وہ آخری زمانہ میں
ظاہر ہو گا".

ہم قادیانیت سے یہ سوالات کرتے ہیں:

اولاً- کس دلیل شرعی سے مرزا قادیانی نے دجال شخصی کو جس کے بارے نبی خاتم نے بیان بھی فرمایا اور اس سے بچنے کی تلقین بھی فرمائی اسے پادریوں اور مغربی فلاسفرز پر حمل کیا ہے؟

ثانیا- اگر یہ دجال ہیں تو پھر مرزا کے خلفاء کیونکر ان کی پناہ لیتے ہیں اور ان کی چاپلوسی کرتے ہیں اور ان کی شاگردی اختیار کرتے ہیں؟

ثالثاً- کیا ایسا وہ ان سے دجل سیکھنے اور حقیقی اسلامی تعلیمات کے خلاف جنگ کرنے کی خاطر کرتے ہیں؟

ساتواں قول (دجال ایک جماعت ہے)

جب مرزا کو مغربی فلاسفرز کی گرفت اور پادریوں کی مکاریوں سے خطرہ ہونے لگا اور اہل استعمار کے اس پر اور اس کے خاندان پر احسانات یاد آگئے تو دجال کے متعلق اس نے پھر سے اپنی رائے بدلی اور یکسر سابقہ قول کے خلاف کچھ اور ہی کہا.

وہ تحفہ گولڑویہ مندرج در روحانی خزائن ۲۱۱/۱۷-۲۱۲ پر لکھتا ہے:

"دجال ایک جماعت ہے، نہ ایک انسان".

آٹھواں قول (دجال بااقبال قومیں)

دجال کے بارے میں مرزا کے مذکورہ اقوال سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس باب

میں کسی معین قول پر قائم نہیں رہا، نہ ہی جسے اس نے دجال کہا ان کی گرفت سے بچ سکتا تھا تو اس نے اس باب میں ایک نئی ایجاد کی.

وہ ازالۃ الأوہام مندرج در روحانی خزائن ۳/۴۷ پر لکھتا ہے:

"ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد بااقبال قومیں ہوں، اور گدھا ان کا یہی ریل ہو".

ہم کہتے ہیں:

شاید مرزا کی یہ تاویل بھی اس کے آقاؤں کیلئے ناقابل قبول رہی کہ اس نے اہل استعمار کو دجال کہہ دیا یا ان کے مذہبی رہنماؤں کو دجال کا لقب دیا.

تو اس نے ایک اور قلابازی کھائی اور مسلمانوں کو یوں مخاطب ہوا.

وہ مجموعہ اشتہارات صفحہ ۲/۱۳۰ پر لکھتا ہے:

"وہ وحشی نادان ہیں، نہ مسلمان، اور ہم نے اگر کسی کتاب میں پادریوں کا نام دجال رکھا ہے، یا اپنے تئیں مسیح موعود قرار دیا ہے، تو اس کے وہ معنی مراد نہیں جو بعض ہمارے مخالف مسلمان سمجھتے ہیں، ہم کسی ایسے دجال کے قائل نہیں جو اپنا کفر بڑھانے کے لئے خونریزیاں کرتا پھرے".

اور یوں مرزا قادیانی نے دجال کے بارے میں وارد احادیث رسول مقبول کا نہ صرف انکار کیا بلکہ ان کا تمسخر اڑایا جن میں دجال کے زمین میں فساد کرنے اور اس کے لشکروں کے حرمین شریفین کے محاصرہ کا ذکر ہے، اس کے مشرق سے نکلنے پھر

آخر میں حضرت مسیح موعود برحق حضرت عیسی علیہ السلام کے ہاتھوں قتل ہونے کا بیان ہے.

نواں قول(دجال مشرق سے ظاہر ہوگا)

پھر مرزا قادیانی دجال کے باب میں مغرب سے مشرق کا رخ کرتا ہے،وہ تحفہ گولڑویہ کے حاشیہ مندرج درروحانی خزائن ۱۷/۲۶۷پر لکھتا ہے:

"اس لئے ماننا پڑا کہ مسیح موعود اور مہدی اور دجال تینوں مشرق میں ظاہر ہوں گے اور وہ ملک ہند ہے".

ہم کہتے ہیں:

مرزا کے اس قول میں اس کی طرف سے اس امر کا اعتراف ہے کہ مسیح موعود مستقل ایک شخص ہے اور مہدی ایک الگ شخص ہے جو کہ مسیح موعود نہیں ہے، پھر وہ دو شخصیتیں کیسے ایک شخص میں جمع ہو سکتی ہیں ؟اور یوں مرزا خود ہی اپنے ساتھ تناقض کا شکار ہو گیا اور اس نے اپنا دعوی خود جھوٹا بنا دیا.

اگر اس کے مزعوم دعوی کی کوئی وقعت اس کی نظر میں تھی(کہ وہ مسیح اور مہدی ہے)تو اس نے اپنے اس قول میں جھوٹ بولا کہ تینوں مشرق سے ظاہر ہوں گے ہر حال میں مرزا قادیانی جھوٹا ثابت ہو گیا.

دسواں قول(خلیفہ ابلیس ہے)

پھر مرزا نے یوں پلٹی کھائی کہ اس نے دجال کے سرے سے آنے ہی کا انکار کر دیا.

وہ تحفہ گولڑویہ مندرج در روحانی خزائن ۱۷/۲۶۸-۲۶۹ پر لکھتا ہے

"مسیح الدجال جس کا ترجمہ ہے خلیفۂ ابلیس، کیونکہ دجال ابلیس کے ناموں میں ایک نام ہے، جو اس کا اسم اعظم ہے..... یہی ہمارا مذہب ہے، کہ دراصل شیطان کا اسم اعظم ہے، جو بمقابل خدا تعالی کے اسم اعظم ہے، اس تحقیق سے ظاہر ہے کہ نہ حقیقی طور پر دجال یہود کو کہہ سکتے ہیں نہ نصاری کے پادریوں کو، اور نہ کسی اور قوم کو، کیونکہ یہ سب خدا کے عاجز بندے ہیں".

ہم کہتے ہیں:

دجال کے باب میں مرزائی قلابازیوں میں سوچنے والے سوچیں کہ عیسائی پادری بھی دجال نہ رہے باقی اقوام بھی دجال نہ رہیں نہ ان کی کوئی جماعت نہ مغربی فلاسفر نہ عیسائی پادری مگر کس دلیل سے مرزا قادیانی نے یہ کہہ دیا کہ دجال تو شیطان ہے.

ذرا سوچئے! کہ مرزا کے دجال کے بارے میں سابقہ اقوال پر اس قول کی کیا وجہ ترجیح ہے کہ شیطان دجال ہو گیا؟ کیا یہ شیطان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھا، اگر اس شیطان نے ہی دجال ہونا تھا تو وہ تو آپ کے زمانے میں موجود تھا پھر آپ صراحت کے ساتھ اس کا بیان فرمادیتے، آپ کا آنے والے زمانے میں دجال کی خبر دینے کا واضح مفہوم یہی ہے کہ دجال شیطان نہیں، وہ کوئی اور ہے، پھر دجال کی علامات میں سے یہ ہے کہ اسے لوگ دیکھ سکیں گے اور اس کا مشاہدہ ممکن ہے، اس کی پیشانی پر (ک ف ر) لکھا ہو گا جبکہ شیطان تو دکھائی دینے والی مخلوق نہیں

ہے.

مرزا نے دجال کے بارے میں شیطان ہونے کا یہ قول اس لئے وضع کیا تاکہ وہ دجال کے وصف میں اور اس کی شخصیت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک سچے فرامین اور امت مسلمہ کے صدیوں سے قدیم عقیدہ کا انکار کرے حالانکہ مرزا کا یہ اعتراف بھی گذر چکا ہے کہ دجال تین اشخاص (حضرت عیسی علیہ السلام - حضرت مہدی اور دجال) میں سے ایک ہے.

یاد رہے کہ مرزا قادیانی کا یہ معروف اسلوب ہے کہ وہ امت مسلمہ کے مسلمات اور دینی ثوابت میں تشکیک پیدا کرے اور ان میں مغالطات ڈالے.

مرزا قادیانی ازالۃ الاوہام مندرج در روحانی خزائن ۲۱۲/۳ پر رقمطراز ہے:

"انہی کتابوں میں یہ بھی لکھا ہوا موجود ہے کہ دجال معہود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی ظاہر ہو گیا تھا".

گیارہواں قول (ابن صیاد قطعی طور پر دجال)

مرزا قادیانی کا ایک قول یہ ہے کہ ابن صیاد معہود دجال ہے.

وہ ازالۃ الاوہام مندرج در روحانی خزائن ۲۱۹/۳ پر لکھتا ہے:

"ابن صیاد کا معہود دجال ہونا ایسے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو گیا کہ اس میں کسی طور کے شک وشبہ کو راہ نہیں".

ہم کہتے ہیں:

ابن صیاد ایک بچہ تھا جس کی ایک آنکھ تھی جو ابھری ہوئی تھی، وہ بہت چلاتا تھا اور

اس کی آواز بھدّی تھی، بعض صحابہ نے یہ گمان کیا کہ شاید یہی دجال ہے حتی کہ اس کا معاملہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گیا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے قتل کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ اگر وہ دجال ہے تو تم اسے قتل نہیں کر سکتے کیونکہ دجال کو قتل کرنے والا حضرت عیسی علیہ السلام ہے اور اگر وہ دجال نہیں ہے تو تم اسے قتل کر کے کیوں گنہگار بنتے ہو؟ ابن صیاد بعد میں مسلمان ہو گیا اور ایک مدت کے بعد اپنی طبعی موت سے وفات پا گیا.

مقام تامل

یہ مرزا قادیانی کے علم و دیانت میں تامل کا مقام ہے کہ وہ کس طرح لوگوں کے عقل وایمان سے کھیلتا ہے اور کس طرح اسلامی مسلمات میں تشکیک کے لئے حدیث نبوی کا غیر شرعی استعمال کرتا ہے.

بارہواں قول (دجال ابن صیاد نہیں ہے)

مرزا قادیانی حسب عادت پینترا بدلتے ہوئے اپنے پہلے موقف سے منحرف ہو جاتا ہے ،وہ ملفوظات ۲/ ۳۸۱ پر لکھتا ہے:

> "مجھے تعجب ہے کہ کیوں بے چارے ابن صیاد پر یہ ظلم کیا جاتا ہے، کہ خوا مخواہ اسے دجال بنایا جاتا ہے، حالانکہ ساری عمر میں اس سے کوئی شرارت ظاہر نہیں ہوئی، بلکہ اس نے مسلمان ہو کر اپنی جان دی، اور شہید ہوا، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق نبی الامین کہہ

کر کی، اور اس کی ماں بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان تھی، یہ حضرت ابن صیاد رضی اللہ عنہ ہیں".

تیرہواں قول (دجال ایک موہوم امر ہے)

جب مرزا قادیانی نے علمائے اسلام کی طرف سے اس کے دجال میں اقوال کا رد سن لیا کیونکہ وہ حدیث میں مذکور دجال کی شخصیت سے متناقض ہیں تو اس نے ایک اور قلابازی کھائی اور یہ کہہ دیا کہ دجال ایک موہوم امر ہے، یعنی اس کا کوئی وجود نہیں بلکہ صرف وہم کے درجہ کی کوئی چیز ہے. مرزا ملفوظات کے صفحہ ۳۵۲/۲ پر لکھتا ہے :

"اصل بات یہ ہے کہ دجال بھی مسیح موعود کی طرح ایک "موعود" ہے، اس کا نام "المسیح الدجال" ہے...... جیسے مریم میں نفخ روح سے ایک مسیح پیدا ہوا، اسی طرح اس کے بالمقابل ایک خبیث وجود کا ہونا ضروری ہے، جس میں روح القدس کی بجائے خبیث روح کا نفخ ہوا، اس کی مثال ایسی ہے جیسے بعض عورتوں کو "رجا" کی بیماری ہوتی ہے، اور وہ خیالی طور پر اس کو حمل ہی سمجھتی ہیں، یہاں تک کہ حاملہ عورتوں کی طرح سارے لوازم ان کو پیش آتے ہیں، اور چوتھے مہینے حرکت بھی محسوس ہوتی ہے، مگر آخر میں کچھ نہیں نکلتا، اسی طرح پر "المسیح الدجال" کے متعلق خیالات کا ایک بت بنایا گیا ہے، اور قوت واہمہ نے اس کا ایک وجود خلق کر لیا، جو آکر ان لوگوں کے اعتقاد میں

ایک خارجی وجود کی صورت میں نظر آیا، "المسیح الدجال" کی حقیقت تو یہ ہے".

ہم کہتے ہیں:

اس قادیانی تاویل نے دجال معہود کو ایک امر موہوم قرار دے دیا جس کی کوئی حقیقت نہیں، اس نے دجال کو عورتوں کے ہاں رجا سے تشبیہ دیتے ہوئے اسے قوت واہمہ کا نتیجہ قرار دے دیا جس کی کوئی حقیقت نہیں بلکہ وہ محض قوت واہمہ کا نتیجہ ہے.

ایک جانب میں مرزا کا یہ قول ہے اور دوسری جانب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں مروی احادیث ہیں کہ وہ ایک مخصوص شخص ہے اور یہ کہ حضرت عیسی علیہ السلام اسے قتل کریں گے.

قادیانیت سے ہمارا سوال

ہم قادیانیت سے یہ سوال کرتے ہیں کہ اہل اسلام کے ہاں دجال کی وہ حقیقت ہے جسے شارع علیہ السلام کے بیان کی تائید حاصل ہے، تو مرزا کے اس قول کی کیا حقیقت رہ جاتی ہے جس میں وہ آنحضرت صادق ومصدوق علیہ السلام کے اقوال سے استہزاء کر رہا ہے؟

مرزا قادیانی آئینہ کمالات اسلام مندرج در روحانی خزائن ۲۱۸/۵ پر لکھتا ہے

"تعجب کا مقام ہے کہ بموجب احادیث صحیحہ کے دجال تو "ہندوستان" میں پیدا ہو، اور مسیح "دمشق" کے میناروں پر جا اترے".

قادیانیت سے سوال

ہم قادیانیت سے پوچھتے ہیں کہ وہ کونسی صحیح احادیث ہیں اور ان کے کونسے راوی اور کون جامع سنت اسے نقل کررہاہے کہ جو دجال کی ہندوستان میں پیدائش کو ظاہر کرتے ہیں ؟تاکہ مرزا قادیانی کو دجال کے مولد اور حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول میں استغراب پیش آنے لگے ؟ بلکہ اس باب میں صرف حق وسچ وہی ہے جو نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایااور جو آپ سے نقل ہوااور حضرات محدثین نے پیش فرمایا.

رہیں مرزا قادیانی کی دجال کے بارے میں یہ تأویلات تو یہ تمام باطل ہیں کیونکہ ان کی کوئی شرعی سند کتاب وسنت سے نہیں ہے اور وہ شارع کے اقوال کے یکسر خلاف ہیں.

چودہواں قول(دجال سے مراد "الناس" ہے.)

دجال کے بارے میں مرزاکے باطل اقوال میں سے ایک قول "الناس" ہے جو باری تعالی کے قول کنتم خير أمة أخرجت للناس میں ہے نیز باری تعالی کے ارشادلخلق السماوات والأرض أكبر من خلق الناس میں آیاہے،اسے دجال پر حمل کیاہے.

مرزا قادیانی تحفہ گولڑویہ مندرج درروحانی خزائن ١٧/١٢٠اپر لکھتاہے:

"مسیح موعوداسی امت میں سے ہوگا،قرآن شریف کی یہ آیت ہے

﴿ كُنتُمۡ خَيۡرَ أُمَّةٍ أُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ ﴾اس کاترجمہ یہ ہے کہ تم

بہترین امت ہو، تاکہ تم تمام دجالوں اور دجال معہود کا فتنہ فرو کرکے،
اور ان کے شر کو دفع کرکے مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچاؤ".

اور اسی جگہ پر وہ مزید کہتا ہے:

"واضح رہے کہ قرآن شریف میں "الناس" کا لفظ بمعنی "دجال معہود" بھی آتا ہے، اور جس جگہ ان معنوں کو قرینہ قویہ متعین کرے، تو پھر اور معنے کرنا معصیت ہے، چنانچہ قرآن شریف کے ایک اور مقام میں "الناس" کا معنی "دجال" لکھا ہے، اور وہ یہ ہے، ﴿ لَخَلْقُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ ٱلنَّاسِ ﴾[غافر: ۵۷]".

ہم کہتے ہیں:

اگر "الناس" کو دجال کے علاوہ کسی دوسرے معنی پر حمل کرنا گناہ ہے تو یہ گناہ مرزا قادیانی کے بیٹے میرزا بشیر الدین محمود خلیفہ ثانی قادیان نے کیا ہے، وہ باری تعالی کے ارشاد: ﴿ لَخَلْقُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ ٱلنَّاسِ ﴾[غافر: 57]. کی تفسیر میں یوں لکھتے ہیں:

آسمان و زمین کا پیدا کرنا انسانوں کے پیدا کرنے سے بڑا عمل ہے
مگر اکثر بنی آدم اسے نہیں جانتے.

آیت مذکورہ کا یہی ترجمہ مرزا کے چوتھے خلیفہ اور اس کے پوتے نے کیا ہے، اور یہی ترجمہ لاہوری جماعت کے امیر مولوی محمد علی نے تفسیر بیان القرآن میں کیا ہے.

اس نے مرزا قادیانی کا ایام صلح صفحہ ٢٩٦ میں یہ قول نقل کیا ہے:

"آخری سورۃ "الناس" کی آخری آیت کے لفظ "الناس" سے
بھی دجال معہود مراد لیا ہے".

اس کے بیان سے ہماری غرض اس بات کی وضاحت ہے کہ مرزا کے متبعین نے بھی "الناس" کی تفسیر میں اس کی پیروی نہیں کی اور بزعم مرزا وہ سبھی معصیت کے مرتکب ہوئے.

پندرہواں قول (دجال شیطان ہے)

مرزا قادیانی کی معروف عادت ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف ایسے امر اور قول کی نسبت کذباً کر دیتا ہے جبکہ انہوں نے ایسا نہیں فرمایا ہوتا، اور اس سے اس کی غرض صرف دینی مسلمات میں تشکیک ہوتی ہے، وہ اپنی اس کاروائی پر اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وعید سے بھی نہیں ڈرتا.

مرزا قادیانی نے دجال کے بارے میں یہی کیا ہے. وہ حقیقۃ الوحی مندرج در روحانی خزائن ٢٢/٤١ پر لکھتا ہے:

"قرآن شریف اس شخص کو جس کا نام حدیثوں میں دجال ہے شیطان قرار دیتا ہے، جیسا کہ وہ شیطان کی طرف سے حکایت کر کے فرماتا ہے، ﴿ قَالَ أَنظِرْنِىٓ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٤﴾ قَالَ إِنَّكَ مِنَ ٱلْمُنظَرِينَ ﴿١٥﴾ ﴾ {الاعراف: ١٤-١٥}، سو وہ دجال جس کا حدیثوں میں ذکر ہے، وہ شیطان ہی ہے، جو آخر زمانہ میں قتل کیا جائے گا".

ہم کہتے ہیں:

اولاً تو مرزا نے نصاری کو دجال قرار دیا اور اس کا حوالہ قرآن کا دیا پھر قرآن ہی کے حوالہ سے شیطان کو دجال قرار دیا.

قرآن کریم اللہ تعالی کا کلام ہے جو اس طرح کے تناقضات سے پاک ومبرا ہے، جس طرح کا تناقض مرزا کے کلام میں نظر آتا ہے.

یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم ایک جگہ تو نصاری کو دجال کہے جنہیں لوگ دیکھتے ہیں اور وہ مشاہدہ میں نظر آتے ہیں اور پھر وہی قرآن دوبارہ شیطان کو دجال قرار دے جو نہ نظر آئے اور نہ اس کا مشاہدہ ممکن ہو.

مرزا کے کلام میں اس طرح کے بہت سے تناقضات آپ کو نظر آتے ہیں اور دجال کے باب میں تو خوب وضاحت سے نظر آ رہے ہیں.

ایک مرتبہ وہ نصاری کو "دجال" کہتا ہے پھر کنیسہ کے عفریت کو دجال قرار دیتا ہے پھر یہ بھی کہتا ہے کہ دجال شیطان کا اسم اعظم ہیں پھر نفس شیطان کو دجال قرار دیتا ہے.

دجال کے باب میں مرزا کی یہ تاویلات نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے فرامین کے سراسر معارض ہیں.

سولھواں قول (سابق نبی کے وہ پیروکار جو حق کو باطل سے خلط کریں وہ دجال)

مرزا مجموعہ اشتہارات صفحہ ۱۳۱/۲ میں رقمطراز ہے:

"دجال کے لئے ضروری ہے کہ کسی نبی برحق کا تابع ہو کر پھر سچ کے ساتھ باطل ملادے.....اور چونکہ آئندہ کوئی نیا نبی نہیں آسکتا، اس لئے پہلے نبی کے تابع جو دجل کا کام کریں گے، تو وہی دجال کہلائیں گے".

ہم کہتے ہیں:

ابنائے قادیانیت میں سے صرف دجال کی بابت مرزا کے اس قول اور سابقہ اقوال میں تامل کر کے ان میں مقارنہ کرنے والے ہر قادیانی پر یہ امر پوری طرح واضح ہو جائے گا کہ مرزا نے دجال کی بابت بہت سی متناقض تاویلات کی ہیں نیز وہ کتاب وسنت کے بھی کھلی معارض ہیں.

پھر مرزا کی آخری تاویل کے مطابق تو وہ خود ہی دجال ثابت ہوتا ہے، وہ مدعی ہے کہ وہ نبی حق کا تابع ہے پھر وہ حق و باطل میں خلط بھی کرتا ہے جبکہ امت مسلمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی روشنی میں دجال کو شخص معین مانتی ہے اور اس کا یہ اعتقاد ہے کہ جو بھی نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرے گا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کذاب ودجال ہوگا.

تو مرزا کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے آپ کو نبی کہنا یہ کھلا کذب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صریح اعلان ہے کہ "لانبی بعدی" میرے بعد کوئی نبی نہیں، پھر مرزا کا باطل اسالیب سے اپنے دعووں کو ثابت کرنا بلاشبہ اس کا دجل ہے.

سیرت مرزا کا مطالعہ کرنے والا ہر شخص بخوبی یہ جانتا ہے کہ اس نے:

اولاً- نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا دعوی کیا اور اہل اسلام کے عقائد سے تمسک کا بھی اعلان کیا پھر اس نے کہا کہ وہ مجدد ہے پھر اس نے دعوی کیا کہ وہ مثیل مسیح ہے پھر وہ مسیح موعود ہے، وہ مہدی ہے حالانکہ مہدی کے بارے میں احادیث نبویہ کا وہ انکار کرتا رہا پھر انہیں اپنے اوپر فٹ کرنے کی ناکام سعی بھی کرتا رہا پھر آخر میں اس نے نبوت کا بھی دعوی کر دیا.

مرزا کے ان تقلبات (قلابازیاں) میں ابنائے قادیانیت میں سے ہر غور کرنے والا بخوبی جان لے گا کہ یہ حق و باطل میں خلط ہے نیز مرزا کے جملہ اقوال میں معمولی تامل کرنے والا اور خصوصاً دجال کے بارے میں اس کا آخری قول خود اس پر بھی منطبق ہو رہا ہے کہ نبی بر حق کے تابع ہونے کا وہ مدعی ہے اور حق و باطل میں خلط بھی کر رہا ہے.

تو دجال کی اس تعریف کا مصداق مرزا سے بڑھ کر اور کون ہو سکتا ہے؟ یہ تو ایک پہلو سے لائق تامل ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ امر بھی قابل تامل ہے کہ امت مسلمہ دجال معہود کی آمد پر ایمان رکھتی ہے، جو مخصوص شخص ہے، جسے عیسی بن مریم قتل کریں گے.

رہا مرزا قادیانی کا دجالوں میں سے ہونا تو اس باب میں کوئی شک نہیں کہ نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم نے معجزانہ طور پر اپنے بعد ہر مدعی نبوت کو کذاب و دجال فرمایا ہے.

مرزا قادیانی مدعی نبوت کے دجل کی وہ مثالیں جو اس کی شخصیت سے متعلق ہیں

اس کیلئے ہم ابنائے قادیانیت کو مندرجہ ذیل اقوال میں غور کرنے کی دعوت دیتے ہیں.

◆ یہ معروف ہے کہ مرزا ایک مدت تک ادعائے نبوت کا انکار کرتا رہا ہے.

وہ ازالۃ الاوہام مندرج در روحانی خزائن ۲/۴۱۶ پر رقمطراز ہے:

"خدا وعدہ کر چکا ہے، کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائیگا".

◆ اس طرح وہ خود مدعی نبوت کو دائرہ اسلام سے خارج گردانتا رہا ہے.

وہ آسمانی فیصلہ مندرج در روحانی خزائن ۴/۳۱۳ میں یوں رقمطراز ہے:

"میں نبوت کا مدعی نہیں، بلکہ ایسے مدعی کو دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں".

◆ اسی طرح وہ مجموعہ اشتہارات ص ۲/۲۹۷ میں رقمطراز ہے:

"ہم مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں".

مرزا قادیانی کا معاملہ عجیب وغریب ہے کہ وہ ایک طرف تو ادعائے نبوت سے انکار کر رہا ہے تو دوسری طرف پوری قوت کے ساتھ ادعائے نبوت کر رہا ہے.

وہ ایک غلطی کا ازالہ مندرج در روحانی خزائن ۱۸/۲۰۶ پر لکھتا ہے:

"خدا تعالی کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے، اس میں ایسے الفاظ "رسول" اور "مرسل" اور "نبی" کے موجود ہیں.....اور "براہینِ احمدیہ" میں بھی جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے یہ الفاظ

کچھ تھوڑے نہیں، (دیکھو صفحہ ۴۹۸ "براہینِ احمدیہ")، اس میں صاف طور پر اس عاجز کو "رسول" کہہ کر پکارا گیا ہے".

◆ اسی طرح وہ ازالۃ الأوہام مندرج در روحانی خزائن ۲۸٦/۳ پر رقمطراز ہے:

اسی لئے خدائے تعالی نے براہین احمدیہ میں بھی اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی.

ہماری مرزا قادیانی کے ادعائے نبوت کے انکار اور پھر اصرار نبوت کو نقل کرنے سے غرض صرف اس کے دجل کا اثبات ہے، مرزا کی تالیف براہین احمدیہ ۱۸۸۴ء میں طبع ہوئی اور ۱۸۹۷ء تک وہ مدعی نبوت پر لعنت بھیجتا رہا ہے. کیا یہ کاروائی بدترین دجل کا نمونہ نہیں ہے؟

مرزا کا اپنی نبوت پر ایسی کتاب کے حوالہ سے استدلال جو زمانہ ماضی میں طبع ہوئی اور اس وقت میں چھپی کہ ایک طویل مدت سے وہ مدعی نبوت پر لعنت بھی بھیجتا رہا ہو تو یقیناً استدلال کا یہ اسلوب دجل کا صریح نمونہ ہے.

پھر تامل کریں کہ مرزا نے دجال ہی کے بارے میں بہت سے متناقض اقوال کہے جنہیں ہم نے یہاں پر نقل کر کے اس کے دجل کی قلعی اس باب (دجال) میں بخوبی کھول دی ہے.

یہاں تک ہم نے جو پیش کیا ہے وہ دجال کے باب میں مرزا کے تناقضات ومغالطات کی طرف اشارہ کرنے کیلئے کافی ہے حالانکہ اس کا قول ہے کہ دجال کی حقیقت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ کھل سکی اور وہ اس پر کیسے منکشف

ہو گئی؟.

ہماری مخلصانہ دعوت

ہم ابنائے قادیانیت کو دعوت فکر وتامل محض خیر خواہی کیلئے پیش کرتے ہیں کہ وہ اپنے بانی کے اس باب میں تناقضات کا مطالعہ کریں، نیز وہ اس کے ذات باری تعالی جل جلالہ اور حضرت نبی خاتم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ پر جسارت کا بھی مطالعہ کریں تو ان شاء اللہ وہ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ حق وصواب اس باب میں اور دیگر ابواب میں بھی صرف امت مسلمہ کے ساتھ ہے، اور اس کا عقیدہ اللہ تعالی کے ارشادات اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کے مطابق ہے.

پھر حق ہی تو اس کا حقدار ہے کہ اس کی اتباع کی جائے اور اسے قبول کیا جائے اور باطل اس لائق ہے کہ اس پر انکار ہو اور اسے ردّ کیا جائے.

ہم حق تعالی شانہ سے دعا گو ہیں کہ وہ سبھی کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے.(آمین)

هذا وصلى الله وسلم على النبي الخاتم ﷺ وعلى آله وصحبه أجمعين.

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

از سلسلہ "دین بھلائی ہے"

مغالطات

گیارہواں مغالطہ بعنوان:

قادیانیت کا اپنے مرکز کا نام ربوہ رکھنے میں مغالطہ اور اس کا خاتمہ

گیارہویں مغالطے کا خلاصہ:

1. قادیانی گاؤں کی تاریخ.
2. قادیانیت کا قادیان کا نام ربوہ سے تبدیل کرنے کی کوشش
3. قادیان کا نام ربوہ سے تبدیل کرنے میں رکاوٹ اور اس میں علماء کی کوششیں.

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد الرسل وخاتم النبيين، وعلى آله، وصحبه أجمعين، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، وبعد! .....

{فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم}

{بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ}.

يقول الله عزّ وجلّ: ﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِـَٔايَٰتِهِۦٓ﴾[الأنعام: 21].

وقال الله تعالى: ﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِىَ إِلَىَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَىْءٌ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ﴾[الأنعام: 21].

وقال النبي ﷺ: "الدين النصيحة".

صدق الله العظيم، وصدق رسوله النبي الكريم.

دین بھلائی ہے۔ہمارے اس سلسلے کے شعبہ مغالطات کا یہ گیارہواں مغالطہ ہے، جس کا عنوان ہے" قادیانیت کا اپنے مرکز کا نام ربوہ رکھنے میں مغالطہ "الحمد للہ کہ اللہ کے فضل وکرم سے یہ مغالطہ اپنے منطقی انجام کو پہنچ چکا ہے.

تمہید

قادیانیت نے اپنا پروگرام اپنے متنبی مرزا غلام احمد قادیانی کی جائے پیدائش قادیان بستی سے شروع کیا.

یہ بستی مشرقی پنجاب کے ضلع گرداسپور تحصیل بٹالہ میں واقع ہے،اسی بستی کی

طرف نسبت کی وجہ سے یہ مذہب قادیانیت اس کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار قادیانیین کہلاتے ہیں.

۱۹۴۷ء میں جب برصغیر کی تقسیم ہو رہی تھی اور اس کے نتیجے میں پاکستان اور بھارت دو ملک اپنے اپنے مختلف نام سے دنیا کے نقشے میں آرہے تھے تو اس وقت تقسیم میں یہ فارمولہ طے پایا کہ پنجاب کے جن ضلعوں میں مسلم آبادی ۵۱% یا اس سے زائد ہے تو اس کا الحاق پاکستان کے ساتھ ہوگا اور جن ضلعوں میں غیر مسلموں کی آبادی کا تناسب ۵۱% یا اس سے زائد ہوگا تو اس کا الحاق ہندوستان سے ہوگا.

اس فارمولہ کے تحت پنجاب کا ضلع گرداسپور جس میں قادیان کی یہ بستی واقع ہے شروع میں پاکستان کے نقشہ میں ابھرا، مگر مرزا قادیانی کے پیروکاروں نے اصرار کیا کہ ان کا "احمدیت" کے نام سے الگ تشخص ہے.

چونکہ برصغیر کی یہ تقسیم مسلم اور غیر مسلم کی بنیاد پر تھی تو تقسیم کے ذمہ داران کا کہنا تھا کہ ان کے پاس صرف "مسلم" اور "غیر مسلم" کے دو ہی خانے ہیں، تیسرا کوئی خانہ نہیں جس میں ہم احمدیوں کو الگ اور مستقل طور پر رکھ سکیں. لہذا انہیں ان دو خانوں ہی میں سے کوئی خانہ اختیار کرنا ہے.

تو پھر یہ ہوا کہ قادیانیت کی استعمار کے ساتھ ملی بھگت سے ضلع گرداسپور میں مسلم آبادی ۵۱% سے کم ہو گئی اور یوں یہ ضلع پاکستان میں ضم ہونے سے رہ گیا.

اگر اس وقت گرداسپور کا انضمام پاکستان کے ساتھ ہو جاتا تو مسئلہ کشمیر کا دنیا میں وجود نہ ہوتا نہ پاکستان اور ہندوستان کے مابین نزاعات کا سلسلہ ہوتا کیونکہ کشمیر کو

جانے والے تمام راستے پٹھان کوٹ سے گذرتے ہیں جو ضلع گرداسپور میں واقع ہے.

اس ضلع گرداسپور کا ہندوستان کے ساتھ الحاق ہی تمام مسائل کی جڑ ہے اور کشمیریوں کے تمام حقوق کی پامالیاں، ان کے مردوں کا قتل، ان کی عورتوں کی بے حرمتی، ان کے چھوٹوں بڑوں پر ہونے والے مظالم اور سالہا سال سے اہل کشمیر کے حق میں ہندوستان کے جبر واستبداد کی کہانی کا مستقل آغاز، پھر دونوں ممالک کے مابین بڑی بڑی جنگوں کا ہونا جس کا سبب کشمیر ہے، سب کچھ گرداسپور کے ہندوستان کی طرف جانے سے ہوا اور اس ضلع کا ہندوستان کے ساتھ انضمام کی وجہ قادیانیوں کا اپنے لئے "احمدیت" پر اصرار اور "مسلم" کا خانہ قبول نہ کرنا ہی ہے.

اس کے نتیجے میں اس ضلع کے مسلم باشندوں کی اپنے گھروں سے فوری ہجرت کرنا پڑی، پیشگی منصوبہ بندی کے بغیر آناً فاناً اپنے گھروں کو چھوڑنے پر پاکستان کو جانے والے راستوں میں ان مسلم مہاجرین کا سکھوں اور ہندوؤں کے ہاتھوں بے رحمانہ قتل اور ان کی بے حرمتی ہونا جیسے جرائم ان سب میں قادیانیت کے مذکورہ فیصلے کا بڑا دخل ہے کیونکہ یہ لوگ تو سمجھتے تھے کہ ضلع گرداسپور مسلم آبادی کے مذکورہ ضابطہ کے تحت پاکستان میں شامل ہوگا کہ اس ضلع میں مسلم آبادی ۵۱% سے زائد تھی مگر قادیانیت کی استعمار کے ساتھ ملی بھگت سے یہ فیصلہ تبدیل ہوگیا اور مسلمانوں کے خلاف گیا.

لہذا ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ پاک وہند کے مابین مسائل اور مشکلات اور اس خطے کے مسلمانوں کے مصائب بھی قادیانیت کے نامہ اعمال میں لکھے جائیں گے.

رہے قادیانی لوگ تو وہ استعمار کی سیاست کے پیش نظر ان فسادات سے جو مسلمانوں کو درپیش آئے بالکل محفوظ رہے کیونکہ ان کی تو صرف کوشش مسلمانوں کو نقصان پہنچانا پھر اس نومولود اسلامی مملکت میں فتنہ وفساد پیدا کرنا تھا، یہاں تک کہ اس وقت کے خلیفہ قادیان اور بانیٔ قادیانیت کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے استعمار کی پلاننگ کے تحت ہی قادیان چھوڑا حالانکہ وہ اسے دارالامان کہتے تھے، یہ بھی اللہ تعالی کی طرف سے اس متنبی کی امت کو سزا تھی جس نے قادیان کو حرم مکہ مکرمہ کے نام پر حرم اور دارالامان قرار دیا اور اسکے بارے میں کہا کہ جو یہاں داخل ہوا وہ امن میں آگیا، مگر جس حال میں قادیانی خلیفہ ثانی، اس کی والدہ اور اس کے بھائی بہنوں نے قادیان کو چھوڑا وہ یقیناً بقول ان کے دارالامان نہ رہا.

اور یوں قادیانی اس مصنوعی اور جھوٹے دارالامان سے نکل کر لاہور پہنچے، یہاں آکر قادیانی خلیفہ نے اپنے لوگوں سے کہا کہ وہ کسی ایسی جگہ کا انتخاب کریں جو ان کے مستقبلی منصوبوں کیلئے مناسب ہو اور وہاں پر ایسے نئے شہر کو آباد کیا جاسکے جس کے تمام امور کی بھاگ دوڑ امیر جماعتِ احمدیہ (قادیانیہ) کے ہاتھوں میں ہو.

اس غرض کیلئے پوری تحقیق کر کے ضلع جھنگ کے علاقہ کو اختیار کیا گیا.

اس علاقے کو اختیار کرنے میں ایک وجہ ترجیح یہ بھی تھی کہ یہ علاقہ تعلیمی اعتبار سے پسماندہ علاقہ تھا، وہاں کے باسی اکثر ان پڑھ لوگ تھے.

قادیانی جماعت نے اس وقت کے پنجاب کے انگریز گورنر مسٹر فرانس مودی کے ساتھ اتفاق کر کے دس روپے پر ایکٹر کے حساب سے ۱۰۳۴ ایکٹر زمین حاصل کی

اور اس سر زمین پر ۲۰ ستمبر ۱۹۴۸ء کو قادیانیت کے نئے شہر کی بنیاد رکھ دی گئی.

جب اس شہر کے نام کی باری آئی کہ اس خالص قادیانی آبادی کا کیا نام رکھا جائے تو قادیانی رہنماؤں کی مشاورت شروع ہوئی پھر انہوں نے اس کا ایسا نام اختیار کیا جس سے وہ شرعی مفاہیم میں خلط کر سکیں اور اس نام کے ذریعے وہ لوگوں کو دھوکہ دے سکیں.

اس وقت کے قادیانی زعماء میں مولوی شمس الدین اپنے دجل و تلبیس اور شرعی مفاہیم میں الحاد کیلئے معروف تھا، اس نے حضرت عیسی علیہ السلام کے باب میں سورہ مؤمنون کی اس آیت کریمہ ﴿وَءَاوَيْنَٰهُمَآ إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ﴿٥٠﴾﴾ میں وارد ایک کلمہ "ربوہ" کو اختیار کیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کے بارے میں مذکورہ ارشاد باری تعالی ہے کہ " ہم نے ان دونوں کو ایک بلند ٹیلے پر ٹھکانہ دیا جو ٹھہرنے کا مقام اور جاری پانی کی جگہ تھی".

اس آیت کے مناسبت سے اس قادیانی بستی کا نام "ربوہ" رکھ دیا گیا.

اس قادیانی زعیم کا خیال تھا کہ حضرت عیسی علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو اللہ تعالی نے جس مقام پر ٹھکانہ دیا اسے لفظ "ربوہ" سے تعبیر کیا تو ہم جو مسیح موعود کے پیروکار ہیں اور اپنے شہر قادیان سے مہاجر ہو کر نکلے ہیں اگر اس نئے قادیانی شہر کا نام ربوہ رکھ دیا جائے تو یہ تسمیہ مستقبل میں ہمارے مفاد میں کام آئے گا کیونکہ لفظ ربوہ قرآن کریم حضرت مسیح علیہ السلام کے نام نامی کے ساتھ مذکور ہوا ہے اور یوں ہم اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے اور اپنے مؤسس کے دعوی مسیحیت کو لوگوں پر پیش

کرسکیں گے.

یہاں سے قادیانیت کا یہ مغالطہ شروع ہوتاہے اور اسی ارادے سے انہوں نے عام انسانیت اور مسلمان عوام کیلئے خلط اور تلبیس کے قصد سے ہی اس شہر کا نام "ربوہ" اختیار کیا.

مولوی جلال الدین شمس تاریخ ربوہ کے صفحہ ۲۷ پر لکھتے ہیں:

ہم بھی تو مسیح موعود کی امت ہیں اور یہاں پر ہجرت کر کے آئے ہیں ہمیں چاہیئے کہ ہم اس جگہ کا نام ربوہ رکھیں جو حضرت عیسی کے قصہ میں مذکور ہے

پورے عالم میں اس نام سے کوئی بھی شہر آباد نہیں اور جب یہ نام پورے عالم میں مشہور ہوگا تو جو بھی قرآنی آیت میں ربوہ کا لفظ سنے گا تو اس سے اس کے ذہن میں پاکستان کے اندر واقع یہ شہر آئے گا.

اس طرح یہ شہر بھی مسیح موعود کی نسبت کی وجہ سے مقدس ہوگا، قادیانیت کا یہ زعم کہ تینوں مبارک شہروں "مکہ"" مدینہ" اور "قادیان "کی طرح یہ نیا قادیان "ربوہ" بھی ایک مکرم اور مشرف مکان معتبر ہوگا.

اور یوں قادیانیت نے اللہ تعالی کے حضرت مریم اور عیسی علیہا السلام کو (ربوہ) یعنی ایسی اونچی جگہ پر جو قرار گاہ اور پانی سے شاداب جگہ تھی کو اپنے اس شہر ہجرت سے تشبیہ دی.

یہ بھی یادرہے کہ مسلم مفسرین نے "ربوہ" سے مراد فلسطین لیاہے جو اونچی جگہ

اور بلندی پر واقع ہے.

یاد رہے کہ قرآنی لفظ "ربوہ" دنیا میں کسی معین شہر کا نام نہیں جس کا ذکر قرآن میں وارد ہو، لہذا قادیانیت کا اپنے شہر کا نام ربوہ رکھنا ایک خطرناک قادیانی مغالطہ اور خلط ہے جو پوری بشریت کے لئے ایک قرآنی کلمہ میں تلبیس اور آیات قرآنی میں الحاد کے زمرے میں آتا ہے، قادیانیت نے کلمہ تو قرآن والا لیا مگر اس کا معنی ومصداق بدل دیا، یہ بعینہ اس معروف مقولے کی طرح ہے کہ حق بات سے باطل معنی مراد لیا جائے، ورنہ قرآنی لفظ "ربوہ" کا قادیانی بستی یا قادیانیت کے اس شہر سے کیا تعلق؟

یہ بھی یاد رہے کہ لفظ ربوہ قرآن کریم میں حضرت عیسی علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کے ذکر میں وارد ہے، قادیانیت کا اپنے شہر کو اس نام سے معنون کرنا تلبیس، دجل اور الحاد کی قبیح ترین مثال ہے کیونکہ قرآن کریم پوری دنیا میں پڑھا جاتا ہے ساری دنیا اس کی تلاوت کرتی ہے، قادیانیت کا یہ زعم تھا کہ چونکہ اسکا متنبی اپنے دعووں میں تدریجی عمل سے مثیل مسیح سے عین مسیح پھر مسیح ابن مریم پھر مسیح موعود تک پہنچ گیا اور وہ رفع ونزول عیسی اور ان کی حیات کا منکر ہوگیا، تو "ربوہ" کا عنوان اور نام اس کی میسیحیت کیلئے بہترین معین ثابت ہو سکتا ہے اور یوں قرآن کے پڑھنے والوں کو دھوکہ دیا جا سکے گا.

پھر قادیانیت اپنے اباطیل کی نشر واشاعت کے لئے ربوہ کے شہر کو بہترین پلیٹ فارم بنا سکے گی کہ یہ لفظ حضرت مسیح ابن مریم کے ذکر میں قرآن کریم میں موجود ہے اور مسیح موعود ہونے کا مدعی قادیانیت کا بانی ہے.

یقیناً یہ قادیانیت کا انتہائی خطرناک دجل، تلبیس اور الحاد فی آیات اللہ کی تاریخ میں عدیم النظر قادیانی صناعت ہے.

الحمد للہ کہ علمائے اسلام کی غیرت و حمیت نے اس پر سکوت اختیار نہ کیا اور ہمارے استاذ محترم حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی نے اس تحریک کی قیادت فرمائی جو اس قادیانی شہر کے نام کی تبدیلی کے لئے چلی تا کہ قرآن کریم کا اہل الحاد کے الحاد سے تحفظ ہو.

شیخ منظور احمد چنیوٹی رحمہ اللہ نے اس تحریک کا آغاز اس عنوان سے شروع فرمایا **"ربوہ کا نام تبدیل کرو"**.

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی نے اولاً یہ نام رکھنے کی خطرناکی پر ایک پمفلٹ تحریر فرمایا جسے اخبارات، رسالوں اور اسٹیکروں کی شکل میں چھپا کر حتی المقدور عوامی جلسوں اور کانفرنسز میں تقسیم فرمایا تا کہ اس کی سنگینی لوگوں پر واضح ہو سکے.

اس طرح شیخ منظور رحمہ اللہ نے امت مسلمہ کے خواص کے سامنے بھی اس امر کی اہمیت کو موضوع سخن بنایا، انہوں نے اپنے ایک مضمون میں اس سبق آموز امر کا بھی یوں ذکر کیا ہے کہ کالج کے ایک طالبعلم نے جب میرے پمفلٹ کا مطالعہ کیا تو مجھے کہا کہ مجھے اب معلوم ہوا کہ اس ربوہ شہر کا جو پاکستان میں موجود ہے قرآنی کلمہ سے کوئی تعلق نہیں جبکہ میں اس سے قبل یہ گمان کرتا تھا بلکہ اس پر فخر بھی کرتا تھا کہ قرآن میں موجود "ربوہ" ہمارے ملک میں موجود ایک شہر کا نام ہے.

یقیناً اس طالب علم کا قصہ قادیانیت کے اس مغالطے کی سنگینی جاننے کیلئے بہترین

مثال ہے کہ قادیانیت نے اپنے شہر کا نام ربوہ تجویز کر کے کتنا بڑا الحاد فی آیات اللہ عمومی انسانیت اور مسلم عوام کے ساتھ تلبیس و دجل کا ارتکاب کیا ہے۔

شیخ منظور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ :

مجھے اس امر پر شدید حیرانی ہوئی کہ جب یہ اس شخص کا حال ہے جو پاکستان کا باشندہ ہے تو ان لوگوں کا کیا حال ہو گا جو اس قادیانی شہر ربوہ کے بارے میں کوئی علم نہیں رکھتے، انہیں خبر ہی نہیں کہ یہ ایک نیا شہر ہے جو قادیانیت کا مرکز ہے، خصوصاً جب قادیانی ذرائع ابلاغ عامہ پر اس کے اینکرز اور مبلغین و مربی اس شہر کا ذکر پاکستان سے بہت دور دراز افریقی اور مشرق بعید اور مغربی دنیا میں کرتے ہیں تو وہ لوگ کیا سمجھتے ہوں گے؟ کیونکہ بعض افریقی ممالک اور انڈونیشیا میں قادیانیت کی سرگرمیاں بہت تیز ہیں۔

شیخ منظور رحمہ اللہ ایک اور واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک غیر ملکی سفر میں میرے ہمراہ ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب شریک سفر تھے، جب ہم نے چنیوٹ شہر کے بارے میں تاریخی حوالوں کا تذکرہ کیا کہ یہ ایک قدیمی شہر ہے، اس کی تاسیس ما قبل مسیح ہوئی، یہ دریائے چناب کے کنارے واقع ہے، اسی دریا کے دوسری سمت "ربوہ" ہے جو قادیانی شہر ہے جس کی بنیاد ۱۹۴۸ء میں پڑی۔

تو بعض حاضرین مجلس نے کھڑے ہو کر شدّت سے اس کا ردّ کیا اور کہا کہ یہ ربوہ تو ایک مقدس شہر ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے، آپ کیسے اس شہر کو نیا شہر کہہ رہے ہیں؟

شیخ منظور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ :

لوگوں کی اس کیفیت نے مجھے مزید فکر مند کر دیا کہ میں ربوہ کے نام کی تبدیلی کی جدوجہد تیز تر کر دوں، ہم نے بھی اسی وجہ سے اپنی کتاب "مغالطات قادیانیت" میں اس مغالطہ کو شامل کیا ہے. پھر قادیانیت کی اثر اندازی کی قوت اپنی جگہ ہے کہ وہ عالمی کفر کی آلہ کار ہے اور وہ اس کا مددگار ہے.

شیخ منظور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ :

> لوگوں کو اس مغالطہ کی سنگینی کا علم نہ ہونا اپنی جگہ خود ایک مشکل امر تھا، بہت سے لوگ تو میرا مذاق اڑاتے اور کہتے کہ میں کیونکر ربوہ کے نام کی تبدیلی کیلئے اس قدر کوشاں ہوں. بہر حال میں اپنے مقصد کیلئے مصمم رہا اور اس سے میری غرض صرف قرآنی کلمہ کا قادیانیت کے الحاد سے تحفظ تھا.

لہذا میں نے عوام وخواص اہل علم اور اہل ثقافت، پارلیمنٹ کے ایوانوں، کانفرنس ہالوں جہاں تک پہنچ سکتا تھا وہاں جاکر خوب جدوجہد کی اور اہل فکر و نظر اور دینی حمیت رکھنے والے افراد کے قلوب میں اس قرآنی کلمہ میں قادیانی تحریف کے بارے میں خوب آبیاری کی.

١٩٨٥ء میں جب میں پنجاب اسمبلی کا ممبر منتخب ہوا تو مجھے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے جامعہ کے طلبہ کو ردّ قادیانیت سکھانے کی پیش کش کی گئی تو میں عمرہ کی ادائیگی کے بعد مدینہ منورہ روانہ ہو گیا، اس وقت صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق بھی

وہیں مدینہ منورہ میں تھے تو مجھے ان کی اقامت گاہ پر ان سے ملنے کا موقعہ مل گیا، یہ اس وقت کی بات ہے جب انہوں نے ایک صدارتی آرڈینس کے ذریعہ قادیانیت کے لئے اسلامی شعائر کو اختیار کرنے پر پابندی عائد کر دی، انہیں اپنی تبلیغ سے روک دیا گیا اور قادیانیت کے ترجمہ قرآن کی اشاعت بھی بند کر دی تھی، اس وقت میں نے ان پر ملاقات کے دوران ربوہ کا قضیہ پیش کر دیا تو انہوں نے نہایت توجہ اور اہتمام سے میری بات سنی پھر مجھے اس شہر کے متبادل نام تجویز کرنے کا بھی کہا، میں نے بعض ناموں کا ذکر کیا مگر اصل مقصد تو اس نام کی تبدیلی تھی جو قادیانی دجل اور تلبیس اور الحاد فی آیات اللہ کا مظہر تھا. جنرل ضیاء الحق بھی میرے موقف کی حمایت میں اس نام کی تبدیلی کو ضروری سمجھنے لگے، ان کا یہ کہنا تھا کہ آج تک کسی نے میری اس طرف توجہ نہیں دلائی ورنہ اس آرڈینس میں اس نام کی تبدیلی آسانی سے ممکن تھی، میں نے ان سے کہا کہ میں تو ایک طویل عرصے سے یہ مطالبہ کر رہا ہوں اور اس سلسلے میں کئی قرار دادیں بھی پیش کر چکا ہوں لیکن آپ تک رسائی نہ ہو سکی، پھر انہوں نے کہا کہ جب آپ پاکستان واپس جائیں تو مجھ سے ملاقات کریں، میں نے کہا ان شاء اللہ.

پاکستان واپسی پر میں سیرت کانفرنس میں شرکت کیلئے اسلام آباد پہنچا اور پوری فائل وزیر مذہبی امور کو پیش کر دی اور یہ بھی کہا کہ پاکستانی حکومت نے بہت سے شہروں کے نام جو انگریزوں کے ناموں پر تھے انہیں تبدیل کیا ہے جیسے کہ منٹگمری کا نام تبدیل کر کے ساہیوال رکھ دیا گیا جو کہ ایک انگریز کے نام پر تھا، اسی طرح کیمبل پور کا نام تبدیل کر کے اٹک رکھ دیا.

میں یہ چاہتاہوں کہ "ربوہ"کا نام تبدیل کر کے اس کے اصل نام پر دوبارہ رکھ دیاجائے، مگر وزیر صاحب کواس کی توفیق نہ مل سکی پھر میں نے یہ قضیہ پنجاب اسمبلی میں پیش کیاجہاں میں خود بھی ممبر تھا، یہاں بھی مجھے کامیابی نہ مل سکی، پھر میں نے یہ قضیہ ۱۹۹۱ء میں اس وقت کے وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کے سامنے پیش کیا اس وقت میں بلدیہ چنیوٹ کا چیئرمین تھاتوانہوں نے وعدہ کیاکہ وہ اس امر کی تکمیل کریں گے۔

اس دوران میں حرمین شریفین کے سفر کیلئے نکلا، وہاں میری ملاقات شیخ محمد عبد اللہ السبیل، رئیس شئون حرمین سے ہوئی پھر رابطہ عالم اسلامی کے اس وقت کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف سے میری ملاقات ہوئی، ان حضرات سے میں نے پاکستانی حکام کے نام خط لکھنے کی استدعا کی جس میں اس شہر کے نام کی تبدیلی کی شفارش ہو، انہوں نے میری درخواست منظور کی۔

اس جدوجہد میں تقریبا مجھے تیس سال کا عرصہ لگ گیا، پھر ۱۹۹۷ء میں، میں پنجاب اسمبلی کا ممبر منتخب ہواتو حلف برداری کے بعد میں نے پارلیمنٹ کے ڈپٹی اسپیکر سے مشورہ کیاکہ ربوہ کے نام کی تبدیلی کے لئے کیاطریقہ کار اپنانامناسب ہوگا؟

انہیں میں نے یہ بھی بتادیاکہ وزیر اعظم نے بھی پنجاب حکومت کے سیکرٹری کو اس سلسلہ میں خط لکھاکہ ربوہ کانام تبدیل کر دیاجائے مگر اس پر عمل درآمد نہ ہوسکاتو ڈپٹی اسپیکر نے کہاکہ پنجاب حکومت کے سیکرٹری کو وزیر اعظم کے خط کے بارے میں یاد کرائیں توان کی رائے سے میں نے پنجاب حکومت کو یہ سوال پیش کیامگر کچھ

عرصہ گذرنے پر مجھے یہ کہا گیا کہ اس سلسلے میں کوئی خط صادر نہیں ہوا.

پھر میں نے صدر پاکستان جناب رفیق تارڑ صاحب اور وزیر مذہبی امور راجہ ظفر الحق صاحب سے اس قضیہ کے بارے میں مشورہ کیا تو صدر محترم نے کہا کہ وہ اس موضوع کے بارے میں پنجاب اسمبلی کے اسپیکر سے بات کریں گے کہ آپ کو اسمبلی میں ممبران کے سامنے اس امر کی سنگینی بیان کرنے کا موقع دیا جائے، نیز راجہ ظفر الحق نے بھی کہا کہ آپ پارلیمنٹ کے ممبران کے دستخط اس قادیانی تحریف کے سلسلے میں جمع کریں. پھر اکثریت نے میری موافقت کی اور دستخط کر دیئے.

میں نے اللہ تعالی کا شکر ادا کیا پھر مجھے پنجاب اسمبلی کے اسپیکر کی طرف سے صدر مملکت [۱] کے کہنے پر بات کرنے کا موقع بھی دیا گیا.

---

[۱] ۱۹۹۸ میں چنیوٹ پاکستان میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے راقم اور حضرت الامیر مولانا عبدالحفیظ مکی (رحمہ اللہ) مکہ مکرمہ سے حاضر ہوئے تو حضرت چنیوٹی رحمہ اللہ نے ہم سے صدر مملکت جناب رفیق تارڑ صاحب سے ملاقات کی خواہش کا اظہار فرمایا، تو راقم (سعید احمد) نے صدر مملکت سے ملاقات کا وقت لیا حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی، امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ، حضرت الاستاذ مولانا منظور احمد چنیوٹی، سکریٹری جنرل ختم نبوت موومنٹ اور راقم چنیوٹ سے سیدھے اسلام آباد پہنچے، صدر مملکت ہمارے درمیان بیٹھ کر مجھ سے مخاطب ہوئے اور کہا: کیا مولانا چنیوٹی صاحب مجھ سے خفا ہیں؟ تو حضرت نے فرمایا کہ: ہاں خفا ہوں، پھر اپنی خفگی کے سبب کا ذکر فرمایا کہ پنجاب اسمبلی میری ربوہ کے بارے میں نام کی تبدیلی کی درخواست کو زیر بحث نہیں لاتی، اگر آپ اسپیکر پنجاب اسمبلی سے سختی سے بات کریں اور بطور صدر اپنا کردار ادا کریں تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے، حضرت رحمہ اللہ کے اس فرمانے پر صدر صاحب نے کہا کہ: میں ایسا ضرور

الحمد للہ ۱۷ نومبر ۱۹۹۸ء کو قرارداد صوبائی اسمبلی کے ممبران کے سامنے میری طرف سے قرارداد پیش کی گئی جس پر تمام ممبران نے بالاتفاق "ربوہ" کا نام تبدیل کرنے پر موافقت کر دی. اللہ تعالی کا شکر ہے اور وہ ذات عالی ان تمام ممبران کو جزائے خیر عطا فرمائے (آمین) جنہوں نے قرآنی کلمہ میں قادیانی تحریف کے خدشہ کو جاننے کے بعد بالاتفاق اس قرارداد کو پاس کر دیا اور اس طرح اس شہر کا نام تبدیل کرنے کا فیصلہ ہوا، پھر کچھ عرصہ بعد اس کا نام "جناب نگر" رکھ دیا گیا کہ یہ اسی چناب دریا کے کنارے پر واقع ہے.

اس سلسلے میں ایک حکومتی قرارداد بھی صادر ہو گئی کہ ربوہ کا نام چناب نگر سے تبدیل کر دیا گیا ہے جس پر تمام اہل علم اندرون پاکستان وبیرون پاکستان خوش ہوئے کیونکہ وہ تحریف کی سنگینی سے واقف تھے، انہیں علم تھا کہ یہ قادیانی مغالطہ الحاد فی آیات اللہ کے زمرے میں سے ہے.

پھر حکومت پاکستان پر قادیانیوں کے آقاؤں کی طرف سے بہت دباؤ ڈالا گیا تو میں نے ذمہ داران حکومت سے کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں، آپ نے اللہ کے کلام اور قرآنی کلمہ کی اہل الحاد کے الحاد سے حفاظت کی تو حق تعالی شانہ آپ کی بھی حفاظت فرمائیں گے، اور یوں وہ قضیہ اللہ کے فضل وکرم سے حل ہو گیا جس پر میں

کروں گا- فالحمد للہ- اس کے بعد ربوہ کی تبدیلی کا موضوع اہتمام سے زیر بحث لایا گیا اور پنجاب اسمبلی میں پاس بھی ہوا- فالحمد للہ علی ذلک- (تحدیث نعمت کے طور پر اس کا ذکر کیا گیا ہے).

نے ربع صدی سے زائد عمر صرف کی تھی.

پھر اللہ تعالی نے مجھے زیارت حرمین شریفین کی سعادت نصیب فرمائی تو وہاں کے اہل علم نے خصوصاً رئیس حرمین شریفین شیخ محمد السبیل اور رابطہ کے سیکرٹری جنرل عبداللہ عمر نصیف نے گرمجوشی سے میرا استقبال کیا اور وہاں کے دیگر اہل علم اور عوام نے مجھے خوب عزت بخشی، باری تعالی سب کو جزائے خیر عطا فرمائے (آمین) اور یوں باری تعالی نے قادیانیت کے، اپنے شہر کا نام "ربوہ" رکھنے کے مغالطہ کا خاتمہ فرمادیا.

هـذا وصلى الله وسلم على النبي الخاتم ﷺ وعلى آله وصحبه أجمعين.

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.